

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم O سُنُرِیْهِمْ آیَاتِنَا فِی الْآفَاقِ وَ فِیْ أَنْفُسِهِمْ حَتَّى یَتَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ O صدق اللہ العظیم

اللہ تبارک و تعالیٰ نے آسمان، زمین، ہوا، پانی، بادل، انسان، جانور، پرندوں، درندوں، کیڑے مکوڑوں، نباتات، جمادات سمیت تمام چیزوں میں معجزانہ نظام تخلیق فرمائے ہیں اور تمام چیزوں میں کروڑوں عظیم نشانیاں رکھی ہیں۔ قرآن مجید کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان نشانیوں کی طرف بار بار متوجہ کیا ہے اور اس کے بعد یہ فرمایا ہے: ”ان فی ذلک لآیات لقوم یعقلون O“ بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے۔

سورۃ روم کے اندر ایک پورا رکوع اللہ تبارک و تعالیٰ کی نشانیوں پر موجود ہے، جس میں بار بار ”و من آیاتہ“ کہہ کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی نشانیوں پر توجہ دلائی گئی ہے۔ جب سے الیکٹرانک مائیکروسکوپ آئے ہیں، جن میں چھوٹی سے چھوٹی چیز کو لاکھوں گنا بڑا کر کے دیکھا جا رہا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانیاں ہر چیز میں اور زیادہ آشکارا ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے: ”عنقریب ہم تمہیں آفاق میں اور تمہارے اندر نشانیاں دکھائیں گے، یہاں تک کہ یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات حق ہے۔“

آج مختلف قسم کے آلات آگئے ہیں جن کے ذریعے سے کہکشاؤں، سیاروں وغیرہ کے معجزانہ نظام اور رفتار کو دیکھا جا رہا ہے۔ ایسے ہی چھوٹی سے چھوٹی چیز ایٹم، خلیہ، وائرس وغیرہ کو لاکھوں گنا بڑا کر کے دیکھا جا رہا ہے۔ تو غرض یہ کہ آج کائنات کی ہر ہر

چیز پر تحقیقات کا ایک عجیب و غریب میدان کھل چکا ہے اور مختلف چیزوں پر نئی نئی کتابیں آ رہی ہیں۔ جن میں سائنسی تحقیقات کی روشنی میں عجیب و غریب باتیں لکھی گئی ہیں۔ ان باتوں کو پڑھ کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کا یقین دل میں بیٹھتا چلا جاتا ہے۔

میرے دل میں یہ بات آئی کہ انسانی جسم کے کونے کونے کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو عظیم نشانیاں رکھی ہیں ان کو آسان کر کے لکھا جائے تاکہ مسلمان بھائی اور بہنیں ان باتوں سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ یہ کوئی تحقیقی کتاب نہیں اور سائنس کی بہت ساری باتوں میں تو سائنس دانوں کا آپس میں اختلاف پایا جاتا ہے اس لئے کوئی بات تحقیق کے خلاف نظر آئے تو بندہ کو متوجہ کریں تاکہ آئندہ اس غلطی کی اصلاح ہو سکے۔ اس کتاب کو لکھنے کا اصل مقصد صرف اور صرف لوگوں کو اس طرف متوجہ کرنا ہے کہ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانیوں پر غور و فکر کی عادت بنائیں۔ اس سے ایمان تازہ ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی محبت میں اضافہ ہوگا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت دل میں بیٹھے گی۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”قال رسول الله ﷺ تفكرو ساعة خير من عبادة سنة“۔ ایک گھڑی اللہ تبارک و تعالیٰ کی نشانیوں اور قدرتوں پر غور کرنا ایک سال کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔ اس لئے تمام دوستوں اور بہنوں سے گزارش ہے کہ اس کتاب کو صرف اسی پہلو پر نظر رکھتے ہوئے پڑھیں۔ اگر اس میں کوئی کمی بیشی نظر آئے تو اس پر متوجہ کریں۔

محمد عبدالعزیز غازی
خطیب: لال مسجد اسلام آباد
۲۴ شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَ فِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَ فِیْ اَنْفُسِکُمْ
اَقْلًا تَنْبَصُرُوْنَ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ ۝

چہرہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی

اللہ تبارک و تعالیٰ نے دنیا میں کھربوں انسان پیدا فرمائے اور یومیہ لاکھوں انسان معصوم نرم و نازک ننھے منے بچے اور بچیوں کی صورت میں آرہے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ ہر ایک کو ایک نئے ڈیزائن کا حسین خوبصورت دلکش چہرہ عطا فرما رہے ہیں سارا جہاں مل جائے سارے جہاں کے ماہرین فن مل جائیں ایک چہرہ نہیں بنا سکتے اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی عظیم قدرت سے ملینوں کھرب مختلف ڈیزائنوں کے چہرے بنا چکے اور یومیہ لاکھوں نئے ڈیزائن کے چہرے بنا رہے ہیں ہر چہرہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانی ہے معصوم بچوں اور بچیوں کے پیارے پیارے چہروں، مسکراہٹوں پر غور و فکر کیا کریں ان چہروں میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کے شاہکار موجود ہیں۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے وجود اور قدرت کی کیا دلیل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انسان کا چہرہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے وجود اور قدرت کی عظیم دلیل ہے۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے چہرے میں خاص قسم کے پٹھے رکھے ہیں جن کی وجہ سے انسان مسکرا سکتا ہے چہروں کی خوبصورتی اور مسکراہٹ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اگر چہروں میں خوبصورتی اور مسکراہٹ نہ ہوتی تو دنیا کروڑوں خوشیوں سے محروم ہوتی اور اگر بہت سارے چہرے بالکل ایک طرح کے ہوتے تو دنیا مشکلات کا شکار ہو جاتی۔

خلیہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی

اللہ تبارک و تعالیٰ نے کائنات میں ہر طرف اپنی قدرت اور عظمت کی بڑی ہی عظیم نشانیاں ہر چیز میں پیدا کر دی ہیں اگر انسان ان نشانیوں پر کچھ وقت نکال کر غور کر لیا کرے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کی معرفت حاصل ہو جائے اور انسان اپنے عظیم رب کا فرما بردار ہو کر زندگی بسر کرے ان عظیم نشانیوں میں خلیہ کی نشانی بھی ہے سائنسداں کہتے ہیں اگر کائنات میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے وجود، قدرت اور عظمت پر اور کوئی نشانی نہ ہو تو صرف خلیہ کی نشانی ہی اس کے لئے کافی ہے انسانوں، پرندوں، درندوں کیڑے، مکوڑوں، پھولوں، سبزیوں، درختوں میں مختلف قسم کے خلیے پائے جاتے ہیں اور خلیہ ہی ان کی بنیادی اکائی ہے جس طرح مکان بناتے ہیں تو اس کی بنیادی اکائی اینٹ ہوتی ہے اسی طرح سارے جانداروں کی بنیادی اکائی خلیہ ہے خلیہ اپنے حجم کے اعتبار سے بہت ہی چھوٹا اور کارکردگی کے اعتبار سے پوری ایک سلطنت ہے، ایک بال اور سوئی کے سرے پر ایک ملین یعنی دس لاکھ خلیے سما سکتے ہیں اس چھوٹے سے خلیے میں اللہ رب العزت نے پوری سلطنت کو رکھ دیا ہے۔

خلیہ ایک پوری سلطنت

انسانوں اور جانوروں وغیرہ میں جو خلیہ پایا جاتا ہے اُس میں توانائی کے لئے اللہ رب العزت نے ایک ہزار بجلی گھر بنائے ہیں جن میں بجلی تیار ہو رہی ہے اور جسم کے کونے کونے میں ہمہ وقت سپلائی جاری ہے دماغ، آنکھیں، دل، پھیپھڑے، معدہ، گردے، زبان، ہاتھ، پاؤں، اور جسم کی دیگر ساری حرکات، بھاگ دوڑ انہی بجلی گھروں کی مرہون منت ہے۔ مثلاً دل ایک لاکھ کو میٹر خون کی نالیوں کے ذریعے ملینوں کھرب خلیوں کو خون

کی سپلائی ہمہ وقت جاری رکھتا ہے اسی طرح پھپھڑے پوری رات کام میں لگے رہتے ہیں اور جسم کے کونے کونے میں آکسیجن کی سپلائی جاری رکھتے ہیں اور اسی طرح معدہ رات دن اپنے کام میں لگا رہتا ہے اور کھانے کو ہضم کرتا رہتا ہے گردے رات دن پورے جسم کی تمام چیزوں کی نگرانی کرتے رہتے ہیں جو فالتو چیزیں ہوں ان کو اپنی دس لاکھ چھلنیوں کے ذریعے فلٹر کر کے باہر نکالتے رہتے ہیں اور جسم کے پورے خون کو ہر گھنٹے میں دو مرتبہ صاف کرتے رہتے ہیں جگر رات دن خون بنانے کے ساتھ پانچ سو مختلف کاموں میں لگا رہتا ہے غرض یہ کہ انسان کے اندر رات دن بیشمار کام جسم کے بہت سارے اعضاء کرتے رہتے ہیں اُن کو ان کاموں کے لئے توانائی کی ہمہ وقت ضرورت پڑتی ہے اس توانائی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اللہ رب العزت نے ہر خلیہ میں ایک ہزار بجلی گھر قائم کر دیئے ہیں اور دیگر ضروریات یعنی آئرن، کیلشیم، پروٹین، وٹامنز، کو پورا کرنے کے لئے ایک ایک خلیہ میں چھ چھ سو فیلیٹریاں لگا دی ہیں۔

دوسو قسم کے ملینوں کھرب خلیے

انسان کے اندر دوسو قسم کے ملینوں کھرب خلیے پائے جاتے ہیں کوئی گول ہے کوئی چپٹا ہے اور کوئی لمبا ہے ہر ایک خلیہ کے اندر ایک پوری سلطنت آباد ہے کروڑوں سیکورٹی والے ہمہ وقت انتہائی چستی کے ساتھ سیکورٹی کا نظام سنبھالے رکھتے ہیں، خلیے کے اندر کسی اجنبی کو داخل ہونے کی قطعاً اجازت نہیں دیتے جس کی وہاں ضرورت نہ ہو۔

دُنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ سیکورٹی کے نظاموں والے ملکوں سے بھی لاکھوں گنا زیادہ خلیے کے اندر سیکورٹی کا بہتر نظام پایا جاتا ہے بعض اوقات خلیہ کے اندر لاکھوں کی تعداد میں

وائرس حملہ آور ہو جاتے ہیں اور خلیہ کے بجلی گھروں اور توانائی کی فیکٹریوں پر قبضہ کر کے خلیہ کے اندر کے نظام کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں تو یہ سیکورٹی والے بڑی مستعدی کے ساتھ جنگ شروع کر دیتے ہیں اور حملہ آور وائرسوں کو مار بھگاتے ہیں پھر صفائی والے کروڑوں خلیے انتہائی مستعدی کے ساتھ مردہ وائرسوں کی لاشوں کو فوری طور پر ٹھکانے لگا دیتے ہیں، خلیے میں کروڑوں صفائی والے خلیے ہوتے ہیں، جو خلیے کے اندر صفائی کا ایسا اعلیٰ معیار قائم رکھتے ہیں جو دنیا کے بڑے سے بڑے ملک میں بھی نہ پایا جاتا ہوگا۔

ذرا سوچئے !

ذرا سوچئے چھوٹے سے خلیے میں اتنا عجیب و غریب وسیع حیران کن نظام جس رب نے بنادیا، وہ رب کتنی شان، عظمت والا ہے اور اس عظیم رب کی ہم کتنی فرامرداری کر رہے ہیں؟

اور کتنے لوگ زبان سے تو شکر کے رسمیہ کلمات کہہ لیتے ہیں لیکن آنکھوں کا نوں اور اپنے دیگر اعضاء کے ذریعے شکر ادا کرنے کے بجائے اللہ کی نافرمانیوں میں لگے رہتے ہیں۔

جسم کی معلومات کا عظیم الشان انسائیکلو پیڈیا

خلیہ کے مرکز میں ایک اہم مقام پایا جاتا ہے جسے جسم کی معلومات کا انسائیکلو پیڈیا کہا جاسکتا ہے اور انگریزی زبان میں ڈی این اے کہا جاتا ہے جہاں انسان، درندے پرندے، درخت پودے، پھل، سبزیاں، پھول، غرض یہ کہ ہر جاندار کی مکمل معلومات کو کوڈ ورڈ کی شکل میں محفوظ کر دیا گیا ہے ڈی این اے اللہ رب العزت کی قدرت، عظمت کا شاہکار ہے ڈی این اے جسم کے اعتبار سے بہت ہی چھوٹا ہے لیکن وسعت کے اعتبار سے

اتنی معلومات کا خزانہ رکھتا ہے کہ دس لاکھ صفحات اُس میں لکھے جاسکتے ہیں۔ اللہ رب العزت کی قدرت کا اندازہ لگائیں کہ جسم کے دو قسم کے ملبیوں کھرب خلیوں میں سے ہر خلیہ میں معلومات کا یہ خزانہ موجود ہے جس میں انسان کی شکل و شباهت، بالوں، کان، آنکھوں اور جسم کے ایک ایک جز کی ساری معلومات رنگ بناوٹ وغیرہ سمیت سب کچھ موجود ہوتا ہے اسی طرح خاندان کے افراد کی تفصیل ڈی این اے میں موجود ہوتی ہے۔ آج کل ڈی این اے کے ذریعہ بہت ساری معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔

جسم کی بنیادی اکائی

انسان کی اور ہر جاندار کی بنیادی اکائی خلیہ ہے ایک خلیہ سے دوسرا، دوسرے سے تیسرا اس طرح سینکڑوں قسم کے کھربوں خلیہ اللہ رب العزت کے امر سے جانداروں میں انتہائی مربوط انداز میں جڑتے چلے جاتے ہیں اور اعضاء بنتے چلے جاتے ہیں اور اعضاء سے جسم بنتے چلے جاتے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت سے سینکڑوں قسم کے کھربوں خلیوں کیلئے چھوٹے سے جسم میں الگ الگ جگہیں مقرر کر دی ہیں اور ہر خلیے کو ایک شناختی کارڈ جاری کر دیا اور سب کو یہ بتلا دیا ہے کہ تم نے اپنی اپنی جگہوں میں رہنا ہے ایک بال برابر بھی دائیں بائیں جانے کی اجازت نہیں اگر اللہ تبارک و تعالیٰ اس طرح نہ کرتے تو مثلاً بالوں کے خلیے ہونٹ، جھیلی، زبان، آنکھ کی جگہ پہنچ جاتے اور بال اُگنا شروع ہو جاتے تو انسان کے لئے سخت مشکلات پیدا ہو جاتیں۔

اللہ رب العزت نے خلیہ کے مرکز یعنی ڈی این اے میں ہر جاندار کی ساری معلومات کا خزانہ سمو دیا ہے پھر ہر جاندار کے جسم کی تعمیر کے لئے نگران یعنی انجینئر مقرر کر دیا

ہے۔ مگر ان کا کام یہ ہے کہ وہ ڈی۔ این۔ اے کے اندر کی تمام تفصیلات کو جو کوڈ ورڈ کی شکل میں موجود ہوتی ہیں اُن کو اچھی طرح پڑھتا ہے اور ان ہدایات کے مطابق جاندار کے جسم کی تعمیر کا کام شروع کر دیتا ہے اور ذرا برابر بھی کمی کوتاہی نہیں کرتا۔

روزانہ کروڑوں خلیے مر جاتے ہیں

اللہ رب العزت نے اپنی عظیم قدرت سے ایک عجیب و غریب حیران کن نظام جسموں میں ترتیب دیا ہے کہ جہاں کروڑوں خلیے فی سیکنڈ مر جاتے ہیں وہیں اُن کی جگہ کروڑوں نئے خلیے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہر ماہ جسم کی کھال مکمل طور پر تبدیل ہو جاتی ہے اور ایک سو بیس دن کے اندر جسم کا سارا خون بھی تبدیل ہو جاتا ہے۔ دماغ میں بھی خلیوں کے مرنے کا عمل جاری رہتا ہے لیکن اللہ رب العزت نے پہلے ہی سے دماغ میں وافر مقدار میں ملیوں کھرب خلیے رکھ دیئے ہیں جہاں کروڑوں خلیے مرتے جاتے ہیں تو اُن کی جگہ دیگر کروڑوں خلیے جگہ سنبھال لیتے ہیں۔

جسم میں کھربوں خلیے یومیہ مر جاتے ہیں اگر خلیوں کے مردہ جسموں کو ٹھکانے نہ لگایا جائے تو کروڑوں خلیوں کے مردہ جسم گل سرسبز کر جسم کا نظام برباد کر دیں اور جسم چند دنوں میں ہی مختلف امراض کا شکار ہو کر دُنیا سے رخصت ہو جائے اس لیے اللہ رب العزت نے اپنی قدرت سے جسم میں کروڑوں صفائی والے خلیے رکھ دیئے ہیں جو ہمہ وقت انتہائی مستعدی کے ساتھ کھربوں مرنے والے خلیوں کو باہر نکال کر پھینک دیتے ہیں یا کھا جاتے ہیں۔ انسانی جسم کے اندر جو صفائی کا عجیب و غریب نظام پایا جاتا ہے وہ ساری دُنیا کے صفائی کے نظاموں سے اعلیٰ ترین اور وسیع ترین ہے۔

خلیے کی حفاظتی دیوار

خلیے کو اللہ رب العزت نے اپنی قدرت سے ایک حفاظتی دیوار جھلی کی صورت میں

دی ہے یہ دیوارِ حجم کے لحاظ سے بہت چھوٹی لیکن افادیت کے لحاظ سے بہت ہی عجیب و غریب اور اللہ رب العزت کی عظیم نشانی ہے خلیے کے دیوار کی موٹائی ملی میٹر کا دس لاکھواں حصہ ہے۔ سائنسداں کہتے ہیں یہ جھلی صرف اندر کی چیزوں کی حفاظت ہی نہیں کرتی بلکہ اور ہزاروں کام بھی کرتی ہے مثلاً خلیے کے اندرونی اجزاء کے لئے ایک عظیم دیوار اور فیصل کا کام کرتی ہے اور یہ جھلی خلیے کے اندرونی ماحول کو مکمل طور پر نظر میں رکھتی ہے اور کنٹرول کرتی ہے خلیے کے اندر نمکیات، پروٹین، پانی، آکسیجن کی مقدار پر نظر رکھتی اور اُن کے تناسب کو برقرار رکھتی ہے اور خلیے کے اندر جو زائد از ضرورت چیزیں ہوں اور خام مال کا فضلہ ہو اُسے باہر نکال دیتی ہیں اور خلیے کے اندر بھی اُن ہی چیزوں کو داخل کی اجازت دیتی ہے جن کی ضرورت ہو ایک ضعیف ناتواں اور بہت ہی چھوٹی جھلی کو یہ سارا سبق کس نے پڑھایا یہ عظیم سسٹم کس نے سمجھایا؟۔ ان فی ذلک لآیات لقوم یعقلون O

دنیا کے ڈاکٹر اور سائنس دان

سارا جہاں مل جائے سارے جہاں کے سائنسداں، ڈاکٹر مل جائیں خوب غور کریں تو صرف ایک قسم کا خلیہ نہیں بنا سکتے اللہ رب العزت کتنی عظمت اور شان والے ہیں جو ہر جاندار میں سینکڑوں قسم کے اربوں، کھربوں خلیے تیار فرماتے ہیں کہ اُن میں سے ہر خلیہ ایک بے حد پر اسرار ملک کی مانند ہے جہاں کی فضاء انتہائی پُر سکون بے حد پُر ہجوم، مصروف، ایک ہزار بجلی گھر، چھ سو صنعتی علاقے، مختلف کیمیکل پلانٹس، تیز رفتار ذرائع نقل و حمل و مواصلات، کروڑوں سیکورٹی اور دفاع کے چاک و چوبند دستے کروڑوں صفائی، آب رسانی و نکاسی کے مستعد دستے جس کے سارے افراد ہمہ وقت انتہائی مستعدی کے ساتھ اپنے کاموں میں لگے رہتے ہیں جہاں اجنبیوں اور غیر ملکیتوں کا داخلہ ناممکن اور اس ملک کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بے شمار خام مال مثلاً تیل، نمکیا

ت، تیزاب، گوشت، ہوا، پانی سب یہاں جمع کیا جاتا ہے اور اس کا فضلہ فوری طور پر ملک کی سرحدوں سے باہر نکال دیا جاتا ہے اسی لئے یہاں کے ماحول میں کسی قسم کی آلودگی کے پھیلنے کا سوال تک پیدا نہیں ہوتا۔

دماغ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ہے

اگر انسان دماغ پر غور کرے اور دماغ کی بناوٹ اور تخلیق پر غور کرے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کا یقین دل میں حاصل ہو جائے اور انسان کا ایمان تازہ ہو جائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سات انچ کی کھوپڑی بنائی جو خود اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا عظیم شاہکار ہے۔ ساری دنیا کے ڈاکٹر مل جائیں چھوٹی سی چھوٹی ہڈی نہیں بنا سکتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت اور شان پر غور کریں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ساری مخلوقات میں کروڑوں قسم کی مختلف چھوٹی بڑی ہڈیاں تیار فرماتے ہیں وہ بھی بے جان نہیں بلکہ جان والی ہوتی ہیں اسی طرح انسان کی کھوپڑی جو کئی انچ موٹی ہوتی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم قدرت کا شاہکار ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی معجزانہ تخلیق

انسان جو بھی چیز بناتا ہے اس کی تخلیق (بناوٹ) اسی سائز میں رہتی ہے جب کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم قدرت ہے کہ وہ کھربوں چیزوں کو پیدا فرماتے ہیں ابتداءً وہ بہت چھوٹی ہوتی ہیں آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں اور اس خوبصورت انداز میں بڑھتی ہیں کہیں ذرا سی کمی پیشی نہیں ہوتی اور حسن خوبصورتی میں فرق نہیں آتا، اسی طرح کھوپڑی پر غور کریں جب انسان پیدا ہوتا ہے تو وہ بہت چھوٹی ہوتی ہے پھر خوبصورتی کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ بڑھتی ہے۔ پھر مناسب مقدار میں بڑھ کر اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے ٹھہر جاتی ہے ان تمام باتوں

میں عقل والوں کے لیے بڑی ہی نشانیاں ہیں۔ انسانی دماغ جو تقریباً چار کلو کے برابر ہوتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے بہت بڑی تعداد میں دماغ میں سیلز (خلیے) رکھ دیئے جن کی تعداد ہزاروں بلین سے زیادہ ہے۔

دنیا کے سپر کمپیوٹر دماغ کے سامنے کھلونا ہیں

انسانی دماغ دنیا کے بڑے بڑے سپر کمپیوٹرز سے کروڑوں گنا تیز کام کرتا ہے دنیا کے بڑے بڑے کمپیوٹرز انسانی دماغ کے سامنے بچوں کے کھلونوں کی مانند ہیں انسان حواس خمسہ سے جو کچھ دیکھتا، سنتا، سونگھتا، ذائقہ وغیرہ اخذ کرتا ہے اور کروڑوں کی تعداد میں جو مختلف معلومات یومیہ حاصل کرتا ہے ان سب کی الگ الگ فائلیں بنا، بنا کر دماغ اپنے اندر محفوظ کرتا رہتا ہے مثلاً پہلی مرتبہ انسان کے سامنے آم آیا اور اس نے آم کھایا تو کانوں کے ذریعے آم کا نام دماغ تک پہنچا، آنکھوں کے ذریعے آم کی ساخت اور رنگ دماغ تک پہنچا، اور ناک کے ذریعے آم کی خوشبو دماغ تک پہنچی اور زبان کے ذریعے آم کی لذت، ہاتھوں کے ذریعے آم کا ملائم اور نرم ہونا دماغ تک پہنچا۔ یہ ساری تفصیلات دماغ نے علیحدہ علیحدہ ذرائع سے وصول کیں اور ان سب کی فائلیں بنا کر دماغ نے ۷۰-۸۰ سال کے لیے محفوظ کر دیں اس کے بعد جو معلومات آم کے بارے میں وقتاً فوقتاً ملتی رہیں ان کو بھی مختلف فائلوں میں محفوظ کرتا رہا اس کے بعد جب کبھی انسان آم کا نام سنے گا یا آم دیکھے گا۔ تو فوراً دماغ میں آم کی تمام فائلیں کھل جائیں گی اور اس تیزی سے یہ فائلیں کھلیں گی جس کا تصور دنیا کے کسی سپر کمپیوٹر میں نہیں کیا جاسکتا۔ پھر دماغ آم کی ساری تفصیلات مرتب کر کے دل میں ڈال دیتا ہے اس طرح انسان آم کی ساری تفصیلات فوراً بیان کر سکتا ہے۔

ایسے ہی انسان حواس خمسہ کے ذریعے کروڑ ہا چیزوں کی ہزاروں معلومات جو یومیہ حاصل کرتا ہے دماغ ان معلومات کی فائلیں بنانے میں کوئی ادنیٰ سی کمی کوتاہی نہیں کرتا

چاہے انسان ان چیزوں کی فائلیں بنانے کے لیے دماغ کو کہے یا نہ کہے اللہ و تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت کے ذریعے دماغ کو حکم دے دیا ہے کہ جو جو معلومات حواسِ خمسہ سے ملیں ان کو ساری تفصیلات کے ساتھ جمع کر کے فائلیں بنادو اور جب بھی انسان کو ان کی ضرورت پیش آئے تو فوراً ساری معلومات فراہم کر دو چھوٹے معصوم بچوں کے دماغ پر غور کریں تو اس سے آپ کو بخوبی اندازہ ہوگا۔

سیکنڈ کا ہزارواں حصہ

دماغ اور اسکی وسعت کو سوچیں! کہ اللہ و تبارک و تعالیٰ نے دماغ کو کیسے تخلیق فرمایا کہ زندگی بھر جو اربوں مناظر آنکھیں دیکھتی ہیں دماغ اپنی فائلوں میں ان کو محفوظ کر لیتا ہے کان جو اربوں مختلف چیزوں کے نام اور مختلف علم کی باتیں سنتے ہیں دماغ ان سب کی فائلیں بنا کر زندگی بھر کے لیے محفوظ کر دیتا ہے۔ ناک کے ذریعے جو لاکھوں قسم کی خوشبوؤں اور بد بوؤں وغیرہ کی معلومات مختلف چیزوں کے بارے میں حاصل ہوتی ہیں دماغ ان سب کی فائلیں ساری تفصیل کے ساتھ محفوظ کر لیتا ہے اور زبان زندگی بھر جو کروڑوں قسم کی مختلف چیزوں کی لذتیں حاصل کرتا ہے۔ دماغ ان سب لذتوں کی ساری تفصیل زندگی بھر کے لیے اپنی فائلوں میں محفوظ کر لیتا ہے ایسے ہی ہاتھ پاؤں اور جلد کے ذریعے کروڑوں قسم کی مختلف معلومات سردی، گرمی، نرمی، سختی، ملائی وغیرہ کی حاصل ہوتی ہیں ان سب کی فائلیں ساری تفصیل کے ساتھ دماغ بناتا رہتا ہے اور جب ان کھربوں معلومات کی زندگی کے مختلف مواقع میں ضرورت پیش آتی ہے تو فوراً ہر چیز کی تمام فائلیں ساری تفصیلات کے ساتھ کھول کر مرتب انداز میں پیش کر دیتا ہے اسی لیے تو انسان جب کسی بھی موضوع پر گفتگو کرنا چاہتا ہے، تو اس موضوع کی ساری فائلیں جو دماغ کے ملیوں کھرب خلیوں میں الگ

الگ محفوظ ہوتی ہیں دماغ ان سب کو کھول کر سب کی تفصیل لیتا ہے اور پھر سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں خلاصہ مرتب کرتا ہے اور مرتب شدہ انداز میں انسان کو پیش کر دیتا ہے اور انسان تیزی کے ساتھ اس موضوع پر یا اس چیز پر جو انسان کے دل میں آیا یا انسان سے اس کا سوال ہوا بڑے عجیب و غریب انداز میں بولنا شروع کر دیتا ہے۔

بڑے بڑے مقررین، سکالر، سائنسدان، علماء، ڈاکٹر جب کسی موضوع یا کسی چیز پر بولنے کا ارادہ کرتے ہیں یا اچانک کسی محفل میں کسی موضوع یا کسی چیز کے بارے میں سوال ہو جاتا ہے تو دماغ میں اس موضوع یا اس چیز کی جو ساری تفصیلات جو زندگی میں اب تک حواسہ خمسہ سے حاصل ہوئی تھیں دماغ بڑی تیزی کے ساتھ وہ تفصیلات جو دماغ کے ملیوں کھرب خلیوں میں الگ الگ محفوظ ہوئی تھیں ان سب فائلوں کو کھولنے کا حکم دیتا ہے اور ان سب کا نچوڑ اور خلاصہ ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے کے اندر مرتب کر کے انسان پیش کر دیتا ہے اور انسان تیزی کے ساتھ اس موضوع یا چیز پر بیان شروع کر دیتا ہے۔

اگر دماغ کی فائلیں کھلنے میں چند سیکنڈ بھی تاخیر کریں یا دماغ ملیوں کھرب خلیوں میں پھیلے ہوئے اس موضوع یا اس چیز کے خلاصے کو مرتب کرنے میں چند سیکنڈوں کی بھی تاخیر کرے تو انسان کو بولنے میں اور بیان کرنے میں بہت وقت درکار ہو اور انسان ایک ایک کرگفتگو کرے اور انسان کو قدم قدم پر فوری فیصلوں میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ جائے جب ہم انٹرنیٹ سے کسی موضوع یا کسی چیز کی تفصیل لینا چاہتے ہیں تو اس چیز کی ساری تفصیل لینے میں بہت وقت درکار ہوتا ہے ان کو اپنے کمپیوٹرز میں ڈاؤن لوڈ کرنا پھر اس کو مرتب کر کے آگے پیش کرنے کے لیے کافی وقت درکار ہوتا ہے جب کہ انسانی دماغ کے سامنے جب کوئی موضوع یا کوئی چیز آتی ہے تو دماغ اپنے لاتعداد خلیوں سے ایک سیکنڈ

کے ہزارواں حصے میں وہ ساری تفصیلات لیتا ہے اور مرتب کر کے دل میں ڈاؤن لوڈ کر دیتا ہے اور پھر دل دماغ اس موضوع پر زبان کے ذریعے گفتگو شروع کر دیتے ہیں۔

دماغ ایک عظیم سمندر

دماغ کو اللہ و تبارک و تعالیٰ نے اس عجیب و غریب کیفیت پر پیدا کیا ہے کہ آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بھی دماغ کے بڑے بڑے ماہر ڈاکٹر دماغ کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ دماغ اپنے حجم اور ساخت کے لحاظ سے تو بہت چھوٹا ہے۔ لیکن اپنی وسعت کے لحاظ سے ایک عظیم سمندر یا ایک عظیم براعظم کی مانند ہے جس کے اندر داخل ہونا کسی انسان کے بس کی بات نہیں اب تک دماغ کا ایک فضائی نظارہ ہی کیا جاسکتا ہے اور دماغ کے بارے میں بہت کم معلومات حاصل ہو سکی ہیں۔

دماغ کے ہزاروں ملین خلیے

دماغ میں ہزاروں ملین سے زیادہ خلیے ہیں اور ہر ایک خلیہ اپنی جگہ ایک معجزہ ہے جو حجم کے لحاظ سے اتنا چھوٹا کہ ایک سوئی کے سرے پر ایک ملین یعنی دس لاکھ خلیے سما جائیں۔ اور اپنی وسعت کے لحاظ سے اللہ و تبارک و تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا شاہکار ہے کہ اگر پانچ پانچ سو صفحات کی ایک ہزار جلدیں بنائی جائیں تو ان ایک ہزار جلدوں میں جتنا سما سکتا ہے ایک خلیے میں اتنا ہی مواد سما سکتا ہے۔

تو پورا دماغ جو ہزاروں ملین خلیوں پر مشتمل ہے اس کی وسعت کا کیا اندازہ لگایا جاسکتا ہے انسان حواس خمسہ سے زندگی بھر جو ملیوں کھرب مختلف چیزوں کی تصاویر مختلف چیزوں کے الفاظ لاکھوں چیزوں کے ذائقے اور خوشبو ان کا نرم یا سخت ہونا اور علوم کے جو بڑے بڑے خزانے حاصل کرتا ہے وہ سب دماغ کی فائلوں میں محفوظ ہو جاتے ہیں دماغ

کی فائلیں، ریلیں، جیپاں، زندگی کے ۷۰ سال گزرنے کے بعد بھی کروڑوں نئی معلومات کی آمد پر تنگ دامنی کا شکوہ نہیں کرتی۔

دماغ اور کمپیوٹرز میں چند بنیادی فرق

آج دنیا کمپیوٹر کے بنانے پر نازاں ہے لیکن سائنس دان خود کہتے ہیں کہ کمپیوٹر دماغ کے سامنے بچوں کے کھلونے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے دماغ اور کمپیوٹر میں کچھ بنیادی فرق بیان کئے جاتے ہیں تاکہ دماغ کی تخلیق میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم قدرت کا اندازہ ہو سکے۔

(۱) کمپیوٹر کو بجلی کے کرنٹ کی ضرورت ہوتی ہے بجلی کے چلے جانے پر کام چھوڑ دیتا ہے جبکہ انسانی دماغ کی بجلی زندگی بھر آن رہتی ہے

(۲) کمپیوٹر کو چلانے کے لیے اور استعمال کرنے کے لیے بہت کچھ پڑھنا پڑھتا ہے جبکہ انسانی دماغ بغیر پڑھے ہوئے خود بخود سارے کام کرتا ہے، معصوم بچے اور بچیاں جنہوں نے ابھی کچھ بھی نہیں پڑھا ہوتا، ان کا دماغ کس خوبصورت انداز میں کام کرتا ہے اور نئی باتوں اور اداؤں کو جنم دیتا ہے اور انسان سارا دن ان بچوں کی نئی باتوں، شرارتوں، اور اداؤں سے محضوظ ہوتے رہتے ہیں صبح سے رات تک بچوں کے کمپیوٹر کس پیارے انداز میں کام کرتے ہیں اس سے اللہ و تبارک و تعالیٰ کی قدرت اور عظمت آشکارا ہو جاتی ہے کاش ہم غور کرنے والے بن جائیں۔

(۳) کمپیوٹر کی جی بیاں کچھ عرصے کے بعد اپنی تنگ دامنی کا شکوہ کرنے لگتی ہیں جبکہ انسانی دماغ کے خلیے ملیوں کھرب معلومات جمع کرنے کے باوجود اپنی تنگ دامنی کا شکوہ نہیں کرتے۔

(۴) سپر کمپیوٹر بھی صرف تصاویر، الفاظ اور آوازوں کو محفوظ کر سکتے ہیں جبکہ لاکھوں قسم

کے ذائقے لاکھوں قسم کی خوشبوئیں لاکھوں قسم کے دیگر احساسات سردی، گرمی، سختی، نرمی، خوشی، غمی، وغیرہ کو محفوظ کرنے یا اس کے ادراک سے قاصر ہوتے ہیں۔ جب کہ انسانی دماغ بڑے احسن طریقے سے ان سب چیزوں کا ادراک کرتا ہے اور خوبصورت پیرایوں میں ان سب چیزوں کا اظہار کرتا ہے۔

(۵) کمپیوٹر کی فائلیں وائرس کے حملوں سے خراب ہو جاتی ہیں بعض اوقات فائلیں اڑ ہی جاتی ہیں جب کہ دماغ کی فائلوں کو محفوظ کرنے کے لئے ایسے عظیم اینٹی وائرس لگائے گئے ہیں جن کا دنیا میں تصور نہیں کیا جاسکتا اس لیے انسانی دماغ کی ساری فائلیں زندگی بھر وائرس سے محفوظ رہتی ہیں۔

(۷) کمپیوٹرز میں بہت کچھ ڈالنا پڑتا ہے تب وہ کام کرتے ہیں جبکہ اللہ و تبارک و تعالیٰ نے انسانوں اور ساری مخلوقات کے دماغوں میں اربوں چیزیں تو تخلیق کے ساتھ ڈال دیں ساری مخلوق اپنے دماغ میں ڈالے ہوئے پروگرام کے تحت خود بخود بہت سارے کام کرتے چلے جاتے ہیں۔ مثلاً: معصوم بچے کے دماغ میں چوسنا کون ڈالتا ہے کھربوں مخلوقات کے دماغ میں زندگی کے تمام امور، یعنی گھر بنانا، انڈے دینا ان کو سینا فائدہ مند چیزیں کھانا اور نقصان دہ چیزوں سے بچنا اور اپنے دوست اور دشمن میں فرق کرنا اور اپنے بچوں کو پہچاننا اپنے آشیانوں تک پہنچنا وغیرہ وغیرہ کی لاکھوں معلومات کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے دماغ میں ڈال دیا اور لاکھوں کروڑوں معلومات دماغ اور حواس خمسہ سے حاصل کر کے اپنے اندر محفوظ کرتا ہے پھر ان پر سوچتا ہے، تجزیہ کرتا ہے اور ان کے نتیجے نکالتا ہے، ان کے فوائد اور نقصانات کا جائزہ لیتا ہے، پھر ان سب کے خلاصے نتیجے مرتب کر کے محفوظ کر لیتا ہے پھر ضرورت پر انسان کی رہنمائی کرتا ہے زندگی میں اگر کوئی مشکل پیش آجائے تو دماغ اپنے

اندر موجود معلومات کے عظیم خزانے پر نظر ڈالتا ہے پھر ان سب پر غور و فکر کر کے مشکل کا حل انسان کو پیش کر دیتا ہے۔

(۸) کمپیوٹر جو کہ سخت ٹھوس مواد سے بنا ہوتا ہے اس کے باوجود چند سالوں میں کتنی مرتبہ خراب ہو جاتا ہے جبکہ اس کا کام بھی چند گھنٹے ہوتا ہے لیکن دماغ جو بہت ہی نرم نازک مواد سے بنا ہوا ہے اور جس کا کام بھی ۲۴ گھنٹے ہے عام طور پر ستر اسی سال تک کیسے بغیر خرابی کے کام کرتا رہتا ہے جبکہ کمپیوٹر کے کام انسانی دماغ کے مقابلے میں بہت ہی محدود ہیں۔

(۹) دماغ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے کس حسین انداز میں ہر مخلوق کے ساتھ زندگی بھر ہر جگہ ہر مقام میں اس کا ساتھ نبھاتا ہے۔ جبکہ کمپیوٹر کو ہر جگہ ساتھ رکھنا اور اس سے استفادہ حاصل کرنا مشکل ہوتا ہے پھر دماغ کو اللہ رب العزت نے ہر مخلوق کے مطابق تخلیق فرمایا ہے اور بڑے خوبصورت انداز میں ساری مخلوق کی کھوپڑیوں میں محفوظ کر دیا دماغ کھوپڑی کے اندر ایک پانی میں تیرتا رہتا ہے تاکہ ٹکر لگنے کی صورت میں یا ضرورت کے تحت ٹکر مارنے کی صورت میں (جیسا کہ بعض جانور ضرورت کے لیے ٹکر مارتے ہیں) دماغ ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ رہے۔

(۱۰) دنیا کے کمپیوٹر زرخیزیدناہر غریب انسان کے بس کی بات نہیں جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے دنیا کے کمپیوٹروں سے کھربوں گنا تیزی سے کام کرنے والے دماغ اپنے فضل و کرم سے ہر انسان کو بلکہ ہر مخلوق کو مفت عطا فرمائے ہیں۔ ان فی ذلک لآیات لقوم یعقلون O

اگر دماغ کے خلیے بڑھتے رہتے

اللہ تبارک و تعالیٰ نے دماغ کو عجیب و غریب انداز میں محفوظ کیا پہلے تو کئی انچ

موٹی کھوپڑی اپنی عظیم قدرت سے تخلیق فرمائی پھر اس کے اوپر خوبصورت جلد چڑھا دی پھر جلد کے اوپر نرم و نازک حسین اور خوبصورت بال ترتیب دے دیئے پھر دماغ کو ایک سیال مادے کے اندر رکھا تا کہ گرنے کی صورت میں دماغ جھٹکوں سے محفوظ رہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے دماغ میں لا تعداد خلیے رکھے ہیں عام جسم کی نسبت ان خلیوں میں اضافہ نہیں ہوتا اگر دماغ کے خلیے بڑھتے رہتے اور دماغ بھی باقی جسم کی طرح پھیل جاتا تو خطرہ تھا کہ نرم و نازک دماغ سخت کھوپڑی کے اندر پھیلنے کی صورت میں پھٹ جاتا اور انسان کی موت واقع ہو جاتی اس لیے دماغ کے خلیے جس مقدار میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے پیدا فرمائے ہیں اسی مقدار میں رہتے ہیں۔ اور یہ بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم قدرت ہے کہ ۳۵ سال کے بعد دماغ میں روزانہ ایک ہزار سے زائد خلیے مرنا شروع ہو جاتے ہیں سالانہ کروڑوں اربوں خلیے مر جاتے ہیں لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے پہلے ہی سے اتنے وافر خلیے رکھے ہیں کہ مرنے والے خلیوں کی جگہ نئے خلیے جگہ لے لیتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی اس عظیم کاریگری پر بھی غور کریں لاکھوں کروڑوں خلیوں کے مرنے کے باوجود معلومات کا وہ عظیم سمندر جو انسان نے بچپن سے لے کر آج تک حواس خمسہ سے حاصل کیا ہوتا ہے وہ مکمل محفوظ رہتا ہے اور اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

دماغ کی فائلیں ضائع نہیں ہوتیں

ذرا غور کریں! خدا نخواستہ سالانہ کروڑوں اربوں خلیوں کے مرنے کی وجہ سے یا پھر کسی اور وجہ سے دماغ کی فائلیں بار بار اڑتی رہتی۔ تو انسان کے لیے زندگی عذاب بن جاتی نہ اسے چہرے یا درہتے نہ رشتے نہ خاندان والے نہ دوست نہ وہ علوم جو انسان نے ساہا سال کی محنت سے حاصل کیے نہ وہ ہنر جو سخت مشقتوں کے بعد حاصل کئے۔ نہ وہ لاکھوں تجربات جو انسان نے زندگی میں ٹھوکریں کھا کھا کر حاصل کیے اللہ تبارک و تعالیٰ کا

عظیم احسان ہے جس نے اپنی قدرت سے دماغ جیسی عظیم معجزانہ نعمت اور عظیم نشانی بن مانگے اور بغیر قیمت کے عطا کر دی اور عام طور پر پوری زندگی دماغ میں کوئی نقصان یا فالت نہیں آتا۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان پر ایک عظیم انعام یہ بھی کیا ہے کہ دماغ بہت سارے غموں کو بھلا دیتا ہے اور ان کی فائلیں چپکے سے دماغ سے غائب کر دیتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو زیادہ تر انسان غموں کی وجہ سے پاگل ہو جاتے۔

سارا جہاں اور سارے جہاں کی ایک ایک چیز انسان، حیوان، پرندے، درندے، صحرائی مخلوق، دریائی مخلوق، نباتات، جمادات، پھل، پھول، سبزیاں، درخت، ہوا، پانی سب میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانیاں موجود ہیں اگر انسان دنیا کے جھمیلوں سے وقت نکال کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی ان مخلوقات پر غور و فکر شروع کرے تو اندازہ ہو جائے کہ کائنات کی ہر چیز اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانی ہے۔ جسم کا ایک ایک جوڑ اور ایک ایک کونا اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کا عظیم شاہکار ہے۔

جسم کی عظیم الشان سلطنت کا امیر

دماغ میں کئی حصے رکھے گئے ہیں ایک دایاں دوسرا بایاں حصہ ہے دماغ کا دایاں حصہ جسم کے بائیں حصے کو کنٹرول کرتا ہے اور دماغ کا بایاں حصہ جسم کے دائیں حصے کو کنٹرول کرتا ہے۔

پورے جسم کا ایک امیر ہے جو حجم کے اعتبار سے بہت بہت چھوٹا یعنی چھوٹے ٹماٹر کے برابر جس کا رنگ گلابی اور سرمئی ہے لیکن کام اس کے انتہائی عظیم اور عجیب و غریب ہیں اللہ رب العزت نے اسے اپنی عظیم قدرت سے عجیب صلاحیتیں دی ہیں۔

جس دن انسان دنیا میں آتا ہے آنے سے پہلے جسم کا امیر اپنا کام شروع کر دیتا ہے ہر وقت آن ڈیوٹی رہتا ہے۔ شب روز مصروف عمل اور ہر لمحہ اور ہر ساعت نت نئی آنے

والی لاکھوں ذمہ داریوں، پریشانیوں، مسائل سے نبرد آزما رہتا ہے اس کے ساتھ ساتھ انسانی جسم کے وسیع و عریض بے حد ہر اسرار انتہائی پیچیدہ اور بہت حد تک غیر دریافت شدہ مملکت خدا داد کی دیکھ بھال اور نگہداشت کرتا ہے۔ یہی امیر انسان کو بتلاتا ہے کہ اسے بھوک، پیاس، سردی، گرمی لگ رہی ہے ایسے ہی خوشی گرمی اطمینان خوف کے تاثرات جو انسانی چہرے پر آتے ہیں وہ یہی امیر ترتیب دیتا ہے یہ امیر جسم میں بہت چھوٹا ہونے کے باوجود عظیم کام انجام دیتا ہے۔ اور اسی امیر کے ذمہ جسم کے سارے حالات پر نظر رکھنا ہے۔ یہ اپنے لاتعداد جاسوسوں کے ذریعے جو جسم کے چپے چپے پر پھیلے ہوئے ہیں ایک ایک چپے کی نظر رکھتا ہے۔ انسانی درجہ حرارت کو کنٹرول کرنے کی ذمہ داری اسی کی ہے۔ یہی امیر جسم میں موجود سپر ایئر کنڈیشن کے ذریعے جو جسم کے درجہ حرارت کو 98% درجہ حرارت پر رکھتا ہے چاہے باہر کی فضاء سا بھریا کہ خون منجمد کر دینے والے موسم کی طرح ہو جہاں درجہ حرارت منفی 90 فارن ہائیٹ ہوتا ہے۔ یا لیبیا کے صحرائی دوزخ کی طرح انتہائی گرم ہو جہاں درجہ حرارت 136 فارن ہائیٹ تک پہنچ جاتا ہے۔ باہر کا موسم انتہائی گرم ہو یا سرد ہو جسم کا درجہ حرارت 98 فیصد ہی رہتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت سے انتہائی اہم کام امیر کو ودیعت (سپرد) کئے ہیں کہ امیر باہر کے درجہ حرارت اور اندر کے درجہ حرارت پر خصوصی نظر رکھتا ہے اگر باہر کا درجہ حرارت انتہائی گرم ہو جائے تو خطرہ ہے کہ جسم کا درجہ حرارت اگر چند ڈگری بھی اوپر چلا گیا تو یہ جسم کے لیے انتہائی بھیاںک ہو سکتا ہے؛

تو امیر جسم اس کے لیے اعصابی نظام اور دماغ میں موجود ایک اہم غدود جسے انگریزی میں پیچوٹری گلینڈ کہتے ہیں اس کے تعاون سے پورے جسم کو پیغامات ارسال کرنے شروع کر دیتا ہے۔ اس طرح کہ بیرونی جلد میں پھیلی ہوئی خون کی نالیوں کو چوڑا کر کے

پسینہ پیدا کرنے والے ۲۰ لاکھ پلانٹس (پسینہ پیدا کرنے والے غدود) کو فوراً آن کر دیا جاتا ہے پھر چند ہی لمحوں میں انسانی جسم پر موجود پسینے کے ۲۰ لاکھ مسامات کھل جاتے ہیں اور سارا جسم پسینے میں شرابور ہو جاتا ہے پسینہ آنے سے ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ انسانی جلد ٹھنڈی ہو جاتی ہے دوسرا فائدہ یہ کہ خون میں موجود اضافی گرمی پسینے کے ذریعے باہر آ جاتی ہے اور امیر ہی پھیپھڑوں کو حکم دیتا ہے کہ سانس لینے کی رفتار تیز کر دی جائے تاکہ اندر کی اضافی گرمی سانس کے ذریعے بھی باہر نکل سکے۔

اس کے برعکس سردیوں کے موسم میں باہر کا موسم اگر انتہائی سرد ہو جائے اور اس سے اندر کا درجہ حرارت نیچے گرنے لگے تو دماغ کا یہ امیر جلد کے پٹھوں کو سخت ہونے کا حکم دیتا ہے جسم پر لاکھوں بال کھڑے ہو جاتے ہیں تاکہ باہر کی سردی اندر نہ پہنچے اور جسم کے بیرونی حصوں یعنی جلد کی طرف لے جانے والی شریانوں اور نسون کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ جسم کے کھلے ہوئے حصے کی طرف کم سے کم خون کی سپلائی کر دیں اور زیادہ خون جسم کے اندر کے حصے میں رکھیں،

اس لئے کہ بیرونی حصوں میں خون جا کر منجمد ہو سکتا ہے۔ اور جب باہر کے حصوں میں خون کی سپلائی کم ہوتی ہے تو انسان پر کپکپی تاری ہو جاتی ہے۔ اور اس کپکپی سے جسم میں حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ جگر کو حکم ملتا ہے کہ خون میں بلڈ شوگر کی تعداد بڑھا دی جائے تاکہ جسم کے پٹھے اس ایندھن کو استعمال کر سکیں، اور اس ایندھن کے ذریعے گرمی اور توانائی پیدا کر سکیں۔

انسان سردی گرمی، بھوک پیاس خوشی، غمی اور لذت کے احساسات محسوس کرتا ہے وہ اسی امیر ہی کی وجہ سے کرتا ہے۔ انسانی جسم میں پانی کی بہت اہمیت ہے پانی جسم سے ختم ہو جائے تو انسان کی موت واقع ہو جائے نوزائیدہ بچے میں پانی کا تناسب ۷۵ فیصد ہوتا ہے

ایک بالغ انسان میں پانی کا تناسب ۵۰ فیصد ہوتا ہے۔

انسان روزانہ چوتھائی گیلن کے برابر نمی اپنے پسینے پیشاب وغیرہ کے ذریعے خارج کر دیتا ہے اس طرح اگر پانی کی کمی ہو جائے تو موت واقع ہو جائے گی اس لئے یہ امیر پورے جسم پر نظر رکھتا ہے جیسے ہی اطلاع ملتی ہے کہ خون میں پانی کی کمی ہو گئی ہے جسم میں نمکیات کی مقدار بڑھ رہی ہے تو فوراً پیچوٹری گلینڈ کو حکم دیتا ہے کہ خون میں مخصوص ہارمون جاری کیا جائے۔ اس ہارمون کے اثر سے گردے عام حالات کے مقابلے میں زیادہ پانی جذب کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

زبان، منہ، حلق، اور غذا کی نالی کو رطوبت فراہم کرنے والے غدود رطوبت کی پیداوار کم کر دیتے ہیں اور پیشاب کم اور گاڑھا آنے لگتا ہے اس طرح جسم میں موجود آبی ذخائر فوراً خون میں شامل ہو کر نمکیات کے بڑھتے ہوئے اثرات کو ختم کر دیتے ہیں۔ پانی کے اندر پہنچتے ہی امیر جنسی ختم کر دی جاتی ہے اور تمام کام جلد ہی دوبارہ معمول کے مطابق انجام پانے لگتے ہیں۔

اس کے برعکس اگر کسی وجہ سے انسان کے خون میں پانی کا تناسب بڑھ جائے تو امیر حکم جاری کرتا ہے اور گردے اضافی پانی کو ضائع کرتے ہیں اور بار بار پیشاب آنے لگتا ہے اور اضافی پانی پیشاب کی صورت میں خارج ہو جاتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم قدرت پر غور کریں

انسان دنیا کے جھمیلوں میں مشغول رہتا ہے بہت مرتبہ مصروفیات کی وجہ سے پانی پینا بھول جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم نعمت عطا فرمائی ہے کہ انسان کو پیاس کا احساس پیدا ہوتا ہے اگر پیاس کا احساس نہ ہو تو انسان کئی دن تک پانی نہ پیئے اور جسم میں اور خون میں پانی کا ذخیرہ ختم ہو جائے اور موت واقع ہو جائے۔ گاڑیوں کے اندر پٹرول اور ڈیزل

ختم ہو جائے تو ایک سرخ بتی لگی ہوتی ہے جو پیڑول کے ختم ہونے کی نشان دہی کرتی ہے اگر وہ سرخ بتی نہ ہو تو پیڑول ختم ہو جاتا ہے پتہ بھی نہیں چلتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہم پر عظیم احسان فرمایا کہ اپنی عظیم قدرت سے دماغ کے اندر ایسے عجیب و غریب سسٹم لگا دیے ہیں کہ پانی کی کمی ہوتے ہی انسان کو پیاس کا احساس دلایا جاتا ہے

اگر پھر بھی انسان کو تباہی کرے تو دوسرے ذرائع سے پانی کی کمی کو پورا کیا جاتا ہے اور انسان کو نقصان سے بچایا جاتا ہے اور ایسے ہی انسان زیادہ پانی پی لے یا زیادہ مشروبات استعمال کرے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت سے دماغ میں امیر کو یہ صلاحیت دی ہے کہ فوراً گردے کے ذریعے اضافی پانی کو خارج کرنے کا حکم دیتا ہے اور گردے اضافی پانی کو خارج کر دیتے ہیں۔

اگر ہم کچھ وقت نکال کر ان باتوں پر سوچیں تو اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کا یقین دلوں میں بیٹھ جائے اور انسان ایسے عظیم رب کی نافرمانی سے بچ جائے۔

بھوک لگنے کا احساس اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے

دماغ کو جسم کی جانب سے ہزاروں سیگنلز (اطلاعات، معلومات) موصول ہونا شروع ہوتی ہیں کہ خون میں شکر کی مقدار گر رہی ہے تو انائی کی کمی کی وجہ سے کمزوری، تھکن کے اثرات پھوں پر اثر انداز ہونے والے ہیں دماغ فوری طور پر ایکشن لیتا ہے اور انسان کو شدید بھوک کا احساس دلایا جاتا ہے اور انسان کھانا کھا لیتا اور تو انائی کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔

بھوک کا احساس دلانے کا نظام

خلیوں کی ایک قسم وہ ہے جو انسان کو بھوک کا احساس دلاتی ہے اگر یہ خلیے نہ ہوں

تو انسان کو بھوک لگنا بند ہو جائے دنیا کی لذیذ ترین غذا بے کار ہو جائے اور انسان کے منہ زبان، حلق، غذا کی نالی اور معدے میں کھانے کو نگلنے اور ہضم کرنے والی رطوبت کی مقدار نہ ہونے کے برابر ہو جائے اور نوالہ نگلنا اور ہضم کرنا انسان کیلئے مشکل کام بن جائے، انسان کے اندر غذا کی کمی ہوتے ہی اس کا احساس انسان کو مختلف ذرائع سے دلایا جاتا ہے اور لعاب پیدا کرنے والے غدود کو اپنی پیداوار تیز تر کرنے کا حکم فوری دیا جاتا ہے اور انسان کے منہ میں نگلنے اور غذا کو ہضم کرنے میں مدد دینے والی رطوبات میں اضافہ ہو جاتا ہے اور یہ رطوبات منہ، حلق، غذا کی نالی اور معدے تک پھیل جاتے ہیں۔

اس طرح زبان پر ذائقہ محسوس کرنے والے ابھاروں کی حساسیت میں اضافے کا حکم دے دیا جاتا ہے اور ناک کے کروڑوں خوشبوؤں کو حاصل کرنے والے خلیوں کو اپنا کام تیز کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اس ساری صورت حال میں کھانے کی شدید ضرورت محسوس ہوتی ہے روٹی اور سالن کی ہلکی سی خوشبو سے منہ میں پانی بھر آتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے عجیب نظام کے ذریعے انسان کو مجبور کر دیتے ہیں کہ وہ اپنی غذائی ضرورت کو فوری طور پر پورا کرے اور کھانا کھائے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم قدرت سے زبان کھانا کھاتے وقت عجیب و غریب قسم کی لذتیں محسوس کرتی ہے اس سے انسان لطف اندوز ہوتا ہے اور ناک کے ذریعے ان کی خوشبو محسوس کرتا ہے اور لطف اندوز ہوتا ہے اور آنکھوں کے ذریعے سے قسما قسم اور رنگا رنگ غذاؤں پھولوں اور دیگر اشیاء کو دیکھ کر فرحت محسوس کرتا ہے اور کانوں کے ذریعے اپنی پیاروں کی بات چیت اور معصوم بچوں کی مختلف اداؤں سے انجوائے کرتا ہے۔

بھوک ختم ہونے کا احساس دلانے والے خلیے

اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ عظیم احسان بھی فرمایا کہ انسانی جسموں کے اندر خلیوں

کا ایک خاص گروپ صرف اس رکھا ہے جو انسان کو احساس دلاتا ہے اب پیٹ بھر چکا ہے اب کھانا بند کر دینا چاہیے اگر یہ خلیہ نہ ہوں تو انسان کھانا کھاتا ہی چلا جائے حتیٰ کہ اس کا پیٹ پھٹ جائے۔ ان فی ذالک لآیات لقوم یتفکرون

جلد اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ وَقَالَ تَعَالَى الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ وَقَالَ تَعَالَى فَكَسَوْنَا الْإِطْمَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ.

جلد اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ہے سارا جہاں مل جائے کسی ایک انسان کسی ایک حیوان وغیرہ کو جلد کی نعمت عطا نہیں کر سکتا جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ ساری مخلوق کو لاکھوں قسم کی مختلف رنگوں، مختلف ڈیزائنوں، مختلف جموں اور مختلف صفات والی جلدیں عطا کر کے عظیم احسان فرما رہے ہیں اگر یہ جلدیں نہ ہوں تو باہر سے کروڑوں جراثیم اندر داخل ہو جائیں اور جسم کے نظام کو تباہ و برباد کر دیں ایسے ہی جلد پانی وغیرہ کو اندر جانے سے روکتی ہے اور اندر کے پانی کو باہر آنے سے روکتی ہے ایسے ہی جلد جسم کے اندر پیچیدہ معجزانہ نظام کی حفاظت کرتی ہے پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر مخلوق کو اس کی ضرورت کے مطابق جلدیں عطا فرمائی ہیں جلد ہر مخلوق کو خوبصورتی اور حسن دیتی ہے کروڑوں وہ مخلوقات جو پانی میں رہتی ہیں جلد پانی کو ان کے اندر نہیں جانے دیتا اگر پانی ضرورت سے زیادہ جسم میں داخل ہو جائے تو جسم تباہ ہو سکتا ہے

جلد کو جسم کے لیے قلعے کی فسیل بھی کہہ سکتے ہیں یہ فسیل کھربوں دشمنوں بے شمار جراثیم، لاتعداد بیکٹیریا اور وائرس کو جسم کے اندر داخل ہونے سے روکتی ہے لاکھوں، بیکٹیریا تو جسم کے اوپر ہمہ وقت رہتے ہیں اور لاکھوں مزید جراثیم ہر لمحے آ کر جلد سے

چسکتے رہتے ہیں لیکن یہ جلد ان سب جراثیم وغیرہ کو جسم کے اندر جانے سے روکتی ہے اور جلد ہی جسم کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے مختلف وٹامنز پیدا کرتی ہے دماغ جو حیران کن خدمات جسم کے لیے سرانجام دیتا ہے وہ سارے کا سارا جلد میں پائے جانے والے پیچیدہ اعصابی نظام کے ذریعے ہی ممکن ہوتا ہے

درد، تکلیف، سردی، گرمی، لمس، آگ کی حرارت، برف کی ٹھنڈک، کانٹوں کی چھن، ریشم کی نرمی، دھوپ کی گرمی، ماں باپ وغیرہ کا پیار اور ہاتھوں کی لمس کی لذت جلد ہی کے ذریعے سے محسوس کی جاتی ہے۔

جلد کی تین قسمیں ہیں

۱۔ بیرونی تہہ اور ہر ماہ نئی جلد کا انتظام

انسان کا سارا حسن خوبصورتی اسی بیرونی تہہ کے ذریعے سے ہوتی ہے سانپ کے بارے میں تو سنا ہوگا کہ سردیاں ختم ہونے پر اپنی پرانی کھال اللہ کے حکم سے اتار دیتا ہے اور اندر سے نئی خوبصورت کھال نکل آتی ہے اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے جسم کے حسن کو برقرار رکھنے کے لیے ہر مہینے اس کا انتظام کر رکھا ہے کہ ہر انسان کی بیرونی تہہ ختم ہو کر نئی تہہ میں تبدیل ہو جاتی ہے انسان دن رات ہزاروں کاموں میں مشغول رہتا ہے ان کاموں کے دوران جلد کے کروڑوں خلیے مرکز جسم سے الگ ہو جاتے ہیں اور ان کی جگہ نئے کروڑوں خلیے روزانہ پیدا ہو جاتے ہیں اور مر جانے والے خلیوں کی جگہ کام سنبھال لیتے ہیں۔ ہر وقت اللہ تبارک و تعالیٰ کی خوب خوب فرما برداری کریں جس نے ہمارے حسن کو قائم رکھنے کے لیے کیسے عجیب و غریب انتظام کر دیا کہ ہر مہینے نئی خوبصورت حسین جلد عطا کی جا رہی ہے اور اپنے حسن پر نازاں نہ ہوں یہ حسن عارضی چیز ہے ہر حال ایک دن یہ مانند پڑ

جائے گا اصل حسن جنت میں ہوگا جو دنیا سے کھربوں زیادہ ہوگا۔

۲۔ درمیانی تہہ اور بیس لاکھ فیکٹریاں

یہ مضبوط اور پک دار ہوتی ہے جسم کے تمام اندرونی اعضاء کو سالہا سال معجزانہ انداز میں سیٹھ رکھتی ہے خون کی نالیوں کا لاکھوں میل لمبا عظیم الشان معجزانہ نیٹ ورک مختلف ساز کی رگوں شیریانوں اور نسوں کی صورت میں اس معجزانہ ترتیب کے ساتھ اس تہہ میں قائم ہے کہ یہ ساری رگیں اور شریانیں کبھی بھی آپس میں الجھ نہیں پاتی اسی تہہ کے اندر بیس لاکھ پسینہ پیدا کرنے والے غدود یعنی فیکٹریاں موجود ہیں جو ایرکنڈیشن کا کام کرتے ہیں۔ اگر جسم کا درجہ حرارت ۹۸ ڈگری سے چند ڈگری زیادہ ہو جائے تو جسم کی اندرونی تنصیبات کو نقصان پہنچ سکتا ہے اس لئے چند ڈگری بھی گرمی زیادہ ہو جائے تو دماغ فوری طور پر آرڈر جاری کرتا ہے اور جسم کی اس تہہ میں موجود بیس لاکھ کارخانے یعنی غدود اپنے چشموں کے منہ کھول دیتے ہیں اور تھوڑی دیر میں انسان کا جسم پسینے سے شرابور ہو جاتا ہے یہ پسینہ اندر کی گرمی باہر نکال دیتا ہے اور ساتھ ساتھ اس پسینے سے انسان کا جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے جسم کے اندر پسینہ پیدا کرنے والے بیس لاکھ غدود پانی کو ایمر جنسی ضرورت کے لیے ہمہ وقت اسٹور رکھتے ہیں یہ غدود مختصر جگہ میں لپٹی ہوئی ٹیوب کی طرح درمیانی تہہ کے اندر محفوظ ہوتے ہیں اور ان کا ایک سر درمیانی تہہ سے نکل کر بیرونی تہہ میں موجود پسینے کے مسامات تک پہنچتا ہے یہ پسینے کے غدود چوبیس گھنٹے کام کرتے ہیں پانی، نمکیات اور جسم کے اندر موجود فاضل کئی مادوں کو جسم سے باہر نکالنا ان ہی کی ذمہ داری ہے حتیٰ کہ سردیوں کے موسم میں جب کہ پسینے کا تصور نہیں کیا جاسکتا اس وقت بھی یہ غدود جسم کی غیر ضروری نمی وغیرہ کو جسم سے باہر نکال رہے ہوتے ہیں اس وقت بھی یہ غدود پون لیٹر پانی وغیرہ ایک دن میں باہر نکال دیتے ہیں۔

تیل اور چکنائی پیدا کرنے والے لاکھوں کارخانے

اسی درمیانی تہہ کے اندر لاکھوں کارخانے یعنی غدود چکنائی اور تیل پیدا کرتے ہیں یہ تیل اور چکنائی بالوں اور جلد کے لیے انتہائی ضروری ہے اگر اللہ تبارک و تعالیٰ چکنائی اور تیل پیدا کرنے والے لاکھوں کارخانے پیدا نہ کرتے تو انسانی جسم اور بال خشک ہو جاتے انسان کا حسن ماند پڑ جاتا بال جو انسان کو حسن اور تحفظ فراہم کرتے ہیں ان کے لیے لاکھوں کروڑوں ننھی ننھی فیکٹریاں بھی درمیانی تہہ کے اندر کام کرتی ہیں درمیانی تہہ میں دس لاکھ بالوں کی جڑیں موجود ہیں بالوں کی یہ جڑیں پیاز کی گانٹھ کی طرح ناقابل تصور حد تک ننھی ننھی ہوتی ہیں بالوں کی یہ لاکھوں فیکٹریاں بغیر وقفہ لیے ہمہ وقت آن رہتی ہیں اور اپنی پیداوار کو مسلسل جاری رکھتی ہے

اعصاب کا معجزانہ نظام

جسم میں موجود اعصاب کا پیچیدہ نظام اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کا شاہکار ہے یہ اعصابی نظام کروڑوں میل پر پھیلا ہوا ہے اور جسم کے کونے کونے میں موجود ہے اور دماغ کو پورے جسم کے لاکھوں کروڑوں سگنل ہر لمحے روانہ کرتے ہیں ان ہی پیغامات کی روشنی میں دماغ اپنے کروڑوں میل پر پھیلے ہوئے اپنے مواصلاتی نظام کے ذریعے جسم کے مختلف اعضاء و غدود کا احکام جاری کرتا ہے۔

۳۔ نخلی تہہ

یہ تہہ خاصی دبیز اور موٹی ہوتی ہے اس کا ایک اہم کام یہ ہے کہ انسان کو ہزاروں کاموں کے اندر تکلیف سے بچاتی ہے۔ چونکہ یہ تہہ فوم کی طرح موٹی ہوتی ہے اس لئے یہ جسم کو بیٹھنے لیٹنے اور دوڑنے میں تکلیف سے بچاتی ہے اگر کولہوں کی ہڈیوں کا آرام دہ کشن

موجود نہ ہوتا تو انسان کئی گھنٹے دوکانوں، دفاتروں اور درسگاہوں کے اندر اور گاڑی میں سفر کے دوران بیٹھ کر راحت کے بجائے تکلیف محسوس کرتا یہ موٹی تہہ انسان کے نازک اعضاء کے لئے پینکٹ میٹرل اور شاک آبزور کے کام کرنے کے ساتھ ساتھ انسولیٹر کے فرائض بھی سرانجام دیتی ہے۔

ڈارون کا نظریہ ارتقاء اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت

آپ نے جلد کی اقسام اور اس میں موجود اللہ تبارک و تعالیٰ کے معجزانہ نظام کی کچھ تفصیل پڑھی اور اگر اس پر مزید تحقیقات کی جائیں تو اس سے لاکھوں گنا زیادہ معلومات مل سکتی ہیں چاہیے تو یہ کہ ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کے بنائے ہوئے اس معجزانہ قدرتی نظام پر غور کریں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت اور یقین کو دلوں میں بٹھائیں، لیکن آج کل عمومی طور پر سارے جہاں کی چیزوں کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم قدرتوں کو ارتقاء سے جوڑ دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ سب کچھ ارتقاء کی وجہ سے ہوا یعنی سالوں اور صدیوں کے گزر جانیکے بعد ہر چیز میں خود بخود دکھا رہا ہے اور ہر چیز کا ایسا پیچیدہ اور عجیب و غریب نظام جس کو انسان سمجھنے سے قاصر ہے وہ خود بخود بنتا چلا جا رہا ہے، ڈارون کا نظریہ ارتقاء بالکل غلط نظریہ ہے جو اللہ کے وجود، عظمت و قدرت کے انکار پر مبنی ہے اور افسوس یہ ہے کہ کروڑوں مسلمان اب بھی اس نظریے کے قائل ہیں۔

کیا دنیا کی چھوٹی چیز خود بخود بن سکتی ہے

ذرا سوچیں؟ کائنات کی ہر چیز اس ترتیب پر قائم ہے اگر ان چیزوں کی کوئی دیکھ بھال کرنے والا نہ ہو جو ہمہ وقت انتہائی مستعدی کے ساتھ ان چیزوں کا خیال رکھے تو چند سالوں میں یہ چیزیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیں ان کا حسن مانند پڑ جاتا ہے ان کے

سٹم خراب ہو جاتے ہیں اگر ایک باغ کو چھوڑ دیا جائے تو چند سالوں بعد اس کا حسن ماند پڑ جائے گا اور پیداوار ختم ہو جائے گی اگر دنیا کی اچھی سی اچھی مشینوں اور گاڑیوں، کارخانوں، گھروں عمارتوں کو کچھ سالوں کے لئے چھوڑ دیا جائے اور ان کی دیکھ بھال نہ کی جائے یہ سب چیزیں خراب ہو جائیں گی۔ جب کائنات کی ہر چیز دیکھ بھال کئے بغیر اپنی خوبصورتی اور افادیت کو کھودیتی ہے تو کائنات کی ہر چیز میں حسن اور خوبصورتی اور عجیب و غریب نظام کیسے ہمہ وقت قائم ہے۔ اگر قرآن و حدیث کی لاکھوں نصوص نہ بھی ہوں تب بھی کائنات کی ہر ہر چیز کا حسن اس میں موجود لاکھوں کروڑوں پیچیدہ معجزانہ نظام پکار پکار کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت، قدرت کی گواہی دے رہے ہیں۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ یوں کہا جائے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہر چیز کے اندر خود بخود حسن، خوبصورتی اور پیچیدہ نظام آگے بڑھتا چلا گیا۔

ذرا غور کریں؟ اگر کوئی یوں کہے جائے کہ ایک صدی کے اندر جہازوں کا سٹم خود بخود ارتقا کے منازل طے کرتا ہوا موجودہ عروج پر پہنچ گیا یا یوں کہا جائے کمپیوٹر کا عجیب و غریب نظام ۵۰ سال کے اندر خود بخود بغیر بنانے والے کے ارتقا کی منازل طے کرتا ہوا پیپٹیم ون، پیپٹیم ٹو، اور پیپٹیم تھری اور پیپٹیم فور کی ترتیب پاتا چلا گیا یا یوں کہے کہ فلاں فلاں علاقے جہاں آج سے پچاس سال پہلے بستیاں تھیں کچے گھر تھے وہ ۵۰ سال ارتقا کے منازل طے کر کے کوٹھیوں میں تبدیل ہو گئے تو ان سب باتوں کو ہر عقل جھٹلائے گی حالانکہ ان سب چیزوں کا نظام اتنا پیچیدہ نہیں کہ جتنا پیچیدہ نظام ہر جاندار اور حیوانات نباتات پھل سبزیاں درخت، چاند، ستارے زمین، پانی، ہوا کہکشاں کا ہے۔

آنکھیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانیاں

قرآن مجید میں ارشاد باری ہے۔ اَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ

ترجمہ:- کیا ہم نے انسان کو دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں عطا کئے۔
 آنکھیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانی ہیں آنکھیں چہرے کے حسن
 میں اضافہ کرتی ہیں آنکھیں لاکھوں نعمتوں کے حصول کا ذریعہ ہیں آنکھوں کا سائز بہت ہی
 مختصر لیکن آنکھوں کے اندر ایک عجیب و غریب نظام کار فرما ہے آنکھوں میں چھبیس کروڑ راڈ
 نما خلیے ہیں آنکھیں بیرونی دنیا سے بیک وقت لاکھوں پیغامات وصول کر کے دماغ تک
 پہنچاتی رہتی ہیں اور دماغ ان سب کی فائلیں بنانا کر محفوظ کرتا رہتا ہے آنکھیں لاکھوں عجیب
 و غریب نظاروں، چیزوں، شکلوں، پھولوں، سبزیوں، چہروں، جانوروں، پہاڑوں،
 سبزہ زاروں، باغوں، سمندروں بادلوں، غرض ہر چیز کی تصویر بنا کر ان کی تصویریں دماغ کی
 طرف بھیجتی ہیں اور دماغ ان لاکھوں تصویروں کی فائلیں بغیر کسی قسم کی کوتاہی کے بنانا کر
 اپنے اندر محفوظ کر لیتا ہے اور ضرورت پڑنے پر ان چیزوں کی فائلیں بہت ہی عجیب و غریب
 سرعت کے ساتھ کھول کر انسان کو پیش کر دیتا ہے انسان اپنی زندگی میں جو بھی کھریوں
 معلومات حاصل کرتا ہے ان میں سے اسی فیصد معلومات آنکھیں ہی جمع کرتی ہیں سائنس
 دان کہتے ہیں کہ دنیا کے اعلیٰ سے اعلیٰ، جدید ترین مہنگے کمرے اور انسانی آنکھ میں وہی فرق
 ہے جو ایک چراغ اور سورج کے درمیان ہو سکتا ہے۔ آنکھیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی
 قدرت، عظمت، کاریگری کا شاہکار ہیں اور اللہ تبارک تعالیٰ کا ایک روشن معجزہ اور عظیم
 تحفہ ہے۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ O

آنکھوں کو شمع دانوں میں سجایا

اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت سے آنکھوں کے لیے بہترین مقام تخلیق
 فرمایا پیشانی کے نیچے رخساروں کے اوپر مضبوط ہڈیوں سے دو شمع دان بنائے دونوں آنکھوں

کوان دو شمع دانوں میں سجا دیا آنکھوں کی حفاظت کے لیے اوپر پلکیں بنا دی اور ان کے اوپر حسین اور خوبصورت گھنے بال لگا دیئے جو انسانی حسن میں کئی گنا اضافہ کرتے ہیں۔

اللہ تبارک تعالیٰ کی عظیم قدرت پر غور فرمائیں آنکھیں بہت ہی نرم و نازک ہیں دنیا کے نرم سے نرم کپڑے سے بھی اگر آنکھوں کی صفائی کی جائے تو آنکھوں میں خراشیں پڑ جائیں گی اللہ تبارک تعالیٰ نے عظیم احسان فرمایا کہ اپنی قدرت سے آنکھوں کی صفائی کا ایک عجیب و غریب خود کار سسٹم بنا دیا جس کے ذریعے آنکھوں کی صفائی ہمہ وقت ہوتی رہتی ہے صفائی کے لیے آنکھوں میں ایک خاص قسم کا نمکین پانی رکھ دیا جو جراثیم کش ہے کہ آنے والے لاکھوں جراثیم کو ختم کرتا رہتا ہے اور اس کے ساتھ یہ پانی پلکوں کے ساتھ ملکر صفائی کرتا رہتا ہے اگر یہ استعمال شدہ پانی آنکھوں سے باہر گرتا تو باہر والے جسم کو نقصان پہنچاتا اس لیے اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت سے دو انتہائی باریک نالیاں آنکھوں سے ناک کی طرف بنا دیں جن کے ذریعے مستعمل پانی ناک کی طرف چلا جاتا ہے اور ہوا کے ذریعے خشک ہو جاتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت سے آنکھوں کو یہ صلاحیت عطا کی ہے کہ یہ خود کار سسٹم کے ذریعے قریب، دور، روشنی، اندھیرے، دائیں، بائیں ساری ہی ترتیبوں میں بڑی تیزی کے ساتھ اپنی ترتیب کو بدلتی ہیں کبھی آنکھ کی پتلی پھیل جاتی ہے تو کبھی سکڑ جاتی ہے آنکھ کا قرنیہ یعنی نیم بیضوی کور، روشنی کی موجوں کو مخصوص زاویوں اور ایک خاص انداز سے ترتیب دے کر آنکھ کی پتلی تک پہنچاتا ہے آنکھ کی پتلی مختلف چیزوں کی تصویروں کو اور روشنی کی موجوں کو آنکھ کے پیچھے عدسے یعنی لینز تک پہنچاتی ہے عدسہ ان لہروں کو ایک حسین انداز میں مرتب کر کے اپنے پیچھے آنکھ کے پردے پر جس کو انگریزی میں

ریٹنا (Retina) کہتے ہیں اس کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔

آنکھ کا پردہ اور تیرہ کروڑ خلیے

آنکھ کا پردہ یعنی ریٹنا اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کا شاہکار ہے اس کا سائز ایک سکوائر انچ سے بھی کم ہے لیکن اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے وہ عجیب و غریب وسعت اور عجائبات رکھیں ہیں جو اللہ تبارک و تعالیٰ کا عظیم معجزہ ہیں۔

اس چھوٹے سے پردے یعنی ریٹنا جو پیاز کی شکل کا ہوتا ہے اس میں روشنی کے پیغامات کو محسوس کرنے والے تیرہ کروڑ ستر لاکھ خلیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے رکھے ہیں ان میں تیرہ کروڑ راڈ نما خلیے سفید اور سیاہ رنگوں سے منعکس ہونے والی روشنی کے لئے مخصوص ہے جبکہ ستر لاکھ کون نما خلیے تین بنیادی رنگوں، نیلا، پیلا، سرخ اور ان کے امتزاج سے بننے والے لاکھوں کروڑوں رنگوں سے منعکس ہونے والی روشنی کو منعکس کرتے ہیں راڈ نما خلیے ہوں یا کون نما خلیے دونوں ہی اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت و عظمت اور کبریائی کا شاہکار ہیں۔

اس کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آنکھوں کو مختلف جھلیوں میں محفوظ کر دیا ہے بعض جھلیوں کے ذریعے خون کی سپلائی بال سے زیادہ باریک رگوں کے ذریعے آنکھوں کو حاصل ہوتی ہیں اور بعض جھلیوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے مختلف پٹھے رکھے ہیں آنکھ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بہت ہی نرم و نازک پٹھے رکھے ہیں جو ہمارے تصور سے بھی زیادہ باریک اور نازک ہیں لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے جسم کے تمام پٹھوں سے کہیں زیادہ مضبوط پٹھے آنکھوں کے بنائے ہیں اس بات کا اندازہ اس طرح کریں کہ ایک دن میں انسانی آنکھ دن میں کم از کم ایک لاکھ مرتبہ سکرتی یا پھیلتی ہے تاکہ انسان قریب اور دور اور روشنی، اندھیرے میں چیزوں کو صحیح طور پر دیکھ سکے۔ تو غور کریں کہ آنکھیں پورے سال یا پوری

زندگی میں کتنی مرتبہ سگریٹی یا پھیلتی ہوں گی۔

آنکھوں کی رطوبت اور آنسو

آنکھوں کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظمت اور قدرت سے غدود (Glands) رکھے ہیں جو انتہائی صاف شفاف اور پاکیزہ جراثیم کش نایاب پانی و رطوبت تیار کرتے ہیں جو رطوبت انسانی آنکھ کی شدید ضرورت ہے اگر خدا نخواستہ یہ غدود رطوبت پیدا کرنا بند کر دیں تو انسانی آنکھیں خشک ہو جائیں اور انسان سخت تکلیف میں مبتلا ہو جائے اس کے ساتھ یہ رطوبت ہمہ وقت آنکھوں کی صفائی کے لئے کام آتی ہے آپ نے اپنا چشمہ یا گاڑی کا شیشہ صاف کرنا ہو تو پانی وغیرہ کی ضرورت پیش آتی ہے ایسے ہی اللہ تبارک و تعالیٰ نے آنکھوں کی صفائی کے لئے آنکھوں میں خاص قسم کے غدود رکھے ہیں جو غدود ایک بہت ہی نایاب پاکیزہ پانی تیار کرتے ہیں اور آنکھوں کو ہمہ وقت تر رکھتے ہیں اور اس ہی پانی کے ذریعے بلیکس ہرمنٹ میں کئی مرتبہ پلک چھپکنے کیساتھ آنکھوں کی صفائی کرتی رہتی ہیں پھر یہ استعمال شدہ پانی دوا انتہائی باریک نالیوں کے ذریعے ناک کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور ناک میں جا کر یہ پانی ہوا کے ذریعے خشک ہو جاتا ہے اور انسان میں خوشی، غمی اور ندامت کے جب مختلف جذبات دلوں میں موجزن ہوتے ہیں تو آنکھوں میں آنسوؤں کی شکل میں ان جذبات کا اظہار ہوتا ہے یہ آنسو بہت ہی فائدہ مند ہوتے ہیں اور ان کا سرچشمہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان غدود ہی کو بنایا۔

آنکھوں کا جراثیم کش پانی

آنسو اور آنکھوں کی رطوبت اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا عظیم شاہکار اور اس کی عظیم نعمت ہے سارا جہاں ایسا پانی پیدا کرنے سے قاصر ہے جو نرم و نازک

آنکھوں کی صفائی میں کام دے سکے ہوا میں تیرتے ہوئے لاتعداد وائرس بیکٹیریا ز جو انسان کی آنکھوں پر حملہ آور ہوتے رہتے ہیں اگر اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی عظیم قدرت سے آنکھوں کا جراثیم کش پانی نہ بناتے تو یہ کھربوں بیکٹیریا ز اور وائرس جو ہوا میں ہر وقت تیرتے رہتے ہیں یہ آنکھوں پر حملہ آور ہو کر آنکھوں کی روشنی کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیتے لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ کی بے عیب ذات نے ہر چیز کو بے عیب پیدا کیا تو ایسے ہی آنکھوں کی تخلیق میں کوئی عیب نہیں چھوڑا اور آنکھوں کی تمام ضروریات کا خیال کر کے آنکھوں کو تخلیق کیا۔

آنسو اور جذبات کا اظہار

آنسو اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں جو انسان کے لئے مختلف جذبات کے اظہار میں بڑے ہی معاون ثابت ہوتے ہیں یہی آنسو غم کو ہلکا کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں جب انسان کے دل پر دکھوں، تکلیفوں اور پریشانیوں کا بوجھ ناقابل برداشت ہونے لگتا ہے تو اس وقت یہی آنسو خوب بہتے ہیں اور دل کا سارا بوجھ آنسوؤں کے ذریعے نکل جاتا ہے بعض لوگ اپنے عزیز واقارب کو پریشانیوں میں رونے نہیں دیتے حالانکہ یہ طریقہ نقصان دہ ہے ہاں ہم ایسے کام تو نہ کریں جس کی وجہ سے دوسروں کو رونا پڑے لیکن اگر بہت ساری وجوہات کی بنا پر کسی کا رونے کا دل چاہ رہا ہے تو اس کو کچھ دیر کے لئے خاموشی سے رونے دینا چاہیے اس لئے کہ دل کا بہت سا رنج ان آنسوؤں کے ذریعے باہر نکل جاتا ہے ایسے ہی آنسوؤں کے ذریعے انسان مختلف جذبات کا اظہار کرتا ہے اور بہت ساری وہ باتیں جسے دوسروں سے دلائل کے ذریعے نہیں منوایا جاسکتا انہیں آنسوؤں کے ذریعے انسان بہت جلدی منوالیتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کو گناہ گاروں کی آنکھوں سے نکلنے والے ندامت کے آنسو بہت

ہی پیارے لگتے ہیں گناہ گاروں کے لئے یہ آنسو وہ عظیم تحفہ ہیں جن کو ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور پیش کر کے ہم اپنے بڑے سے بڑے گناہ معاف کروا سکتے ہیں بڑی سے بڑی مشکل حل کروا سکتے ہیں اور یہی آنسوؤں کے تحفہ تہجد میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے پیش کر کے بہت بڑے درجات حاصل کر سکتے ہیں۔

سارا جہاں ایک آنکھ نہیں بنا سکتا

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ تم میری بناوٹ اور کاری گری میں کوئی کمی نہیں پاؤ گے ساری دنیا کے آنکھوں کے ماہر ڈاکٹر جمع ہو جائیں اور کئی سال اس پر تحقیق کریں کہ آنکھ کی تخلیق میں مجموعی اعتبار سے کون سی کمی چھوڑی ہے جس کی ضرورت تو تھی لیکن اس ضرورت کو مد نظر نہیں رکھا گیا کئی سال کی تحقیق اور جستجو کے بعد سارے ڈاکٹر یہ کہہ اٹھیں گے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کوئی ذرہ برابر بھی کمی آنکھوں کی تخلیق میں نہیں چھوڑی پھر اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت اور قدرت پر غور کیجئے کہ سارا جہاں مل جائے ایک آنکھ نہیں بنا سکتا اللہ تبارک و تعالیٰ اکیلے بغیر کسی کے تعاون لئے ہوئے اور بغیر کسی کے مشورے کے یومیہ ملیوں کھرب لاکھوں قسم کی آنکھیں مختلف مخلوقات کو عطا فرما رہے ہیں اور پھر ہر مخلوق کو اس کی ساری ضرورت کا خیال کر کے مختلف ساز و سازوں، مختلف کیفیتوں اور مختلف رنگوں والی انتہائی خوبصورت، حسین، بے عیب آنکھیں عطا فرما رہے ہیں ساری دنیا کے منگے سے منگے کیمرے حقیقی آنکھوں کے سامنے ایک کھلونے کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے ایسے عظیم قدرت اور شان والے رب سے رشتہ جوڑیئے اور آنکھوں سے حرام چیزوں کے دیکھنے کے بجائے کھربوں حلال چیزوں کو دیکھیں اور عبرت کی نظر سے دیکھیں اللہ والوں کو دنیا میں ہر چیز میں اللہ کی ذات نظر آتی ہے کاش کہ ہم اپنی نظروں کو اس سوچ کے

ساتھ دنیا میں استعمال کریں۔

عجیب و غریب آنکھیں

ذرا غور کریں؟ کہ بعض آنکھیں رات کے اندھیروں میں اور زمین کی گہرائیوں میں آرام سے دیکھ سکتی ہیں بعض آنکھیں ہزاروں فٹ کی بلندی سے اپنے شکار کو زمین پر دیکھ لیتی ہیں بعض آنکھیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بہت بڑی بنائیں ہیں ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں کھانا پینا سب کچھ ختم ہو گیا اور کافی دن کی بھوک کے بعد ساحل سمندر پر ایک بہت بڑی مچھلی ملی جس کی آنکھیں اتنی بڑی تھیں جس میں آدمی بیٹھ سکتا تھا اور اس کی آنکھوں سے ہم بالٹیوں کے ذریعے چربی نکالتے تھے اور بعض آنکھیں اتنی چھوٹی بنائی کہ انسان کی آنکھیں ان آنکھوں کو دیکھ بھی نہیں سکتیں ان کو ایک طاقتور خوربین سے دیکھا جاسکتا ہے بعض جانوروں کو ایسی آنکھیں عطا کی گئی ہیں جن کا پورا ڈھیلہ حرکت کرتا ہے اور آنکھیں اپنے سامنے کے ساتھ ساتھ پیچھے بھی دیکھ لیتی ہیں اونٹ کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے خاص قسم کی آنکھیں عطا فرمائی ہیں جس میں اضافی طور پر پوٹے رکھے گئے جو تیز ہواؤں میں اٹھنے والے ریت کے ذرات سے آنکھوں کو محفوظ رکھتے ہیں بعض آنکھیں ایسی بنائی جو پانی کے اندر بھی کام کر سکیں ہد کو ایسی آنکھیں عطا فرمائی جو زمین کی گہرائیوں میں پانی کو دیکھ لیتی ہیں یہ سب کچھ اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت و عظمت اور کبریائی کا شاہکار ہیں کاش کے ہم غور کرنے والے بن جائیں۔

کان اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَلَا بَصَارًا وَلَا فِئِدَةً

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

آپ ﷺ فرمادیجئے اللہ تبارک و تعالیٰ ہی ہیں جس نے تمہیں پیدا کیا اور بنا دیئے تمہارے لئے کان، آنکھیں اور دل تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

کان اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانی ہے سارا جہاں مل جائے سارے جہاں کے بڑے بڑے ماہرین فن مل جائیں تو ایک قسم کا کان بھی نہیں بنا سکتے جبکہ اللہ تعالیٰ اکیلے بغیر کسی کے مشورے اور تعاون کے یومیہ پیدا ہونے والی کھربوں مخلوقات کو مختلف ڈیزائنوں، مختلف جموں، مختلف کیفیتوں، والے کان بڑے حسین، خوبصورت انداز میں اپنے اپنے مقام پر فٹ کر کے عطا فرما رہے ہیں۔

انسانی کان کے تین حصے ہیں

1۔ بیرونی کان

جو ایک کرکری ہڈی کا بنا ہوا ہے یہ آوازوں کے لئے اینٹینے کا کام دیتا ہے آوازوں کو مجتمع کر کے اندرونی کان کی طرف بھیجتا ہے اس کے ساتھ یہ بیرونی کان انسان کے حسن میں بھی اضافہ کرتا ہے مستورات قسم قسم کی بالیاں پہن کر اپنے حسن میں اضافہ کر لیتی ہیں اور عینک پہننے والوں کو بھی ان کانوں سے بہت سہارا ملتا ہے اس کے علاوہ بھی یہ ظاہری کان بہت فائدے رکھتے ہیں۔

2۔ وسطی کان اور چار ہزار پلانٹس

وسطی کان ایک خوبصورت نالی ہے جس میں بالوں کا ایک جنگل آباد ہے جو جراثیم اور بیکٹیریا کو اندر جانے سے روکتا ہے اور کان کے اسی حصے میں چار ہزار پلانٹس پہلے قسم کا گوند تیار کرتے ہیں جو جراثیم وغیرہ اپنے ساتھ چپکا کر ہلاک کر دیتا ہے اور سوتے وقت سینکڑوں کیڑے مکوڑوں کو اندر جانے سے روکتا ہے۔

3۔ اندرونی کان اور آواز کا سفر

اندرونی کان میں کان کا پردہ ہے جو ایک سخت مضبوطی ہوئی باریک جھلی سے بنا ہوا ہے کسی ڈھول کے منہ پر چڑھی ہوئی جھلی کی مانند، اسی پردے سے سماعت کا آغاز ہوتا ہے آواز، ہوا، پانی، اور دیگر چیزوں پر سفر کرتے ہوئے کان کے قریب پہنچتی ہے تو بیرونی کان کا اینٹینا آواز کی لہروں کو وسطی کان کی طرف منتقل کرتا ہے وسطی کان میں اس آواز کی لہروں میں جو جراثیم اور گرد و غبار وغیرہ ہوتے ہیں ان کو بالوں اور گوند کے ذریعے روک دیا جاتا ہے اور باقی آواز کی لہروں کو کان کے پردے کی طرف منتقل کر دیا جاتا ہے۔

لاکھوں اعصابی خلیے اور تیس ہزار سرکٹ

کان کے پردے کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے انتہا درجے کا حساس بنایا ہے تاکہ وہ ہلکی سی سرگوشی اور گونج کو محسوس کر سکے کان کے حساس پردے پر سنٹی میٹر کے اربویں حصے کے برابر بھی حرکت ہو تو کان سے لیکر دماغ کے مخصوص حصوں تک عمل اور رد عمل کا ایک طویل عجیب و غریب سلسلہ شروع ہو جاتا ہے بالآخر ہوا کی دوش پر آواز کی ننھی سی لہر ایک بامعنی لفظ، ایک اہم اطلاع بن جاتی ہے اندرونی کان میں تین ننھی ننھی ہڈیاں نصب ہیں ایک ہڈی بالکل ہتھوڑی کی شکل کی دوسری ہڈی انگریزی حرف u کی شکل کی، تیسری لوہار کے اس اوزار کی مانند ہوتی ہے جس پر وہ کسی چیز کو رکھ کر ہتھوڑی سے ضرب لگاتا ہے۔

آواز کی لہریں جب کان کے پردے سے ٹکراتی ہیں تو ان میں سے بعض ہڈیاں آواز کو بائیس (۲۲) گنا تیز کر کے آگے منتقل کر دیتی ہیں اندرونی کان میں لاکھوں بال نما اعصابی خلیے ہیں جو انتہائی باریک ہیں جن کو طاقت والے مائیکروسکوپ کے بغیر دیکھنا ممکن

نہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان لاکھوں خلیوں میں سے ہر خلیے کو آواز کی علیحدہ لہر یعنی ارتعاش کے لئے مخصوص کر دیا ہے خلیوں کی یہ خفیف اور کمزوری حرکت ایک برقی رو پیدا کر دیتی ہے جو انتہائی برق رفتاری کے ساتھ آگے سفر کرتی ہے جہاں تیس ہزار ایکٹرٹیکل سرکٹ پنسل کے سکے جتنی جگہ پر کام کر رہے ہیں یہ سرکٹ آواز کی برقی رو کو دماغ کے اس مخصوص حصے کی طرف منتقل کر دیتے ہیں جو صرف سننے ہی کے لئے مخصوص ہیں۔

برقی سگنلز

جب تیس ہزار سرکٹ آواز کو برقی رو کے ذریعے دماغ کو منتقل کر دیتے ہیں تو اب دماغ کی یہ ذمہ داری ہے کہ بیک وقت موصول ہونے والی ہزاروں لاکھوں آواز کی لہروں کے برقی سیگنلز کو وصول کر کے الگ الگ کرے پھر ان آوازوں سے متعلق پہلے سے دماغ میں ریکارڈ شدہ کروڑوں معلومات پر غور کر کے نئی حاصل ہونے والی آواز کو ان معلومات کے ساتھ ملائے اور یہ فیصلہ کرے یہ آواز کس چیز کی ہے مثلاً پرندے کی ہے یا درندے کی یا عزیز واقارب میں سے کس کی آواز ہے۔ مثلاً والدہ نے آواز دی کہ طلحہ بیٹے! گھر کے اندر آؤ آواز کی لہریں ایک طویل مرحلوں کو طے کرتی ہوئی جب دماغ میں پہنچی اب یہ فیصلہ دماغ نے کرنا ہے کہ طلحہ کو آواز کس نے دی؟ اور اس نے کیا کہا؟ تو دماغ نے انتہائی سرعت کے ساتھ اپنے خلیوں میں موجود کروڑوں آوازوں سے موازنہ کر کے فوری فیصلہ کیا کہ یہ آواز والدہ کی ہے اس کے بعد فوری طور پر الفاظ کے ایک عظیم سمندر پر نظر ڈالی اور اس آنے والی آواز کہ گھر کے اندر آؤ کو پہلے سے موجود الفاظوں کے ایک طویل سمندر سے ملا کر یہ فیصلہ سنایا کہ اندر آنے کو کہا جا رہا ہے۔

کان اور حسین آوازیں

اگر کان کی عظیم نعمت نہ ہوتی تو دنیا کی حسین آوازوں، والدین کی شفقت بھری آوازیں معصوم بچوں کے تو تلی زبانوں سے نکلے ہوئے رسیلے بول، میاں بیوی کی خوش مسحور کن باتیں دوستوں کے میٹھے بول، پرندوں کی چہکار، پتوں کی سرسراہٹ، تلاوت قرآن کی روح پرور آواز، اساتذہ کے علمی جواہرات، حکومتوں کے فیصلے، بازاروں کی خرید و فروخت، پراثر تقاریر، نظمیں ان ساری نعمتوں سے ہم محروم ہوتے اور قید تنہائی کے شکار ہوتے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے کانوں کی عظیم نعمت عطا کر کے ہمیں تفریح کا ایک عظیم ذریعہ عطا کر دیا۔

دنیا کی مشینیں اور کانوں کا نظام

دنیا کی مختلف بڑی بڑی مشینیں جو مختلف مضبوط دھاتوں سے بنی ہوئی ہیں ان میں بار بار خرابی پیدا ہو جاتی ہے کبھی تاریں جل جاتی ہیں اور کبھی تاریں ہل جاتی ہیں تو کبھی پیچ ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ دنیا کی مضبوط سے مضبوط مشینیں چند سالوں میں کئی بار مرمت مانگتی ہیں یا ناکارہ ہی ہو جاتی ہیں

لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم قدرت پر غور کریں کہ کان کو اور کان کے اندر کے لاکھوں خلیے اور تیس ہزار سرکٹ چار ہزار گوند پیدا کرنے والے پلانٹس وغیرہ کس طرح بنائے کہ ساٹھ ستر سال تک بغیر کسی نقصان کے اور بغیر مرمت مانگے کام کرتے رہتے ہیں اور بیک وقت لاکھوں معلومات دماغ کو فراہم کرتے رہتے ہیں۔

ان فی ذالک لآیات لقوم یَشکُرُونَ

ناک اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی

سارے جہاں والے مل جائیں سارے جہاں کے ناک کے ماہر ڈاکٹر جمع ہو جائیں اور ناک کے سسٹم پر کئی سال غور کریں اور تحقیق کریں یہ سب مل کر نہ تو ناک بنا سکتے ہیں نہ ناک کے سسٹم میں کوئی عیب اور نقص نکال سکتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت اور عظمت پر غور کریں کہ اس نے اکیلے بغیر کسی کے تعاون کے بغیر کسی کے مشورے کے کروڑوں قسم کے مختلف ساز و سازوں، مختلف ڈیزائنوں، مختلف کیفیتوں والے، ناک بنائے اور یومیہ پیدا ہونے والی کھربوں مخلوقات کو اپنی قدرت سے اپنے مقام پر حسین اور خوبصورت انداز میں ناک کی نعمت فٹ کر کے دے رہے ہیں۔

انسانی ناک اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا شاہکار ہے ناک کا بیرونی خوبصورت حصہ انسان کے حسن میں کئی گناہ اضافہ کرتا ہے اور ناک کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت کی عظیم نشانیاں رکھ دی ہیں اگر انسان کچھ وقت نکال کر ناک کے سسٹم پر غور کر لے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کا دل سے معترف ہو جائے۔

مختلف چیزوں کو پہچاننے کی بے مثال مشین

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت اور عظمت سے انسانوں، جانوروں وغیرہ کو ناک کی نعمت سے نوازا ہے ناک کے ذریعے انسان اور جانور وغیرہ اپنی غذا کو چیک کرتے ہیں اگر غذا خراب ہو یا سڑ چکی ہو یا ان کے لئے نقصان دہ ہو تو انسان جانور وغیرہ اسے استعمال نہیں کرتے بہت ساری مخلوق ناک کے ذریعے اپنی غذا تلاش کرتی ہے بعض اوقات زمین یا برف کے اندر سے موجود غذا کو سونگھ کر پہچانتے ہیں اور اسے نکال لیتے ہیں بعض جانور خوشبو سونگھ کر اپنے راستے کا پتہ چلا لیتے ہیں جس راستے سے وہ آئے ہوتے ہیں اس

میں ایک خوشبو بس جاتی ہے اسی خوشبو کو سونگھ کر وہ طویل سفر کر کے واپس پہنچ جاتے ہیں۔ بہت سے جانور اپنے بچوں کو ان کی خوشبو کے ذریعے پہچان لیتے ہیں جب ان کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو ان کی خوشبو سونگھ لیتے ہیں پھر سینکڑوں بچوں میں اپنے بچے کی خوشبو سونگھ کر پہچان لیتے ہیں بعض جانوروں کی خوشبو سونگھنے کی حس بہت زیادہ تیز ہوتی ہے وہ مجرم وغیرہ کے کپڑے سونگھ کر اس تک پہنچ جاتے ہیں جیسے کتا وغیرہ چیونٹی کو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے بہت تیز حس دی ہے کہ وہ بہت دور مری ہوئی کسی چیز کی خوشبو پا لیتی ہے اور اسی طرح دیگر اشیاء کی خوشبو دور سے محسوس کر لیتی ہے اور تھوڑی دیر کے اندر چیونٹیوں کا ایک پورا لشکر وہاں پہنچ چکا ہوتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ساری مخلوق کو ناک سے خوشبو سونگھنے کی صلاحیت دے کر ایک عظیم احسان فرمایا اور ناک کی نعمت کے ذریعے لاکھوں ملیوں کھرب مخلوقات لاکھوں قسم کے فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ ان فی ذلک لآیات لقوم یعقلون

ناک تفریح کا ایک عظیم ذریعہ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو تفریح کے لاکھوں ذرائع دیئے ہیں ان میں سے ایک ناک بھی ہے انسان ہزاروں قسم کی ہزاروں خوشبوؤں سے فرحت و لذت محسوس کرتا ہے پھولوں کی خوشبو، کئی قسم کے عطروں کی خوشبو، اور قسم قسم کھانوں کی خوشبو سے انسان انجوائے کرتا ہے اور فرحت محسوس کرتا ہے کھانے پینے کے سارے مزے ناک ہی کی وجہ سے حاصل ہوتے ہیں مزے دار کھانے کی خوشبو ناک کے ذریعے دماغ تک پہنچتی ہے تو دماغ رطوبتیں پیدا کرنے والے غدود کو فوری پیغام دیتا ہے کہ کھانا نگلنے اور ہاضمہ میں مدد دینے والی رطوبات کی پیداوار کو تیز کر دیا جائے چند سیکنڈوں کے اندر یہ رطوبتیں انسان کے منہ، زبان، گلے اور معدہ تک پھیل جاتی ہیں اور یہی رطوبتیں بڑی

سرعت کے ساتھ زبان کو دھوتی ہیں جن کی وجہ سے زبان پر موجود ذائقوں کو محسوس کرنے والے دس ہزار ابھاروں کی حساسیت تیز ہو جاتی ہے اس سارے عمل سے کھانے کی طلب شدید ہو جاتی ہے اور کھانا کھانے کا عمل انسان کے لئے ایک پر لطف کام بن جاتا ہے اگر خدا نخواستہ نزلہ یا بخار کی وجہ سے انسان میں خوشبو سونگھنے کی صلاحیت کم ہو جائے یا ختم ہو جائے تو کھانا بے مزہ ہو جاتا ہے اور کھانا کھانے کو انسان کا دل نہیں چاہتا۔

ناک آواز میں حسن پیدا کرتا ہے

ناک میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بہت سارے فوائد رکھے ہیں ایک عظیم فائدہ یہ بھی ہے کہ ناک انسان کی آواز میں حسن اور خوبصورتی کو پیدا کرتا ہے آپ کوئی نظم کو ترنم سے ذرا پڑھیں اور اس کے بعد آپ اپنے دونوں نھتوں کو اپنی چٹکی میں بند کر دیں اور پھر نظم وغیرہ کو پڑھیں تو آپ کو اپنی آواز ایک مضحکہ خیز معلوم ہوگی تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے عظیم احسان فرمایا کہ ناک کے ذریعے انسانوں کی آوازوں کو حسن بخشا انسانوں کی ناک کے اندر آٹھ مخصوص ہڈیاں پائی جاتی ہیں جو اندر سے کھوکھلی ہیں یہ اور فوائد کے ساتھ انسانوں کی آوازوں کو سنوارتے ہیں۔

ناک کے ذریعے آکسیجن کی فراہمی

انسان کی زندگی کا دار و مدار سانس لینے پر ہے انسان زندگی بھر سانس لیتا رہتا ہے لیکن دنیا میں آکسیجن کی فراوانی اور جسم میں موجود نظام تنفس کے عجیب و غریب نظام سے بے خبر رہتا ہے اگر خدا نہ کرے سانس میں شدید تکلیف کی وجہ سے ہسپتال جا کر مصنوعی طریقہ پر سانس لینا پڑے تو انسان کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کا اندازہ ہو جائے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ماں کے پیٹ میں ہی سانس لینے کا ایک معجزانہ خود کار نظام بن مانگے

انسان کو مفت عطا فرما کر کتنا عظیم احسان فرمایا ہے۔

ناک کا انٹرکنڈیشن پلانٹ

یومیہ انسان پندرہ ہزار سے زائد مرتبہ سانس لیتا ہے اور 500 کیوبک فٹ ہوا یومیہ انسان کے اندر پہنچتی ہے اگر پھیپھڑوں میں یومیہ 500 کیوبک فٹ گرم ہوا یا ٹھنڈی ہوا داخل ہو تو لازمی طور پر سخت گرم ہوائیں یا سرد ہوائیں پھیپھڑوں کو متاثر کر سکتی ہیں ایسے ہی گرد و غبار کے بے شمار ذرات مختلف چیزوں کے دھوئیں اور جراثیم پھیپھڑوں میں داخل ہو کر نرم و نازک گوشت سے بنے ہوئے پھیپھڑوں کو تباہ کر سکتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت پر قربان جاؤں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ہر سٹم ایسا بنایا کہ اس میں عیب کو تلاش نہیں کیا جاسکتا ہر مسئلے کا حل اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پہلے سے رکھ دیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے پھیپھڑوں کو نقصانات سے بچانے کے لئے عجیب و غریب سٹم ناک میں رکھ دیئے ناک میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بے شمار بال پیدا کئے جو ہوا کو صاف کرتے ہیں ہوا میں موجود گرد و غبار دھوئیں کے اجزاء وائرس وغیرہ کو ناک میں موجود بالوں کا جنگل پار نہیں ہونے دیتا اس کے آگے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مختلف غدود پیدا کئے ہیں جو ان سب نقصان دہ چیزوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے ہیں اور آگے جانے نہیں دیتے اور وائرس وغیرہ کو اپنے ساتھ چمٹا کر ہلاک کر دیتے ہیں۔

ہوا کو 80 فیصد مرطوب بنانے کی فیکٹری

انسانی پھیپھڑوں کو ہر وقت جو ہوا مطلوب ہوتی ہے وہ 75 سے 80 فیصد مرطوب اور 90 ڈگری فارن ہائیٹ کی گرم ہوا ہے اگر سخت سرد یا گرم ہوائیں پھیپھڑوں میں چلی جائیں تو کچھ دنوں میں ہی پھیپھڑے تباہ ہو جائیں اور انسان کی موت واقع ہو جائے تو

اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ناک کے اندر خاص قسم کے غدود رکھے ہیں جنہیں ایئر کنڈیشن پلانٹ بھی کہا جاسکتا ہے یہ ایئر کنڈیشن پلانٹ بغیر مرمت مانگے بغیر باہر سے بجلی کی سپلائی کے چوبیس گھنٹے آن رہتے ہیں ناک کا ایئر کنڈیشن پلانٹ چند اونس وزنی ہے لیکن کئی ٹن وزنی ایئر کنڈیشنروں سے زیادہ کام کرتا ہے اور بڑے سے بڑے قیمتی ایئر کنڈیشنروں سے کئی گنا زیادہ طویل عرصہ تک اعلیٰ ترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے یہ ایئر کنڈیشن پلانٹ گرمیوں میں ہوا کو ٹھنڈا اور مرطوب کر کے پھپھروں تک بھیجتے ہیں اور سردیوں میں ہوا کو گرم کر کے پھپھروں تک بھیجتے ہیں۔

ہوا کو صاف کرنے اور ایک خاص درجہ حرارت پر رکھنے کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ناک میں ایک اور سسٹم بھی رکھا ہے وہ یہ کہ ناک میں خاص قسم کی تین مخصوص ہڈیاں رکھی گئی ہیں یہ تینوں چھوٹی چھوٹی ہڈیاں ناک کی نتھنوں کی دیواروں سے منسلک ہیں ناک کے لئے یہ ریڈی ایٹر کا کام کرتی ہیں اور ہوا کو صاف اور خاص درجہ حرارت پر رکھتی ہیں۔ ان فی ذلک لآیات لقوم یعقلون ۝

نمی پیدا کرنے کی مشین

پھپھروں کے لئے مرطوب ہوا کو مہیا کرنا اور اس کو ترتیب دینا ایک خاصہ پیچیدہ عمل ہے یہ ناک کے نتھنوں میں بچھی ہوئی جھلی نمی اور رطوبت (جو ہوا کو مرطوب کرتے ہیں) تیار کرتی ہیں یہ جھلی یومیہ ایک چوتھائی گیلن کی مقدار میں نمی پیدا کرتی ہے۔

چھینک ایک عظیم نعمت

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت سے ہمارے جسم کا سسٹم ایسا بنا دیا ہے کہ اس میں ہر نقصان دہ چیزوں سے بچنے کے انتظامات موجود ہیں سانس لینا انسان کی اہم

ضرورت ہے لیکن ہواؤں میں کروڑوں وائرس اور بے شمار مٹی اور دھوئیں وغیرہ کے ذرات ہر وقت موجود رہتے ہیں اور سانس کے ساتھ یہ اندر جانے کی کوشش کرتے ہیں ان سب سے بچاؤ کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے سب سے پہلے تو ناک میں بالوں کا ایک جنگل رکھا ہے جس کی وجہ سے بیکٹیریا، وائرس، جراثیم، مٹی، اور دھوئیں کے ذرات وغیرہ بالوں کے جنگل میں پھنس جاتے ہیں جو ان میں سے آگے نکل جائیں تو آگے ناک کے اندر کی رطوبتیں ان بیکٹیریا وغیرہ کو اپنے ساتھ چپکا کر ختم کر دیتی ہیں بیش تر نقصان دہ بیکٹیریا وغیرہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت سے یہیں فنا ہو جاتے ہیں لیکن بعض زیادہ سخت جان یا جالاک قسم کے جراثیم ناک کے اندرونی حصوں میں داخل ہو جاتے ہیں تو دماغ فوراً اس پر ایکشن لیتا ہے اور ناک میں کھلی ہونے لگتی ہے پھر اچانک پھیپھڑوں میں زیادہ مقدار میں ہوا بھر جاتی ہے اور یہ ہوا تیز رفتار آندھی کی شکل اختیار کرتی ہوئی کئی سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ناک کے حساس علاقوں سے گزرتی ہوئی باہر نکلتی ہے اور ہر قسم کے خطرناک جراثیم کو باہر کی فضاء میں اڑا دیتی ہے اسی لئے ہمیں حکم ہے کہ ہم الحمد للہ کہیں اگر یہ بے شمار جراثیم، بیکٹیریا ناک کے ذریعے اندر داخل ہو جاتے تو تباہی مچا دیتے۔

لاکھوں تنکوں والے چھاڑو

ناک کے اندر جراثیم کو مارنے کے لئے رطوبت پیدا ہوتی ہے اس کے ساتھ لاکھوں جراثیم چپک کر ہلاک ہو جاتے ہیں اب اس رطوبت اور گندے جراثیم کو ٹھکانے لگانا ایک اہم کام ہے اگر ان کو ٹھکانے نہ لگایا جائے تو ناک کے اندر ایک بہت بڑی آلودگی پیدا ہو جائے اس کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت سے صفائی کا عجیب ترین مائیکرو اسکوپ نظام تخلیق کیا ہے وہ یہ کہ سیلیا نامی انتھک صفائی کرنے والے کارکن تیار کئے ہیں یہ بے حد ننھے ننھے بال ہیں جو لاکھوں تنکوں والی جادوئی جھاڑو کی طرح اس گندگی کو

سمیٹ کر ناک کے عقبی حصے کے راستے حلق میں گرا دیتے ہیں حلق کے ذریعے یہ گندگی معدے تک پہنچ جاتی ہے معدے میں موجود طاقتور تیزابی مادے اسے منٹوں میں ٹھکانے لگا دیتے ہیں سیلیا نامی یہ کارکن بوقت ضرورت ایک سیکنڈ میں دس مرتبہ حرکت کرتے ہیں اور گندگی کو حلق میں گرانے کے بعد دوبارہ واپس آ کر اپنی جگہوں پر پوزیشن سنبھال لیتے ہیں صفائی کا یہ عجیب و غریب نظام دن رات جاری رہتا ہے اور انسان کو اس کا پتہ بھی نہیں چلتا سخت سردیوں میں صفائی کا یہ نظام کبھی کبھی منجمد ہو جاتا ہے ایسے میں یہ گندی رطوبتیں حلق کی طرف جانے کے بجائے باہر کا رخ اختیار کر لیتی ہیں اور انسان کی ناک بہنے لگتی ہے۔

ناک اور ہزاروں خوشبوئیں

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت سے دنیا میں کھربوں عجیب و غریب نظام بنائے ہیں ہر نظام اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کی بڑی دلیل ہے ان نظاموں میں ساری مخلوقات کے ناکوں میں خوشبو وغیرہ سونگھنے کا ایک معجزانہ نظام بھی ہے سارا جہاں مل کر ایسا ایک نظام بھی بنانے سے عاجز ہے جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر مخلوقات کے لئے اس کی ضرورت کے مطابق لاکھوں قسم کی مختلف چیزوں کی خوشبو سونگھنے والے نظام بنا دیئے ایسے ہی ہر انسان کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے خوشبو سونگھنے کا یہ معجزانہ نظام بھی عطا فرمایا ہے انسان عام طور پر چار ہزار قسم کی خوشبوؤں کو الگ الگ پہچان سکتا ہے جبکہ بعض زیادہ حساس لوگ تقریباً دس ہزار خوشبوؤں کو پہچان لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بعض نابینا حضرات بہت ساری اشیاء کو صرف خوشبو سونگھ کر شناخت کر لیتے ہیں

خوشبو سونگھنے کے لئے کروڑوں اینٹینے

اللہ تبارک و تعالیٰ نے خوشبو سونگھنے کا ہر اسرار معجزانہ نظام انسانی ناک کے نتھنوں

کی چھت پر نصب کیا ہے اور یہ زردی مائل کتھی رنگ کی بہت ساری بافتیں اور ٹشو ہیں ان میں سے ہر ٹشو اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کا عظیم شاہکار اور انسان کے لئے عظیم تحفہ ہے ہر ایک ٹشو میں تقریباً ایک کروڑ خلیے پائے جاتے ہیں اور ہر خلیے میں چھ سے لیکر آٹھ تک ننھے ننھے نازک بال ہوتے ہیں جو خوشبو یا بدبو کی لہروں کو وصول کرنے والے اینٹینے کا کام کرتے ہیں ان اینٹیویوں کا تعلق براہ راست دماغ سے جڑا ہوا ہے یہ حساس اینٹینے خوشبو یا بدبو کو محسوس کرتے ہیں جس کی وجہ سے خلیوں میں ایک برقی رو پیدا ہوتی ہے جو دماغ تک سرایت کر جاتی ہے دماغ کے اندر خوشبوؤں سے متعلقہ شعبے ان برقی سگنل کو پڑھتا ہے اور دماغ میں پہلے سے موجود ہزاروں قسم کی اشیاء یعنی غذائیں، پھل، سبزیاں، مصالحے، پھول وغیرہ کی خوشبو سے موازنہ کرتا ہے اور انسان کو بتلاتا ہے کہ یہ خوشبو گلاب کی ہے یا جنہیلی کی پھل کی ہے یا سبزی کی۔

کائنات کی ہر چیز اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا عظیم شاہکار ہے ہمیں چاہئے کہ دنیا کے جھمیلوں سے وقت نکال کر ان چیزوں پر غور و فکر کیا کریں اس غور و فکر سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت کا یقین جب دلوں میں آئے گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی فرمانبرداری آسان ہو جائے گی اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔

زبان اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۝

ترجمہ: کیا ہم نے انسان کے لئے دو آنکھیں ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے۔

زبان اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے زبان کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے کئی بنیادی کام دیئے ہیں یعنی خوراک کو پلٹنا، نگلنا، باتیں کرنا، اور مختلف قسم

کی آوازیں نکالنا، اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی ان گنت نعمتوں سے لذتیں حاصل کرنا۔
 سارا جہاں مل جائے سارے جہاں کے زبان کے ماہرین ڈاکٹر جمع ہو جائیں تو
 ایک قسم کی زبان بھی تخلیق نہیں کر سکتے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت قدرت اور شان پر غور
 کریں اللہ تبارک و تعالیٰ اکیلے یومیہ ملینوں کھرب پیدا ہونے والی مخلوق کو کروڑوں قسم کی
 مختلف سازوں، مختلف کیفیتوں، مختلف بولیوں، مختلف قسم کی چیزوں سے لذت حاصل
 کرنے والی زبانیں عطا فرما رہے ہیں اور اسکے ساتھ بڑے ہی مضبوط انداز میں ہر مخلوق کو
 زبان اپنے مقام پر فٹ کر کے دے رہے ہیں۔

لاکھوں لذتوں کے لئے دس ہزار ابھار

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس زمین میں کروڑوں قسم کی غذائیں پیدا کیں ہیں اور ان
 میں کروڑوں قسم کی لذتیں رکھ دیں اور زبانوں میں لذت حاصل کرنے کی صلاحیت رکھ دی
 ذرا غور کریں اگر زبان میں لذتیں حاصل کرنے کی صلاحیت اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی عظمت
 سے نہ رکھتے تو زندگی کتنی بے مزہ اور پھیکی ہوتی اور کھانے کا عمل انسان کے لئے کتنا تکلیف
 دہ کام ہوتا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت سے زبان کے اندر پٹھوں اور نازک
 اعصاب کا ایک معجزانہ نظام ترتیب دیا ہے اور زبان کے اندر دس ہزار ننھے ننھے ابھار رکھے ہیں
 اور ایک ہفتے کے اندر ان ابھاروں کے خلیے تبدیل ہو کر نئے خلیوں میں بدل جاتے ہیں۔

اگر مائیکروسکوپ سے ان کو دیکھا جائے تو یہ گلاب کے گلابی شگوفوں کی طرح
 دکھائی دیتے ہیں ان دس ہزار ابھاروں کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ذائقوں کو حاصل
 کرنے کی اور شناخت کرنے کی صلاحیت رکھی ہے اس کے ساتھ زبان کے نیچے اور تالو کے
 اوپر بھی یہ حساس ابھار موجود ہیں جو ذائقے حاصل کرتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بن
 مانگے زبان کے اندر ذائقوں کو حاصل کرنے کی نعمت عطا فرمائی ہے اور یہ بھی غور فرمائیں

زبان کے اوپر یہ بہت ہی نرم و نازک ابھار 60، 70 سال تک کس احسن طریقے سے کام کرتے ہیں حالانکہ اتنا کام لوہے سے بنی ہوئی زبان بھی کرتی ہے تو اس کے ابھار گھس جاتے ہیں۔ لیکن ان نرم و نازک ابھاروں کے خلیے ہر مہینے بدل جاتے ہیں اور قائم رہتے ہیں۔

زبان کے عجیب و غریب کام

زبان اپنے حجم کے اعتبار سے بہت چھوٹی لیکن بے شمار عجیب و غریب خدمات انجام دیتی ہے غذا کو چبانے میں مدد فراہم کرتی ہے نوالے دانتوں تک پہنچاتی ہے تاکہ اسے پیسا جاسکے اور معدہ غذا کو آسانی سے ہضم کر سکے اگر زبان نہ ہوتی تو دانت غذا کے تمام اجزاء کو سمیٹ نہیں سکتے تھے پھر زبان ہی غذا کے ان ٹکڑوں کو جو دانتوں میں پھنس جاتے ہیں انہیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکال لیتی ہے پھر زبان ہی لعاب کے ذریعے منہ کے اندر اور ہونٹوں پر جو غذائی اجزاء یا چکنا چٹ وغیرہ رہ جاتی ہے ان سب کو صاف کر دیتی ہے زبان کی ایک اہم ذمہ داری غذا کو نگلنے میں مدد دینا ہے جب غذا دانتوں اور داڑھوں کے گرینڈرز میں پس جاتی ہے تو اس کو جمع کر کے غذا کی نالی کی طرف دھکیلنا زبان ہی کا کام ہے زبان کا اگلا حصہ غذا کو اٹھا کر تالو کی طرف لے جاتا ہے جبکہ زبان کا پچھلا حصہ نوالے کو غذا کی نالی کی جانب دھکیل دیتا ہے ظاہر یہ کام چھوٹا سا ہے لیکن حقیقت میں غذا کو اندر لے جانا ایک بہت ہی پیچیدہ عمل ہے لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے زبان کے اندر بے شمار اعصاب اور پٹھے وغیرہ رکھے ہیں جن کے ذریعے غذا کو نگلنے کا عمل مکمل ہوتا ہے پھر یہ بھی غور کریں سانس کی نالی اور غذا کی نالیاں ساتھ ساتھ ہیں لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ایک معجزانہ نظام بنایا ہے کہ غذا بغیر محنت غذا ہی کی نالی میں جا رہی ہے اور سانس، سانس ہی کی نالی میں اس

مقصد کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے حلق کے اندر ایک گوشت کا وال پیدا کیا ہے جسے جس کا کام یہ ہے کہ جب غذا اندر جانے لگے تو وہ اچانک سانس کی نالی کو بند کر دیتا ہے تاکہ غذا سانس کی نالی میں نہ جائے اور غذا کے گزرنے کے ساتھ ہی وہ بڑی سرعت کے ساتھ وہ وال کھل جاتا ہے اور یہ کام بڑی سرعت کے ساتھ سرانجام پاتا ہے کہ انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے زبان کو اپنی قدرت اور عظمت سے یہ صلاحیت عطا فرمائی ہے یہ کھانے اور بولنے کے دوران ایک وقت میں بہت سارے کام سرانجام دیتی ہے بولتی بھی ہے ذائقے بھی اخذ کرتی ہے آنے والی غذا کو داڑھوں کی طرف بھیجتی ہے گرینڈ شدہ غذا کو غذا کی نالی کی طرف بھیجتی ہے اور بتیس چھریوں کے درمیان ساٹھ، ستر سال تک عجیب و غریب معجزانہ کارنامے سرانجام دیتی ہے جس کا انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔

قسم قسم کی زبانیں اور لذتیں

اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرتوں اور نشانیوں پر غور و فکر کرنے کا معمول بنائیں اس سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت دلوں میں بیٹھے گی اللہ تبارک و تعالیٰ نے دنیا میں کروڑوں قسم کی مختلف زبانیں اپنی قدرت اور عظمت سے تخلیق فرمائی ہیں ہر زبان اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کا شاہکار ہے بعض زبانوں کو اس طرح تخلیق فرمایا کہ وہ زمین سے اگنے والی گھاس سبزہ اور چارہ سے لذت حاصل کر رہی ہیں بعض زبانیں کچے گوشت سے لذتیں حاصل کر رہی ہیں بعض زبانیں گندگی سے لذت حاصل کرتی ہیں بعض زبانیں بعض کڑوی چیزوں سے لذت حاصل کرتی ہیں جیسے کہ بعض پرندے ایسے پائے جاتے ہیں جو ایسے دانے کھاتے ہیں جو انتہائی کڑوے ہوتے ہیں لیکن وہ ان کو مزے لے لے کر کھاتے ہیں بعض زبانیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بہت مضبوط بنائی ہیں کہ وہ سخت سے سخت کانٹوں والی چیزوں کو بھی کھا جاتی ہیں مثلاً بعض جانور ثابت مچھلی کو کانٹوں سمیت کھا لیتے ہیں بعض مخلوق کو ایسی

زبانیں عطا فرمائی کہ جو شکار کا کام دیتی ہیں جو شکار کے قریب پہنچ کر اچانک زبان کو باہر نکال لیتے ہیں اور شکار کو زبان کے ساتھ چمٹا کر اپنے منہ میں ڈال دیتے ہیں بعض جانور گھاس وغیرہ زبان ہی کے ذریعہ جمع کر کے منہ کے اندر ڈال دیتے ہیں یہ سب کچھ اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت سے ممکن ہوا۔

زبان میں بولنے کی صلاحیت

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت سے کروڑوں قسم کی مختلف زبانیں پیدا فرمائی اور ہر زبان کو بولنے کی الگ الگ صلاحیت دے دی پرندوں پر غور کریں ہر پرندے کے الگ بول، الگ آواز ہے گھریلو پرندوں، پالتو جانوروں، اور دیگر جانوروں پر غور کریں تو ان کو الگ زبان الگ بول دیئے ہیں کیڑے مکوڑوں پر غور کریں تو وہ اپنی الگ زبان رکھتے ہیں اور الگ بول بولتے ہیں عورتوں کی آواز پر غور کریں تو عورتوں کو الگ آواز عطا کی ہے اور مردوں کی آواز پر غور کریں تو مردوں کو الگ قسم کی آواز عطا کی ہے کہ عام طور پر انسان سنتے ہی اندازہ لگا لیتا ہے کہ یہ عورتوں کی آواز ہے یا مردوں کی آواز پھر اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم قدرت ہے کہ دنیا کے تمام انسانوں، عورتوں اور مردوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے الگ الگ قسم کی آوازیں عطا فرمائی ہیں یوں تو زبان ساری مخلوقات ہی کے لئے نعمت ہے لیکن انسان کے لئے سب سے زیادہ عظیم نعمت ہے کہ زبان سے انسان دنیا کے بہت زیادہ فائدے حاصل کرتا ہے۔

زبان امراض کی تشخیص کا ذریعہ

زبان ہی کے ذریعے امراض کی تشخیص کی جاتی ہے ڈاکٹر اور طبیب حضرات مریض کی زبان چیک کرتے ہیں اور بہت سارے امراض کا پتہ لگا لیتے ہیں۔

دل اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

ترجمہ: آپ فرما دیجئے اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے آنکھیں کان اور دل بنائے تاکہ تم شکر ادا کرو۔

دل اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت، عظمت اور کبریائی کی بہت بڑی دلیل ہے سارے جہاں کے عظیم ماہرین جمع ہو جائیں ایک طویل عرصہ تک خوب تحقیق کریں تو ایک دل بھی تیار نہیں کر سکتے جب کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اکیلے بغیر کسی کے تعاون اور بغیر کسی سے مشورہ سے یومیہ کروڑوں قسم کے مختلف سازوں، مختلف کیفیتوں، والے دل ملیوں کھرب مخلوقات کو اپنے مقام پر خوبصورت اور مضبوط انداز میں فٹ کر کے دیدے اور ان دلوں میں اپنا امر جاری فرما دیا اور پھر زندگی بھر ان ملیوں کھرب دلوں کی نگرانی فرما رہے ہیں کہ یہ اپنے کام میں بغیر کسی کی کوتاہی کرتے رہیں۔

دل کا یومیہ ایک لاکھ سے زائد مرتبہ دھڑکنا

ہر انسان کو مٹھی کے برابر ات دن کام کرنے والا دل اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عطا فرمایا۔ ہمیں چاہئے کہ دنیا کے جھمیلوں سے وقت نکال کر دل کے بارے میں سوچا کریں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے دل کے اندر کیا عجیب و غریب معجزانہ نظام بنا دیا ہے اس غور و فکر سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت قدرت کا یقین دل میں حاصل ہوگا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکموں کو ماننا آسان ہو جائے گا۔

دل حجم اور بناوٹ کے اعتبار سے بہت ہی چھوٹا اور نازک ہے لیکن کارکردگی کے اعتبار سے دنیا کی کوئی مشین اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی دل نرم و نازک گوشت اور پٹھوں سے بنا

ہوا ہے دل میں چار خانے ہیں دو اوپر اور دو نیچے۔

دائیں طرف کے اوپر والے خانے میں جسم کا تمام استعمال شدہ کاربن ڈائی آکسائیڈ ملا ہوا گند خون آکر جمع ہوتا ہے اور اس کے بعد دائیں طرف کے نیچے والے خانے میں چلا جاتا ہے دونوں خانوں کے درمیان ایک آٹومیٹک وال لگا ہوا ہے جب دل سکڑتا ہے تو فوراً درمیان والا وال بڑی تیزی سے بند ہو جاتا ہے اور دل کے سکڑنے کے ساتھ دائیں طرف کے نیچے والے خانے میں جمع شدہ استعمال شدہ خون پھیپھڑوں کی طرف آکسیجن کے حصول کے لئے روانہ کر دیا جاتا ہے اور جب دل پھیلتا ہے تو پورے جسم کا استعمال شدہ خون دل کے دائیں طرف اوپر والے خانے میں جمع ہو جاتا ہے۔

اسی طرح دل کے بائیں طرف دو خانے بنے ہوئے ہیں جب دل پھیلتا ہے تو پھیپھڑوں کی طرف سے آکسیجن ملا ہوا صاف ستھرا خون دل کے بائیں طرف کے اوپر والے خانے میں جمع ہو جاتا ہے اور اس کے بعد یہ خون فوراً نیچے والے خانے میں منتقل کر دیا جاتا ہے اور دل کے سکڑنے کے ساتھ فوراً درمیان میں لگا ہوا وال اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم قدرت سے بڑی تیزی سے بند ہوتا ہے تاکہ یہ نیچے والا خون پھر اوپر نہ چلا جائے دل اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت سے سکڑتا ہے اور جسم کے مایوں کرب خلیوں کی طرف خون ایک لاکھ کلومیٹر سے زائد چھوٹی بڑی رگوں کے ذریعے 45 سیکنڈ کے اندر پہنچ جاتا ہے دل ایک منٹ میں 72 مرتبہ دھڑکتا ہے اور ایک گھنٹے میں 4320 مرتبہ (چار ہزار تین سو بیس) اور ایک دن میں 103680 ایک لاکھ تین ہزار چھ سو اسی مرتبہ دھڑکتا ہے اور اتنی ہی دفعہ دل کے دونوں وال کھلتے اور بند ہوتے ہیں اور یومیہ دو ہزار گیلن خون پمپ کرتا ہے اور ساڑھے سال میں تقریباً چار لاکھ ٹن خون پمپ کر چکا ہوتا ہے۔

دل تھکتا کیوں نہیں

دل کی بناوٹ اور کارکردگی پر ذرا غور تو کریں کہ چھوٹا سا نرم و نازک گوشت کا بنا ہوا دل کس طرح ساٹھ ستر سال تک بغیر مرمت مانگے بغیر کسی عیب کے کتنے عظیم کام سر انجام دیتا ہے ہم سارا دن گھروں، بازاروں، دفاتروں، کھیتوں، وغیرہ میں کام کاج کر کے اور مختلف ضرورتوں کے لئے طویل سفر کر کے تھک جاتے ہیں رات کو گیارہ، بارہ بجے تھکاوٹ سے برا حال ہو رہا ہوتا ہے ذرا سوچیں اور غور کریں ان سارے کاموں میں دل بھی قسماً قسم کے مختلف دھکے کھاتا رہا اسے بھی تو رات کو تھک جانا چاہیے تھا اور آرام کرنا چاہیے تھا لیکن اگر دل چند منٹوں کے لئے بھی آرام کر لے اور کام کو چھوڑ دے تو انسان کی موت واقع ہو جائے گی اللہ تبارک و تعالیٰ نے کتنا عظیم احسان فرمایا کہ دل کو اتنا مضبوط اور انتھک بنایا کہ ساٹھ، ستر سال تک بغیر کسی وقفے کے کام میں لگا رہتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جسم میں بے شمار بجلی گھر بنائے ہیں جن بجلی گھروں سے دل، دماغ، گردوں، معدہ، جگر، تلی، پھیپھڑوں وغیرہ کو چوبیس گھنٹے بغیر کسی وقفے اور لوڈ شیڈنگ کے بجلی فراہم کی جاتی ہے اور یہ سارے اعضاء ساٹھ ستر سال تک چوبیس گھنٹے آن ڈیوٹی رہتے ہیں اور اپنے کاموں میں ذرہ برابر بھی کوتاہی نہیں کرتے سوچنے کی بات ہے دنیا کی ہزاروں چیزیں مثلاً موبائل، گھڑیاں، کمپیوٹر، موٹریں، انجن وغیرہ دس سال میں کتنی مرتبہ خراب ہو جاتے ہیں اور ان کو مرمت کرنے کے لئے لے جانا پڑتا ہے اور ان کے ٹھیک کرانے پر ہزاروں روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔

بے شمار معجزانہ نعمتیں

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور عظیم قدرت سے انسانوں کو سر سے لے

کہ پاؤں تک بے شمار معجزانہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ ساری زندگی عام طور پر انسان ان نعمتوں سے لاکھوں فوائد حاصل کرتا رہتا ہے اور ان میں کوئی ایسی بڑی خرابی نہیں آتی کہ ان اعضاء کو مکمل طور پر کھول کر دوبارہ سے ٹھیک کرنا پڑے اگر جسم کے اندر کے اعضاء دل، دماغ، گردے، جگر، وغیرہ کو ٹھیک کرنے کے لئے بار بار سینہ کھولنا پڑتا تو انسان کی زندگی کتنی اجیرن ہو جاتی بعض اوقات بعض لوگوں کو دل کا آپریشن کرنا پڑتا ہے تو کتنی مشکل پیش آتی ہے اور کتنی رقم خرچ کرنی پڑتی ہے بندہ کو ایک دوست نے بتایا ان کے ایک عزیز کے جگر کے کچھ وال خراب ہو گئے تو انہوں نے ڈاکٹروں سے رجوع کیا تو انہوں نے بتایا کہ پاکستان میں اس بیماری کا علاج ہی نہیں امریکہ و برطانیہ میں جائیں تو ایک کروڑ روپے خرچ ہونگے چاہئے جائیں تو وہاں علاج کچھ سستا ہے چاہئے میں 35 لاکھ میں آپریشن ہو جائے گا ذرا سوچئے تو، اگر جسم کے اندر کے اعضاء جسم میں پھیلی ہوئی لاکھوں کلو میٹر خون کی لائینیں، لاکھوں کلو میٹر اعصاب کی لائینیں، لاکھوں کلو میٹر مواصلات کی لائینیں، دماغ کے ملیوں کھرب خلیے، آنکھوں کے کروڑوں خلیے، ناک میں خوشبو سونگھنے والے کروڑوں خلیے، کان کے تیس ہزار سرکٹ، پھپھڑوں کے ملیوں ہوا کے تھیلے، گردوں کی دس دس لاکھ چھلنیاں، ہڈیوں اور پٹھوں کا خوبصورت جال اور دیگر عجیب و غریب نظام دنیا کی دیگر چیزوں کی طرح بار بار خراب ہونے لگیں تو زندگی کتنی اجیرن ہو جائے اس لئے ہمہ وقت زبان سے اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر جاری رہے اور سارے اعضاء یعنی ہاتھ، پاؤں، آنکھیں، کان، ہمہ وقت اللہ کی فرمانبرداری میں مشغول رہیں اور ناشکری سے بچتے رہیں۔

خلیوں کی اقسام اور ان کا ڈسپلن

اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان میں دو قسم کے ملیوں کھرب خلیے پیدا کئے ہیں کوئی خلیہ بال اگر رہا ہے، کوئی خلیہ چھوٹے بال، کوئی بڑے بال، بعض خلیے ناخن کی پیداوار

پر معمور ہیں۔ اربوں خلیے غذائی اجزاء و آکسیجن پورے جسم میں سپلائی کرتے ہیں۔ کروڑوں خلیے صفائی پر مامور ہیں، کروڑوں خلیے ٹوٹ پھوٹ کی مرمت کرنے والے ہیں اور اربوں خلیے سیکورٹی نظام سنبھالنے والے ہیں۔ غرض یہ دو سو قسم کے ملیوں کھرب خلیے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے اپنے مقام پر رہتے ہیں اور ان کو کہیں دوسرے علاقے میں جانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے مثلاً اگر بالوں کے خلیے جسم میں مختلف مقامات پر جانا شروع کر دیتے تو ان مقامات پر بال اگنا شروع ہو جاتے اگر سر کے بالوں کے خلیے عورتوں کے چہروں پر آ جاتے تو عورتوں کے چہروں پر بڑے بڑے بال اگ آتے اور اگر یہی خلیے انسان کے ماتھے اور انسان کی آنکھوں کے اندر اور انسان کی ہتھیلیوں یا جسم کے دیگر حصوں کی طرف خود بخود نقل مکانی کر جاتے تو ان سب حصوں میں بڑے بڑے بال اگنا شروع ہو جاتے جیسے ریچھ اور بندر وغیرہ کے جسموں پر اگتے ہیں۔ ذرا سوچئے کہ کیا ہمارے بس میں ہے کہ ان دو سو قسم کے ملیوں کھرب خلیوں کو اپنے مقام پر رکھ سکیں اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر خوب ادا کریں اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہی نے تمام خلیوں کو اپنی اپنی جگہوں پر رہنے کا ایسا اٹل حکم دیا ہے کہ یہ خلیے اس حکم کی ذرا سی بھی نافرمانی نہیں کرتے اگر اللہ تبارک و تعالیٰ ان خلیوں کو اپنی اپنی جگہوں پر رہنے کا حکم نہ دیتے تو انسان تھوڑے ہی عرصہ میں ایک ڈراؤنی مخلوق بن جاتا۔

خون اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی

اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانیوں میں خون کی نشانی بھی ہے اگر اللہ تبارک و تعالیٰ کی اور نشانیاں نہ ہوں تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کیلئے خون کی نشانی ہی کافی ہے۔ جسم میں خون عجیب و غریب کارنامے انجام دیتا ہے ہمارے جسم کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہزاروں مختلف کاموں کے لئے دو سو قسم کے خلیے رکھے ہیں پھر ہر قسم کا خلیہ اربوں

خلیوں پر مشتمل ہے یہ ملیوں کھرب خلیے ہمہ وقت اپنے کاموں میں بغیر کمی کوتاہی کے جتے ہوئے ہیں ان سب خلیوں کو زندہ رہنے اور اپنے عجیب و غریب معجزانہ کاموں کو انجام دینے کے لئے ہر وقت آکسیجن اور بہت ساری غذائی اجزاء کی ضرورت پڑتی ہے جسم میں رہنے والے صارفین کی تعداد دنیا میں رہنے والے ساری مخلوق سے بیس ہزار گناہ زیادہ ہے ان بے شمار صارفین کو ہمہ وقت آکسیجن اور دوسری غذائی ضروریات پہنچانا ظاہراً ایک ناممکن کام تھا لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت سے خون کے اندر پچیس ارب کارکن سرخ خلیوں کی صورت میں رکھے ہیں جو دل اور پھپھروں سے آکسیجن اور آنتوں سے غذائی اجزاء لے کر پورے جسم کا کچھ سیکنڈوں میں سفر کرتے ہیں اس سفر کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک لاکھ کلومیٹر سے زائد شریانوں اور وریدوں کی موٹر وے جسم میں تخلیق فرمائی ہے یہ شریانیں پہلے موٹی ہوتی ہیں اور خون ان میں تیزی سے سفر کرتا ہے اور اس کے بعد یہ شریانیں باریک ہوتی چلی جاتی ہیں آخر میں یہ شریانیں اتنی باریک ہو جاتی ہیں کہ انسانی آنکھ انہیں دیکھنے سے قاصر ہوتی ہیں خون کے پچیس ارب خلیے آکسیجن اور غذائی اجزاء کو لیکر پہلے موٹی شریانوں سے گزرتے ہیں پھر بال سے زیادہ باریک شریانوں سے گزرتے ہیں۔

باریک شریانوں کا فائدہ

باریک شریانیں بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانی ہیں جب خون آکسیجن اور غذائی اجزاء کو لیکر باریک رگوں میں داخل ہوتا ہے تو یہاں خون کے خلیوں کو ایک ایک کر کے گزرنہ پڑتا ہے اور شریانوں کے باریک ہونے کی وجہ سے ہر خلیہ رگڑ کھا کر گزرتا ہے اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ خون میں موجود آکسیجن اور غذائی اجزاء خون سے نکل کر آگے منتقل ہو جاتے ہیں اور خون کے سرخ خلیوں کے نیچے جسم کے فاضل مادے کاربن

ڈائی آکسائیڈ وغیرہ کی صورت میں منتقل ہو جاتے ہیں اور پھر یہ خون کے خلیے فاضل مادوں کو لیکر دوبارہ دل کی طرف سفر کرتے ہیں واپسی میں سفر کرنے کیلئے چونکہ خون کا دباؤ نہیں ہوتا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظمت اور قدرت سے یہ صورت بنائی کہ وریدوں میں جو کہ گندے خون کے واپسی کے سفر کے لئے بنائے گئے ہیں۔

ان وریدوں میں جب خون کے اربوں خلیے واپسی کا سفر شروع کرتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کی ترتیب یہ بنائی کہ وریدیں چونکہ ایک نرم و نازک پلاسٹک کے پائپ کی طرح ہوتی ہیں پائپ کے اندر اگر پانی ہو اور آپ پائپ کو دبائیں تو پانی دباؤ سے آگے کی جانب منتقل ہوگا۔

اسی طرح وریدوں میں جب خون سفر کرتا ہے تو قدم قدم پر موجود جسم کے پٹھے ان وریدوں کو دباتے ہیں اور خون اس دباؤ سے اوپر دل کی جانب سفر کرتا ہے پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے وریدوں کے اندر تھوڑے تھوڑے فاصلوں پر وال لگائے ہیں جو آٹومیٹک طور پر بند ہوتے ہیں اور کھلتے ہیں یہ وال خون کو واپس نیچے نہیں جانے دیتے اگر یہ وال نہ ہوتے تو خون کا دل کی طرف سفر ناممکن ہو جاتا لیکن عظمت والے رب نے ہر مشکل کا حل اپنی قدرت سے رکھ دیا ہے۔

خون کے نئے خلیوں کا پیدا ہونا

ہر سیکنڈ کے اندر خون کے لاکھوں کروڑوں خلیے اپنی زندگی پوری کر کے مر جاتے ہیں اسلئے کہ ایک سو بیس دن میں سرخ خلیوں کی عمر پوری ہو جاتی ہے اگر خون کے خلیے فی سیکنڈ لاکھوں کروڑوں مرتے رہیں تو یومیہ مرینوالوں کی تعداد اربوں کھربوں میں چلی جائے گی اس کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے جسم میں خون کی عجیب و غریب فیکٹریاں لگا دی ہیں یہ فیکٹریاں ہڈیوں کے گودے، جگر اور دیگر جگہوں پر قائم ہیں جو فی سیکنڈ لاکھوں

کروڑوں خون کے نئے خلیوں کو جنم دے رہے ہیں۔

شریانوں اور وریدوں کا جال

شریانیں وہ رگیں کہلاتی ہیں جن میں صاف خون، آکسیجن اور غذائی اجزاء یعنی پروٹین، شوگر، کولیسٹرول، نمکیات، آئرن، وغیرہ کو لیکر اپنے اربوں صارفین کی طرف سفر کرتا ہے اور وریدیں ان رگوں کو کہا جاتا ہے جو کاربن ڈائی آکسائیڈ ملے ہوئے خون کو دوبارہ آکسیجن کے حصول کے لئے دل تک پہنچاتی ہیں جسم کی تمام شریانوں اور وریدوں کو اگر کھولا جائے تو ان کی لمبائی اتنی زیادہ ہوگی کہ ان کو ساری زمین کے ہر طرف تین مرتبہ لپیٹا جاسکتا ہے۔

ذرا سوچیں غور کریں؟ سارے انسان مل کر ایک کلومیٹر کی بقدر شریانیں اور وریدیں نہیں پیدا کر سکتے تو ہر انسان میں شریانوں اور وریدوں کا عجیب و غریب معجزانہ نظام کس عظمت والی ذات نے ترتیب دیا ہے یہ لاکھوں کلومیٹر کی لائنیں ساٹھ، ستر سال تک عام طور پر نہ درمیان میں ٹوٹتی ہیں نہ ہی الجھتی ہیں نہ ہی پرانی ہو کر ٹوٹ پھوٹ جاتی ہیں کہ پچیس تیس سال بعد ان لائنوں کو دوبارہ بچھنا پڑے جبکہ دنیا میں لوہے سے بنی ہوئی پائپ لائنیں پچیس تیس سال میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیں درمیان میں سے لیک ہو جاتی ہیں اسی طرح جسم میں مواصلات کی لاکھوں میل لائنیں ساٹھ ستر سال تک بغیر خرابی کے کام کرتی رہتی ہیں جب کہ دنیا میں ٹیلی فون وغیرہ کی لائنیں چند سالوں میں ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا بنایا ہوا مواصلات اور شریانوں اور وریدوں کا معجزانہ نظام عرصہ دراز تک بغیر مرمت مانگے کام کرتا رہتا ہے۔ پھر اس پر بھی غور کریں کہ جب معصوم بچہ دنیا میں آتا ہے تو اس کی شریانیں اور وریدیں چھوٹی ہوتی ہیں لیکن عمر کے ساتھ

ساتھ کس طرح یہ شریانیں اور وریدیں لمبی ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کیسے ان میں پکچ رکھی ہے اور کس طرح بغیر ٹوٹے اور بغیر جوڑ لگائے یہ شریانیں اور وریدیں بڑی عمر میں خوب لمبی ہو جاتی ہیں۔ دنیا میں جو بھی چیزیں بنائی جاتی ہیں وہ وقت کے گزرنے کے ساتھ بڑی نہیں ہوتیں جب کہ انسانوں، حیوانوں اور پرندوں کے جسم کے ساری ہی اعضاء کس خوبصورتی اور کس معجزانہ ترتیب کے ساتھ بڑے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ نہ تو حسن میں فرق آتا ہے اور نہ ہی سسٹم میں خرابی آتی ہے۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

خون میں دفاعی فوج یعنی اینٹی باڈرز

اللہ تبارک و تعالیٰ نے زمین پر کروڑوں قسم کی مخلوقات پیدا فرمائی ہیں ان میں بہت ساری مخلوقات وہ ہیں جن کو ہم دیکھ نہیں سکتے یعنی جراثیم، بیکٹیریا وغیرہ ہر لمحے کھربوں مہلک جراثیم و وائرس، بیکٹریا، سانس غذا اور دوسرے ذریعوں سے جسم پر حملہ آور ہوتے ہیں زخم لگنے کی صورت میں کروڑوں جراثیم زخم کے ذریعے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں اور جسم کے نظام کو تباہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت سے جسم میں ان اربوں دشمنوں کے خلاف دفاعی نظام اپنی قدرت سے رکھ دیا ہے اس مقصد کے لئے خون کے سفید خلیے رکھے ہیں ان خلیوں کی کئی اقسام ہیں سفید خون کے یہ خلیے یوں سمجھیں جسم کے اندر قائم ایک عظیم مملکت کے لئے فوج کی حیثیت رکھتے ہیں یہ فوج سفید خلیوں کی شکل میں دوران خون کے ساتھ پورے جسم میں سفر کرتی رہتی ہیں تاکہ جب دماغ کی طرف سے دشمنوں سے لڑنے کا آرڈر ملے تو یہ دشمنوں کے خلاف فوراً اعلان جنگ کر دیں جہاں کہیں بھی لاکھوں کروڑوں جراثیم جسم میں داخل ہوتے ہیں تو جسم کا مواصلاتی

نظام بڑی سرعت کے ساتھ دماغ کو اس کی اطلاع فراہم کرتا ہے اور دماغ فوراً برق رفتاری کے ساتھ سفید خلیوں کی فوج کو حکم دیتا ہے اور اعلان جنگ کر دیا جاتا ہے اور تھوڑی دیر میں میدان جنگ لاشوں سے بھر جاتا ہے اور حملہ آور جراثیم بڑی تعداد میں مارے جاتے ہیں۔

لڑاکا فوج کی اقسام

خون کے سفید خلیے یعنی اینٹی باڈیز جن کی تعداد جسم میں کئی ارب ہوتی ہے اور یہ فوج ہمہ وقت خون کے لئے بچھائی گئی ایک لاکھ کلومیٹر کی رگوں میں ہر وقت پٹرولنگ کرتے رہتے ہیں اور دشمنوں کی تلاش میں رہتے ہیں اس فوج کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے دس لاکھ قسم کے دشمنوں سے لڑنے کی صلاحیت و ٹریننگ دی ہے اس کے ساتھ ساتھ اگر نئے قسم کے جراثیم اندر داخل ہو جائیں تو یہ لڑاکا فوج تحقیق کر کے ان جراثیم سے بھی لڑنے کا فن سیکھ لیتے ہیں۔ ان سفید خلیوں میں بعض خلیے اپنے دشمنوں کے بارے میں خاص مہارت رکھتے ہیں بعض وہ دشمن جراثیم جن کو عام سپاہی پہچاننے سے قاصر ہوتے ہیں ان دشمنوں کو ماہر فوجی پہچان لیتے ہیں اور انہیں موت کی گھاٹ اتار دیتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ان ماہر فوجیوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ صلاحیت بھی دی ہے کہ ایک مرتبہ اپنے دشمن کو دیکھ لیں اور اسے کسی خاص ہتھیار سے ہلاک کر دیں تو ساٹھ، ستر سال تک اس دشمن کو یاد رکھتے ہیں اور یہ بھی یاد رکھتے ہیں کہ دشمن کو کس چیز سے ہلاک کیا تھا اس لئے بچوں کو پولیو کے قطرے پلائے جاتے ہیں یہ قطرے دراصل پولیو کے مردہ جراثیم ہوتے ہیں جب یہ جسم میں داخل ہوتے ہیں تو یہ ماہر فوجی ان جراثیم کو دیکھ لیتے ہیں اور ان کا توڑ بھی تحقیق کر کے معلوم کر لیتے ہیں تاکہ زندگی میں جب بھی یہ دشمن جراثیم جسم میں داخل ہوں تو انہیں فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے اسی طرح اور امراض کے مردہ جراثیم جسم میں داخل کر دیئے جاتے ہیں تاکہ ماہر فوجی ان دشمنوں کا توڑ تحقیق کر کے تلاش کر سکیں تاکہ جب کبھی

زندگی میں ان سے مقابلہ ہو تو ان کو ہلاک کیا جاسکے۔

بعض اوقات اگر دشمن سخت جان ہو تو لڑاکا فوج کے سپاہی اس سخت جان دشمن کے ساتھ جا کر چپک جاتے ہیں اور فدائی حملہ کر کے اس دشمن کو ہلاک کر دیتے ہیں اور اگر دشمن زیادہ طاقتور ہو تو سفید خلیہ مل کر ایک بڑا سا خلیہ تیار کرتے ہیں اور دشمن جرثومے کو ہر طرف سے ڈھانپ لیتے ہیں اور اسے ہلاک کر دیتے ہیں سفید خلیوں یعنی اینٹی باڈیز کی بہت ساری اقسام اور ان کے مختلف شعبے ہیں یہ سارے کے سارے بڑی مستعدی کے ساتھ اپنے کاموں میں لگے رہتے ہیں اور اس میں کوتاہی نہیں کرتے۔

مردہ خور خلیے

حملہ آور دشمنی جراثیم اور دفاعی فوج کے درمیان جنگ میں کروڑوں جراثیم مارے جاتے ہیں اس کے ساتھ بڑی تعداد میں دفاعی فوج کے سپاہی بھی مارے جاتے ہیں میدان جنگ مردہ لاشوں سے بھر جاتا ہے اگر ان لاشوں کو ٹھکانے نہ لگایا جائے تو جسم کو نقصان پہنچ سکتا ہے اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مردہ خور سفید خلیے پیدا فرمائے ہیں جو اطلاع ملتے ہی کروڑوں کی تعداد میں میدان جنگ میں پہنچ جاتے ہیں اور کچھ ہی دیر میں ان لاشوں کو چٹ کر جاتے ہیں ذرا سوچئے تو جسم کا یہ عجیب و غریب نظام وقت کے گزرنے کے ساتھ خود بخود ترتیب پاتا چلا گیا جیسا کہ نظریہ ارتقاء والے کہتے ہیں دنیا کے چھوٹے چھوٹے نظام ارتقاء کے ساتھ ترتیب نہیں پاتے تو جسم میں یہ معجزانہ نظام بغیر کسی خالق کے ترتیب پاتے چلے گئے؟

جسم کی مرمت کرنے والے خلیے

دنیا کی ہر چیز میں ٹوٹ پھوٹ ہوتی رہتی ہے اور اس کو مرمت کرانے کے لئے بڑی رقم خرچ کرنا پڑتی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے جسم کی ٹوٹ پھوٹ کے لئے جسم کے اندر

ہی انتظام فرمادیا اس مقصد کے لئے سفید خلیوں کی ایک بہت بڑی تعداد رکھی ہے جن کا کام یہ ہے جسم کے اندر یا باہر کوئی زخم آجائے تو یہ فوراً پہنچ جاتے ہیں اور ایک خاص قسم کا مادہ جو خون میں ہمہ وقت ذرات کی شکل میں ہوتا ہے جس میں خون کو جمانے کی صلاحیت ہوتی ہے عام حالات میں ان ذرات کو اکٹھا ہونے کی اجازت نہیں ہوتی اس سے دوران خون متاثر ہو سکتا ہے لیکن جہاں کہیں زخم آیا تو فوراً اس مادے کو خون میں سے جمع کیا جاتا ہے اور زخم کے اوپر لگا دیا جاتا ہے اس سے خون بہنا بند ہو جاتا ہے یہ مادہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اگر خون میں یہ مادہ نہ ہو تو زخم آنے پر خون بہتا ہی چلا جائے اور انسان کی موت واقع ہو جائے الغرض خون کے یہ سفید خلیے جو مرمت پر مامور ہیں بغیر کئی کوتاہی کے دماغ کی طرف سے آرڈر ملتے ہی فوراً حادثے کے مقام پر پہنچ جاتے ہیں اور مرمت کا کام شروع کر دیتے ہیں اگر ہم سوچیں تو جسم کا ایک ایک جوڑ سینکڑوں قسم کے کھربوں خلیے اور ان کا آپس میں ڈسپلن اللہ تبارک و تعالیٰ کے وجود اور عظمت، قدرت و کبریائی کی گواہی دے رہے ہیں اور نظریہ ارتقاء کو باطل قرار دے رہا ہے۔

خون اور غذائی اجزاء

خون انسان کے لئے آب حیات ہے اور انسان کے جسم میں بسنے والی مملیوں کھرب مخلوق کو ہمہ وقت آکسیجن اور دیگر سینکڑوں اشیاء فراہم کرتا ہے یہ سینکڑوں اشیاء خون میں شامل ہوتی ہیں اور پورے جسم میں انتہائی سرعت کے ساتھ گردش کرتی رہتی ہیں اور جہاں کہیں کسی کو کسی چیز کی ضرورت پیش آتی ہے تو فوراً اس چیز کو مہیا کر دیا جاتا ہے ان اشیاء میں سے چند چیزوں کے نام یہ ہیں ہیموگلوبن، کئی قسم کی پروٹین، کئی قسم کی چکنائیاں، لیکلک ایسڈ، یوریا، یورک ایسڈ، کو لیسٹرول، کیلشیم، سوڈیم، پوٹاشیم، سلفر، فاسفورس، ایسکاربک ایسڈ، آیوڈین، ملی رومن، نائٹروجن، آکسیجن وغیرہ ذرا سوچیں تو یہ سب انتہائی ضرورت کی

چیزیں کون پیدا کرتا ہے اور ہمارے خون میں شامل کر دیتا ہے اور زندگی بھر ان کی پیداوار کو جاری رکھتا ہے۔ کیا ان میں سے ایک چیز بھی ہماری تخلیق ہے یا ہماری محنت کا کوئی ادنیٰ سا دخل بھی ان چیزوں کی تخلیق میں ہے۔ ان فی ذالک لآیات لقوم یعقلون ۝

جسم کا عجیب و غریب نظام کون چلاتا ہے؟

انسان کا دل یومیہ ایک لاکھ سے زائد مرتبہ دھڑکتا ہے اور دو ہزار گیلن خون پمپ کرتا ہے ایک عام انسان میں تقریباً پانچ لیٹر خون ہوتا ہے فی سیکنڈ انسان میں لاکھوں کروڑوں خون کے نئے خلیے جنم لیتے ہیں اور اتنی ہی تعداد میں پرانے خلیے اپنی زندگی پوری کر کے مر جاتے ہیں ایک سو بیس دن کے اندر انسان کا سارا خون تبدیل ہو چکا ہوتا ہے خون کے سفر کے لئے ایک لاکھ کلومیٹر کے بقدر شریانوں اور وریدوں کی مضبوط ترین لائنیں بچھائی گئی ہیں ایک منٹ کے اندر خون ایک لاکھ کلومیٹر کا سفر کر کے واپس جگر میں پہنچتا ہے وہاں سے صاف ہو کر دل میں پہنچتا ہے دل سے پھیپھڑوں کی طرف چلا جاتا ہے پھیپھڑوں کی تین سو ملین ہوا کے تھیلوں سے آکسیجن لیکر واپسی کا سفر شروع کرتا ہے اور آنتوں سے سینکڑوں قسم کی غذائی اجزاء کو لیکر جسم کی عظیم ترین مملکت میں بسنے والے ملینوں کھرب صارفین تک آدھے منٹ میں آکسیجن و دیگر غذائی اجزاء پہنچاتا ہے۔

اور ان ملینوں کھرب صارفین سے کوڑا کرکٹ یعنی کاربن ڈائی آکسائیڈ دیگر فاضل مادوں کو حاصل کرتا ہے کچھ بیکار مادوں کو گردوں کی طرف بھیج کر پیشاب کے ذریعے خارج کر دیتا ہے کچھ فاضل مادے جن میں ری کنڈیشن ہو سکتی ہے ان کو جگر کی طرف روانہ کرتا ہے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کو لیکر دل کے راستے پھیپھڑوں میں پہنچتا ہے اور پھیپھڑے کاربن ڈائی آکسائیڈ کو سانس کے ذریعے جسم سے باہر نکال دیتے ہیں یہ کاربن

ڈائی آکسائیڈ درختوں اور نباتات کی من پسند غذا بن جاتی ہے ذرا غور و فکر کریں یہ عجیب و غریب معجزانہ نظام کس نے بنایا ہے اور ساٹھ ستر سال تک بغیر کسی انسانی کاوش کے یہ نظام کون چلاتا ہے۔ ان فی ذالک لآیات لقوم یشکرون ۝

ہوا آکسیجن ہر مخلوق کی ضرورت

انسانات، حیوانات، پرندے، کیڑے مکوڑے، خشکی، آبی مخلوق سبھی کو زندگی گزارنے کے لئے آکسیجن کی ضرورت ہے آکسیجن کے بغیر زمین کی کوئی مخلوق زندہ نہیں رہ سکتی اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ہوا کی صورت میں ملیوں کھرب ٹن آکسیجن کا انتظام ہر علاقے میں کر دیا سارا جہاں مل جائے تو ایک بستی اور محلہ کے بقدر بھی ہوا پیدا نہیں کر سکتا جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت قدرت کا اندازہ کیجئے کہ اس نے ساری زمین کے چاروں طرف لاکھوں کلومیٹر کا طویل ترین جال بچھا دیا جس میں ہزاروں اور فوائد کے ساتھ آکسیجن کا فائدہ بھی رکھا ہے۔

شریانوں اور وریدوں کا نظارہ

شریانوں اور وریدوں کے عجیب و غریب لاکھوں کلومیٹر پر پھیلے ہوئے چھوٹی بڑی رگوں کا نظارہ کرنا ہو تو اپنی آنکھوں اور اپنے ہونٹ کے اندر والے حصے میں کیجئے شیشہ سامنے رکھیں اور آنکھ کے نیچے والے پوٹے کو انگلی سے نیچے کیجئے اور پھر آنکھ کے اندر اور پوٹے میں بال سے زیادہ باریک لائنوں کا نظارہ کیجئے اسی طرح اپنے نیچے والے ہونٹ کو ہاتھ سے پکڑ کر ذرا نیچے کریں اور پھر غور سے دیکھیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت اور عظمت نظر آئے گی کہ کیسے اس نے پورے جسم کے کونے کونے میں شریانوں اور وریدوں کا جال بچھا دیا اور چوٹیں گھٹے ہمہ وقت بغیر کسی کوتاہی کے ان شریانوں میں خون کا سفر جاری رکھنے

کا نظام بنادیا۔ ان فی ذلک لآیات لقوم یعقلون O

پھیپھڑے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی

زمین کے چاروں طرف ہوا کا جال بچھانے کے ساتھ ساری مخلوق کو آکسیجن حاصل کرنے کے لئے پھیپھڑوں کی نعمت عطا فرمائی ہے سارے جہاں کے انس و جن مل جائیں ماہرین فن جمع ہو جائیں اور کئی سال تک خوب تحقیقات کریں اور سوچیں تو ایک پھیپھڑا بھی نہیں بنا سکتے اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی قدرت اور عظمت سے یومیہ کھربوں پھیپھڑے انسانوں، درندوں، پرندوں، جانوروں، کیڑے، مکوڑوں، اور سمندر کی بے حساب مخلوق کو عطا فرما رہے ہیں بلکہ پھیپھڑوں کو اپنے مقام پر مضبوط ترین معجزانہ نظام کے تحت فٹ کر کے دے رہے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے دنیا میں کروڑوں مختلف سائز کی مخلوق پیدا فرمائی ہے کوئی ہاتھی کی مانند تو کوئی اتنا چھوٹا کہ انسانی آنکھ نہ دیکھ نہ سکے لیکن ہر ایک کو اپنی قدرت عظمت سے اس کی جسامت کے مطابق دماغ، زبان، کان، ناک، آنکھیں، دل، پھیپھڑے، گردے، آنتیں عطا فرماتے ہیں کبھی ذرا چوٹی، مچھر پر غور کیا کریں کہ کتنی چھوٹی سی جسامت ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے چوٹی، اور مچھر کو بھی اپنے فضل و کرم سے دل، دماغ وغیرہ سب چیزوں سے نوازا ہے۔

تفکر کی عبادت کریں

کبھی بازار سے مرغی، بکری، گائے وغیرہ کے پھیپھڑے، دل، گردے وغیرہ لایا کریں اور غور کیا کریں کہ کیسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے نرم و نازک گوشت اور پٹھوں سے ان چیزوں کو تخلیق فرمایا ہے اور کس طرح ایک طویل عرصہ تک یہ تمام چیزیں مضبوطی کے ساتھ اپنے اپنے مقام پر رہ کر دن رات کام میں لگے رہتے ہیں اتنے طویل عرصہ میں تو لوہے کی

بنی ہوئی مشینیں اور پرزے بھی بار بار خراب ہو جائیں اور بار بار مرمت کی ضرورت پیش آئے

پھیپھڑے انجینئرنگ کا عظیم شاہکار

پھیپھڑے اللہ تبارک و تعالیٰ کی کاریگری اور انجینئرنگ کا عظیم شاہکار ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ بغیر کسی کے تعاون اور مشورے کے کروڑوں قسم کے مختلف سازوں اور مختلف کیفیات کے پھیپھڑے تخلیق فرماتے ہیں پھیپھڑے ابتداءً دو تھیلوں کی مانند معلوم ہوتے ہیں پھیپھڑوں کے اندر رگوں کی نرم و نازک پائپ لائنوں کا عجیب و غریب جال بچھا ہوا ہے یہ پائپ لائنیں جب حلق سے شروع ہوتی ہے تو کافی موٹی ہوتی ہے گلے کی پائپ لائن میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بڑے خوبصورت اور مضبوط انداز میں گول گرگری ہڈی تخلیق فرمائی ہے تاکہ یہ پائپ لائن گلے میں غذا کو نگلتے وقت چپک نہ جائے اور ہوا میں مشکل پیدا نہ ہو جائے اور جب یہ پائپ لائن پھیپھڑوں میں پہنچتی ہے تو پودے کی جڑوں کی مانند شاخ در شاخ چھوٹی ہوتی چلی جاتی ہے پھر آخر میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہوا کو ذخیرہ کرنے کے لئے ہر پھیپھڑے میں تیس تیس کروڑ چھوٹے چھوٹے تھیلے بنائے ہیں یہ رگیں جا کر ان تھیلوں سے مل جاتی ہیں انسان ایک منٹ میں پندرہ مرتبہ سانس لیتا ہے اور ہر مرتبہ آدھے لیٹر ہو کو پھیپھڑوں میں لے جاتا ہے بستر پر لیٹے ہوئے انسان کو آٹھ لیٹر بیٹھے انسان کو سولہ لیٹر چہل قدمی کرنے والے کو چوبیس لیٹر دوڑنے کی صورت میں ہر منٹ کے اندر انسان کو پچاس لیٹر ہوا درکار ہوتی ہے یومیہ انسان پندرہ ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے خون کے پچیس ارب کارکن خلیے جو جسم کے ملیوں کھرب صارفین کو آکسیجن وغیرہ پہنچانے پر معمور ہیں یہ خلیے ایک لاکھ کلومیٹر کا سفر طے کرتے ہوئے ملیوں کھرب خلیوں وغیرہ سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کے کوڑے کو سمیٹتے ہوئے دل میں پہنچتے ہیں دل ان کو پھیپھڑوں کی طرف روانہ کرتا

ہے یہ خون کے اربوں خلیے پھپھڑوں کی لاکھوں کلو میٹر پچھی ہوئی رگوں میں سفر کرتے ہیں پھپھڑوں کی باریک رگیں ان اربوں خلیوں سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کو کیش کر لیتی ہیں اور سانس کے ذریعے پھپھڑے اس کاربن ڈائی آکسائیڈ کے فضلے کو باہر نکال دیتے ہیں پھر خون پھپھڑوں کی رگوں سے سفر کرتا ہوا ساٹھ کروڑ نھے نھے ہوا کے تھیلوں تک پہنچتا ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت سے دونوں پھپھڑوں میں ہوا کو ذخیرہ کرنے کے لئے بنائے ہیں ان کروڑوں تھیلوں سے آکسیجن چند سیکنڈوں میں اربوں خلیوں کے اندر بھری جاتی ہے اور یہ اربوں خلیے آکسیجن لے کر دل کے اندر پہنچتے ہیں اور دل کی معجزانہ موٹر بڑی تیزی کے ساتھ ان اربوں خلیوں کو جو آکسیجن سے لیس ہو چکے ہوتے ہیں ہزاروں میل کے سفر پر روانہ کر دیتی ہے۔

ڈارون پرایمان لانے والو

دنیا میں کوئی چھوٹا سا نظام بھی خود بخود تیار نہیں ہوتا اور نہ ہی چلتا ہے جب تک کہ اس نظام کو کوئی تیار کرنے والا نہ ہو اور کوئی چلانے والا نہ ہو یہ کتنی نا سمجھی کی بات ہے کہ یوں کہہ دیا جائے انسانوں، درندوں، پرندوں، کیڑے، مکوڑوں میں پھپھڑوں کا عجیب و غریب معجزانہ نظام وقت کے گزرنے یعنی ارتقاء کے ساتھ ترتیب پاتا چلا گیا دنیا میں سوئی، دھاگہ، پائپ لائنیں، وال، موبائل، کمپیوٹر چھوٹی بڑی مشینیں کاریں، جہاز، ریلیں اور ان کے سینکڑوں پرزہ جات کون سی چیز ایسی ہے جو خود بخود تیار ہوئی ہے یا وقت کے گزرنے کے ساتھ وہ ترتیب پاتی چلی جاتی ہیں یا وقت کے گزرنے کے ساتھ ان کا نظام پہلے سے بہتر ہوتا چلا جاتا ہے حالانکہ دنیا میں انسان جو کچھ بھی بنا رہا ہے ان کا نظام اتنا مشکل و پیچیدہ نہیں بڑی سے بڑی چیز کیوں نہ ہو ہزاروں ماہرین تھوڑا سا عرصہ ان چیزوں پر غور کرنے میں لگائیں ان کو کھولیں اور جوڑیں تو ان چیزوں کے نظام کو سمجھ جاتے ہیں بلکہ بہت سارے

ماہرین ان چیزوں کے نظاموں میں بہت ساری خرابیاں اور عیب بھی بتلا دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم انشاء اللہ اس سے بہتر چیز بنالیں گے جب کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو بھی چیزیں تخلیق فرمائی ہیں ان سب چیزوں کے معجزانہ نظام پر ساری دنیا کہ لاکھوں ماہرین جمع ہو جائیں اور عرصہ دراز تک غور کریں اور خوب غور کریں تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی معجزانہ نظام کو مکمل طور پر سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں اور نہ تو اللہ تبارک و تعالیٰ کے معجزانہ نظام میں کوئی عیب نکال سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ ہم اس جیسی چیز یا اس سے بہتر چیز بنا سکتے ہیں۔ ان فی ذالک لآیات لقوم یعقلون

اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم صفات

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر ساری دنیا کے درختوں کے قلم بنالیے جائیں اور سارے سمندروں کو سیاہی بنا کر سات مرتبہ دنیا کے سمندروں کے بقدر اور سیاہی بنالی جائے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفات کو لکھا جائے تو سارے قلم اور ساری سیاہی ختم ہو جائیگی؛ لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفات ختم نہ ہوں گی۔

ذرا غور کریں اور سوچیں؟ دنیا کے سارے انسانوں، حیوانوں، پرندوں، درندوں، کیڑے مکوڑوں، نباتات، جمادات، معدنیات، پھلوں، پھولوں، سبزیوں، جڑی بوٹیوں ہر ایک کی سینکڑوں ہزاروں اقسام پائی جاتی ہیں اسی طرح سمندر کے اندر خشکی سے بھی زیادہ کروڑوں قسم کی مخلوقات موجود ہیں اور بہت ساری مخلوقات وہ ہیں جن کو ہم نہیں دیکھ سکتے ان کی بھی لاکھوں اقسام ہیں ہر قسم کی لاکھوں صفات ہیں اگر ساری دنیا والے ان ساری مخلوقات کی ساری صفات کی تحقیق میں لگ جائیں تو ہر مخلوق کی صفات پر پوری کتاب تیار ہو جائے گی جیسے آج کل چند نئی کتابیں بعض مخلوقات پر سامنے آئی ہیں۔

چیونٹی ایک معجزہ۔ مکڑی ایک معجزہ۔ خلیہ ایک معجزہ۔ اگر ان چھوٹی چھوٹی

چیزوں کی صفات پر پوری پوری کتابیں آسکتی ہیں تو دنیا کے ملیوں کھرب چیزوں کی صفات لکھنی شروع کر دی جائیں تو وہ کتنی ہو جائیں گی کتنی کتابیں کی کتنی سیاہی درکار ہوگی زمین اور زمین پر رہنے والی مخلوقات کے علاوہ سیارے، ستارے، سورج، چاند، ایک لاکھ نوری سال کی مسافت پر پھیلی ہوئی ہماری کہکشائیں ان سب کی صفات اور زمین کے ذروں کے بقدر دیگر کہکشائیں وہاں کی ساری مخلوق، ساری مخلوق کی ساری صفات اللہ تبارک و تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں کون ہر مخلوق کے اندر عجیب و غریب صفات پیدا کر رہا ہے کون لاکھوں جڑی بوٹیوں کو ہزاروں قسم کی صفات عطا کر رہا ہے کون کروڑوں قسم کے پھولوں کو مختلف رنگ، مختلف ڈیزائن، مختلف خوشبوؤں والی صفات عطا کر رہا ہے کون ہزاروں قسم کے پھلوں کو مختلف رنگ، مختلف ڈیزائن، مختلف لذتوں والی صفات عطا کر رہا ہے کون ہزاروں قسم کی سبزیوں میں مختلف رنگ مختلف ڈیزائن، مختلف لذتوں اور مختلف فائدوں والی صفات عطا کر رہا ہے کون کروڑوں قسم کے پرندوں میں مختلف رنگ، مختلف ڈیزائن اور مختلف صفات اور انکے گوشت کے اندر مختلف ذائقوں والی صفات رکھ رہا ہے کون ہے جس نے سمندروں کے اندر کروڑوں قسم کے مختلف رنگ، مختلف ڈیزائن، مختلف صفات، اور انکے گوشت میں مختلف لذتیں اور فائدے رکھ دیئے کون ہے جس نے انسانوں پرندوں، درندوں، کیڑے مکوڑوں، آبی مخلوق غیر مرئی مخلوق کے جسم، دماغ، دل، زبان، آنکھیں، جلد، ناک غرض یہ کہ ہر ایک ہر عضو کو الگ صفات کے تحت پیدا کیا کون ہے جو ہر انسان کو نئی آواز، نیا چہرہ، نئی خوشبو، انگلیوں، میں نئے ڈیزائن، کیساتھ تخلیق کر رہا ہے کچھ وقت نکال کر غور کریں اور سوچیں تو معلوم ہوگا تو اللہ تبارک و تعالیٰ ساری مخلوقات کو ساری صفات عطا فرما رہے ہیں جو ایسی عظیم صفات والا ہو تو اس کی صفات دنیا کے درختوں کے قلموں سے اور دنیا کے سمندروں کی سیاہی سے کیونکر ممکن ہو سکے گی واقعی اللہ تبارک و تعالیٰ بے حد و حساب عظیم

صفات والے ہیں۔

تفکر کی عبادت

قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ ترجمہ: زمین میں نشانیاں ہیں یقین کرنے والوں کے لئے اور تمہارے اندر بھی نشانیاں ہیں تم دیکھتے کیوں نہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے زمین میں قدم قدم پر اتنی انگنت نشانیاں رکھی ہیں کہ ہم انہیں شمار نہیں کر سکتے اپنے اندر تفکر کو پیدا کر لیں جس کا حکم قرآن میں بار بار آیا ہے تفکر یہ ہے کہ ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کی بنائی ہوئی انگنت نشانیوں پر غور کرنے کی عادت بنائیں تو دل میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت قدرت کا یقین بیٹھ جائے گا اور انسان اللہ تبارک و تعالیٰ کی نافرمانی سے بچ جائے گا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی نشانیاں ہمارے اندر موجود ہیں انسان کا دل، دماغ، آنکھیں زبان کان، ناک، بال، چہرے کا حسن ہاتھ، پاؤں، معدہ، گردے انسان میں سینکڑوں قسم کے اربوں خلیے جگر کا پانچ سو قسم کے مختلف کام کرنا، غرض یہ کہ جسم کے سارے اعضاء اور ان کے عجیب و غریب معجزانہ کروڑوں کام اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانیاں ہیں لیکن افسوس آج لوگوں نے تفکر کی عبادت کو عمومی طور پر چھوڑ دیا ہے حدیث میں آتا ہے تفکر ساعة خیر من عبادة سنة ایک گھڑی اللہ تبارک و تعالیٰ کی تخلیق پر غور کرنا ایک سال کی عبادت سے زیادہ افضل ہے تفکر کی عبادت کے لئے چند چیزوں کا اہتمام ضروری ہے ورنہ تفکر کی عبادت کا وقت نہ ملے گا اور یہ عبادت نہ ہو سکے گی

۱۔ بولام کریں خاموش رہنے کی عادت بنائیں خاموش رہنے سے دماغ مختلف

چیزوں کے بارے میں خوب سوچتا ہے زیادہ بولنے سے دماغ کو سوچنے کا موقع نہیں ملتا۔
 ۲۔ عزیز واقارب اور دوستوں سے ملاقاتوں کو انتہائی مختصر اور ضرورت کے تحت رکھیں یہ زیادہ ملاقاتیں وقت کی تباہی اور پریشانیوں کی جڑیں ہیں۔ جتنا وقت خلوت کے لئے مل جائے اس کو غنیمت جانیں بعض اوقات بیوی بچے انسان سے کہتے ہیں کہ ہم نے فلاں عزیز واقارب کے گھر جا کر کچھ دن رہنا ہے تو بعض مرد اجازت نہیں دیتے اور کہتے ہیں مجھے گھر کی تنہائی کا بھتی ہے حالانکہ اگر غور کریں تو یہی تنہائی انسان کے لئے بہت بڑی نعمت ہے کہ اس تنہائی اور خلوت میں انسان کو وہ ہزاروں فوائد حاصل ہوتے ہیں جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا صرف یہ کہ انسان یہ تنہائی کے اوقات اللہ تبارک و تعالیٰ کی بنائی ہوئی اربوں چیزوں کی لاکھوں صفات کے غور کرنے پر لگا دے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کا یقین دل میں بسالے تو یہ یقین دنیا جہاں کے سارے خزانوں سے زیادہ قیمتی متاع ہے۔

۳۔ کھانا کم کھائیں زیادہ کھانے سے نیند کا غلبہ ہوگا اور زیادہ وقت سونے میں گزر جائے گا اسی طرح زیادہ کھانے سے بیماریاں زیادہ ہوں گی، اخراجات بڑھ جائیں گے بہت سارا وقت کھانے بنانے میں لگ جائے گا اور تفکر کی عبادت کا موقع حاصل نہ ہوگا

۴۔ سونا کم کر دیں چھ گھنٹوں سے زیادہ سونا انسان کے لئے نقصان دہ ہے رات کو پانچ گھنٹے اور دن کو ایک گھنٹے کا قیلولہ انسان کے لئے کافی ہے زیادہ سونے سے قیمتی وقت ضائع ہو جائے گا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے جسم اور کائنات میں کروڑوں قسم کی نشانیاں رکھی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خاموش رہا کریں۔ خلوت کا اہتمام کیا کریں۔ اس کے ساتھ پھلوں، پھولوں، سبزیوں، انسانوں، حیوانوں، درندوں، کیڑے مکوڑوں،

درختوں، پودوں، جڑی بوٹیوں اور ان سب کی عجیب و غریب صفات اور ان کے اندر کام کرنے والے اللہ تبارک و تعالیٰ کے معجزانہ نظاموں پر غور کیا کریں تو ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بہت ساری نشانیاں مل جائیں گی۔

ساری مخلوق کو توانائی کی ضرورت

انسانوں، جانوروں، پرندوں، درندوں، غرض یہ کہ ساری مخلوق کے جسموں کو ہزاروں مختلف کام کرنے کے لئے ہمہ وقت توانائی کی ضرورت پیش آتی ہے اور پھر وہ توانائی ایک قسم کی نہیں ہے بلکہ جسم میں ہزاروں قسم کی مختلف مشینیں کام کر رہی ہیں ہر ایک مشین کوئی قسم کی توانائی کی ضرورت پیش آتی ہے ان تمام مشینوں کو قسمائیں کی توانائی پہنچانے کا اللہ تبارک و تعالیٰ نے عجیب و غریب معجزانہ نظام بنا دیا ہے

توانائی پہنچانے کا عجیب و غریب نظام

اللہ تبارک و تعالیٰ نے زمین کو اپنی قدرت سے کروڑوں قسم کی توانائیوں کا مرکز بنایا ہے انسانوں اور حیوانوں کی توانائی کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے لاکھوں قسم کی غذائیں پیدا کیں جن میں مختلف وٹامنز اور غذائی اجزاء پائے جاتے ہیں انسان اور حیوان ان غذاؤں کو استعمال کرتے ہیں اور ان سے ہزاروں قسم کی توانائی حاصل کرتے ہیں۔

بے حس مشینیں

انسانوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی دی ہوئی عقل کی عظیم نعت سے فائدہ اٹھایا اور سینکڑوں قسم کی مختلف مقاصد کے لئے مشینیں تیار کیں ان مشینوں کو توانائی کی ضرورت پڑتی ہے ان توانائیوں یعنی پیٹرول، ڈیزل، گیس، بجلی، وغیرہ سے یہ مشینیں چلتی ہیں لیکن غور طلب بات ہے انسانوں نے جتنی بھی مشینری بنائی ہے وہ سب بے حس ہیں انسان چاہے

جتنی کوشش کر لے کوئی ایسی مشینری نہیں بنا سکتا جس کے اندر تھوڑا سا بھی احساس ہو، اس لئے کسی بھی مشین کے اندر جب توانائی ڈالی جاتی ہے تو اس کو کسی قسم کی لذت کا احساس نہیں ہوتا۔ اس کو صرف چلنے کے لئے توانائی حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی بنائی ہوئی ساری مخلوق کو بھی توانائی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جب یہ مخلوقات اس توانائی کو حاصل کرنے کے لئے مختلف چیزوں کو کھاتے ہیں تو جہاں ان کو توانائی حاصل ہوتی ہے وہاں قسماً قسم کی لذتیں بھی حاصل ہو جاتی ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت، عظمت، کبریائی اور شان کی بہت بڑی دلیل ہے۔

معدہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی

توانائی حاصل کرنے کے لئے جب انسان اور حیوان مختلف غذاؤں کو استعمال کرتے ہیں تو وہ عجیب و غریب قسم کی لذتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ کا معجزانہ نظام ہضم اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔ سب سے پہلے منہ کے اندر خاص قسم کی رطوبتیں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ جو ہاضمے کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ دانت ان غذاؤں کو پس دیتے ہیں۔ پھر یہ غذائیں معدے کے اندر چلی جاتی ہیں۔ معدے کو اندر سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے تولیے کی مانند بنایا ہے۔ اس کی سطح پر کم و بیش تین کروڑ پچاس لاکھ ننھے منے غدد پیدا کئے ہیں۔ یہ غدد غذاؤں کو ہضم کرنے والی رطوبتیں تیار کرتے ہیں۔ روزانہ پون گیلن رطوبتیں تیار کرتے ہیں۔ یہ رطوبتیں زیادہ تر تیزابی مادوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جس کو انگریزی میں ہائیڈروکلورک ایسڈ کہتے ہیں۔ یہ ساری رطوبتیں یعنی تیزابی مادے وغیرہ عام طور پر تین چار گھنٹے میں ساری غذا کو ایک لئی یا سوپ کی شکل دے دیتے ہیں۔ معدے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے چیزوں کو پکھلانے کی عجیب صلاحیت رکھی ہے۔ بعض درندے اپنے شکار کو ہڈیوں سمیت کھا لیتے ہیں، ان کے معدے ہڈیوں کو

بھی گلا کر رکھ دیتے ہیں۔ جبکہ یہی ہڈیاں پریش کو کر میں اگر چوبیس گھنٹے بھی ابالی جائیں تو نہ گھلیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے معدے میں خصوصی صلاحیت رکھی ہے کہ یہ چند گھنٹوں میں چیزوں کو پگھال دیتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ معدے کی تیزابیت، کھانے کے ساتھ آنے والے کروڑوں جراثیم کو موت کے گھاٹ اتار دیتی ہے۔ اس کے بعد یہ غذائیں چھوٹی آنت میں داخل ہو جاتی ہیں۔

تیزابی مادے اور معدہ

ذرا غور و فکر کریں کہ معدہ کے اندر پیدا ہونے والے تیزابی مادے چند گھنٹوں میں سخت سے سخت غذاؤں کو پگھلا کر رکھ دیتے ہیں یہ تیزابی مادے گوشت ہی سے بنے ہوئے معدے کو ساڑھ ستر سال تک نقصان کیوں نہیں پہنچاتے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت سے معدے کے اندر ایک خاص قسم کی تہہ چڑھائی ہے جس کی وجہ سے تیزابی مادے ہزاروں قسم کی غذاؤں کو انسانوں، جانوروں، درندوں، پرندوں، کیڑے مکوڑوں کے معدوں میں پگھلا دیتے ہیں لیکن زندگی بھر تیزابی مادے معدے کو نقصان نہیں پہنچاتے۔

آنتیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ہیں

آنتیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا عظیم شاہکار ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے انسانوں اور حیوانوں کو آنتوں کی نعمت عطا فرمائی ہے۔ بعض چھوٹی چھوٹی مخلوق مثلاً: چیونٹی وغیرہ کو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے آنتوں کی نعمت عطا فرمائی ہے۔

آنتوں کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ چھوٹی آنت ۲۔ بڑی آنت۔ چھوٹی آنت اٹھارہ سے چھبیس فٹ لمبی ہوتی ہے۔ آنتوں کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے معجزانہ نظام کے تحت معدے سے آنے والی غذا سے مختلف وٹامینز اور مختلف غذائی اجزاء کیش حاصل کرنے

کی صلاحیت رکھی ہے۔ وہ اس طرح کہ آنتوں کے اندر کھربوں کی تعداد میں بال نما روئیں ہیں۔ جو روئیں غذا سے مختلف قسم کے وٹامینز اور دیگر غذائی اجزاء مثلاً آئرن، پروٹین، نشاستہ، شوگر وغیرہ کو چوس لیتے ہیں۔ آنتوں کو اندر سے اگر دیکھا جائے تو مخمل کی طرح نظر آئیں گے، اگر خوردبین سے دیکھا جائے تو اس کے بال نما اربوں روئیں نظر آئیں گے۔ اسکے ساتھ آنتوں کے اندر بہت سارے گھڑے نظر آئیں گے۔ ان گھڑوں کی وجہ سے آنتوں میں غذائی اجزاء کو زیادہ سنور کرنے کی گنجائش بن جاتی ہے۔ آنتوں میں عام حالت میں چھ مربع فٹ کے بقدر غذا کو سنور کرنے کی گنجائش جبکہ موجودہ گھڑوں کی وجہ سے آنتوں میں نوے سکور فٹ کی گنجائش نکل آتی ہے۔ ان فی ذلک لایت لقوم یعقلون ○

اس کے ساتھ ساتھ آنتوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے غذاؤں کو مزید ہضم کرنے کے لئے کروڑوں نفع مند بیکٹیریا رکھے ہیں جو غذا کو مزید چھوٹے چھوٹے ذرات میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے غذا سے مختلف قسم کے وٹامینز و دیگر فائدہ مند اجزاء کا حصول اور آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آنتیں بعض غذائی اجزاء کو دوسرے فائدہ مند مادوں میں تبدیل کر دیتی ہے۔ مثلاً بکری کے گوشت میں موجود پروٹین کو امانو ایسڈ نامی مادے میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ جس کی جسم کو ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے ہی غذا کے نشاستے کو گلوکوز میں تبدیل کر دیتی ہے۔ جس کی انسان کو اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ آنتوں کے اندر مختلف قسم کے پٹھے رکھے گئے ہیں جو مختلف کام انجام دیتے ہیں۔ بعض پٹھے آنتوں کو آگے پیچھے حرکت دیتے رہتے ہیں۔ اس طریقے سے غذا ہاضمے کی رطوبتوں کے ساتھ پھیٹی جاتی ہے۔ پھیننے کا یہ عمل ایک منٹ میں دس سے پندرہ بار ہوتا ہے۔ بعض آنتوں کے پٹھے آنتوں میں خاص قسم کی لہریں پیدا کرتے ہیں۔ ان لہروں کا کام یہ ہے کہ آنتوں کے اندر موجود غذا کو ہر لہر کے ساتھ چنداچ آگے دھکیلتی ہیں۔ چھوٹی آنت

میں عام طور پر کھانا تین سے آٹھ گھنٹے رہتا ہے۔ چھوٹی آنتوں کی کروڑوں بال نما روئیں آنتوں سے فائدہ مند مختلف اجزاء کو نکال لیتی ہیں۔ اس کے بعد غذا کا فضلہ بڑی آنت میں منتقل ہو جاتا ہے۔ بڑی آنت اس فضلے سے تمام فائدہ مند رطوبتوں کو چوس کر خون میں شامل کر دیتی ہیں۔ اگر بڑی آنت ان رطوبتوں کو احتیاط کے ساتھ غذا کے فضلے سے نکال کر دوران خون میں شامل نہ کریں اور یہ رطوبتیں ڈریج سسٹم کے ذریعے جسم سے نکل جائیں تو انسان سوکھ کر کاٹنا ہو جائے۔ رطوبتوں کے نکلنے کے بعد غذا کا فضلہ نسبتاً سخت حالت میں رہ جاتا ہے تو بڑی آنت اسے اپنے آخری حصے میں جو وال جسے انگریزی میں ریگٹم کہتے ہیں۔ اس کے ذریعے سے فضلے کو روک لیا جاتا ہے، پھر ضرورت کے وقت اس فضلے کو وال کھول کر باہر نکال دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات آنتوں میں بعض ہڈیوں کے گزرنے کی وجہ سے یا ویسے ہی زخم ہو جاتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آنتوں کے اندر ہی اس کی مرمت اور ریپیرنگ کا عجیب و غریب نظام بھی رکھ دیا ہے۔

فائدہ: اللہ تبارک و تعالیٰ نے نظام ہضم کے لئے بہت ساری رطوبتیں پیدا کرنے کا نظام بنا دیا ہے۔ منہ، زبان اور حلق کی نالی میں موجود غدود روزانہ ساڑھے چار لیٹر لعاب دہن پیدا کرتے ہیں۔ کھانے سے قبل اس کی پیداوار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے غذا گیلی ہوتی ہے اور یہی لعاب دہن نگلنے والوں کو نگلنے میں مدد دیتی ہے۔ تین لیٹر سے زیادہ رطوبت انسان کا معدہ روزانہ پیدا کرتا ہے۔ یہ رطوبت غذا کو ہضم کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ اور یہی رطوبت دشمن بیکٹیریا کو موت کے گھاٹ اتار دیتی ہیں۔ یہ رطوبت غذا میں موجود دودھ کو دہی میں تبدیل کر کے قابل ہضم بنا دیتی ہیں۔

جگر اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی

یوں تو جسم کے سارے ہی اعضاء اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کے

شاہکار ہیں لیکن جگر کو سارے اعضاء پر فوقیت حاصل ہے جگر اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم کاری گری اور انجینئرنگ کا شاہکار ہے سارا جہاں مل جائے سارے جہاں کے ماہر سائنس دان مل جائیں تو ایک جگر تیار نہیں کر سکتے جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ یومیہ پیدا ہونے والی ملینوں کھرب مخلوقات کو مختلف سائزوں، مختلف صفات والے، جگر انتہائی مضبوطی کے ساتھ اپنے اپنے مقام پر فٹ کر کے عطا کر رہے ہیں ساری زندگی جگر اپنے مقام پر فٹ رہتا ہے باوجود اس کے بہت ساری مخلوقات سارا دن بھاگ دوڑ کرتے ہیں دھکے کھاتے ہیں لیکن جگر وغیرہ اپنے مقام پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔

معجزانہ انداز

تھوڑی دیر کے لئے تفکر کی عبادت کرتے ہیں غور کیجئے اور سوچئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کے سر، سینے اور پیٹ کے مختصر مقام میں کیسی کیسی عجیب و غریب ہزاروں قسم کی کام کرنے والی مشینریاں لگا دی ہیں جو دنیا کی لاکھوں فیکٹریوں سے زیادہ کام کرتی ہیں یہ ساری مشینریاں یعنی دماغ، آنکھیں، زبان، ناک، کان، دل، پھیپھڑے، جگر، تلی، لبلبہ، پتہ، گردے، بڑی آنت، چھوٹی آنت، مثانہ، کوکس انتہائی مضبوطی کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے مقام پر فٹ فرمایا ہے کہ ساٹھ، ستر سال کے لاکھوں جھٹکے لاکھوں میل کے سفر اور دن بھر کے ہزاروں سخت سے سخت کاموں کے باوجود انسان کے سارے اعضاء اپنے مقام پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں اور چند انچ بھی دائیں بائیں نہیں ہوتے اور اسی طرح مذکورہ اعضاء جو لاکھوں کام کرتے ہیں ساٹھ ستر سال کے طویل عرصے تک عمومی طور پر بغیر مرمت مانگے کس معجزانہ انداز میں کام کرتے ہیں ان ساری باتوں میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں عقل سلیم عطا کرے اور

تفکر کی عبادت نصیب فرمادے۔ (آمین)

جگر کے پانچ سو معجزانہ کام

جگر پانچ سو قسم کے معجزانہ کام کرتا ہے اگر جگر ان میں سے چند کام چھوڑ دے تو انسان سخت بیماریوں کا شکار ہو کر بستر پر پڑ جائے اور ایک زندہ لاش بن جائے لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے ساری مخلوق پر عظیم احسان فرمایا کہ سب کو جگر کی عظیم نعمت عطا فرمائی۔

سائنس دان کہتے ہیں کہ اگر ہم پوری زمین پر مختلف فیکٹریاں لگا دیں تو یہ ساری فیکٹریاں مل کر بھی اتنا کام نہیں کر سکتیں جتنا کہ اللہ رب العزت کا بنایا ہوا ایک جگر کام کرتا ہے۔ جگر کے سارے کاموں کو لکھنے کے لئے تو ایک بڑی کتاب کی ضرورت ہے لیکن تفکر کی عبادت کے لئے جگر کے چند اہم کام بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۔ جسم کو ہزاروں مختلف کاموں کے لئے توانائی کی ضرورت پیش آتی ہے توانائی کو حاصل کرنے کے لئے ایندھن کی ضرورت ہوتی ہے اس ایندھن کا ایک بڑا حصہ جگر فراہم کرتا ہے۔

۲۔ مختلف غذاؤں اور خصوصاً مرغن غذاؤں کو ہضم کرنا ایک مشکل مرحلہ ہوتا ہے لیکن یہ مشکل مرحلہ جگر ہی کی مدد سے مکمل ہوتا ہے جگر صفرا پیدا کرتا ہے یہ صفرا زرد رنگ کا پانی ہے جو جگر سے بن کر پتے میں جمع ہو جاتا ہے پتہ جگر کا پڑوسی ہے پتے سے یہ صفرا آنتوں میں جاتا ہے اور غذاؤں کو ہضم کر دیتا ہے۔

۳۔ جسم کو لاکھوں کاموں کی انجام دہی کے لئے سینکڑوں قسم کے خامروں یعنی این زائمر کی ضرورت ہوتی ہے جو مختلف کام کرتے ہیں جگر ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ایک ہزار قسم کے مختلف خامرے تیار کرتا ہے۔

۴۔ جسم کو چوٹ لگنے کی صورت میں مختلف زخم آتے ہیں اور خون بہنے لگتا ہے اس

خون کو فوری طور پر روکنا انتہائی ضروری ہوتا ہے اگر خون نہ روکا جائے تو سارا خون ہی بہہ جائے اور موت واقع ہو جائے خون کو روکنے کے لئے ایک خاص قسم کا مادہ جگر تیار کرتا ہے اور اسے خون میں شامل کر دیتا ہے یہ مادہ ذرات کی شکل میں خون میں شامل ہو کر پورے جسم کا ہمہ وقت چکر کاٹتا رہتا ہے اور جہاں کہیں جسم کے اندر یا باہر زخم آیا تو دماغ فوراً آرڈر جاری کرتا ہے اور خون میں شامل زخموں کی مرمت کرنے والے خلیے جائے حادثہ پر پہنچ جاتے ہیں اور خون کے روکنے والے مادے کو خون کے ذرات میں سے جمع کر کے زخم کے مقام پر چپکانا شروع کر دیتے ہیں اور خون رک جاتا ہے۔ (سبحان اللہ)

۵۔ انسان اور جانور وغیرہ جو گوشت کھاتے ہیں اس گوشت میں پروٹین ہوتی ہے پروٹین کے اندر جہاں فائدہ مند اجزاء ہیں وہیں ایک خاص قسم کا زہر بھی ہے جسے انگریزی میں سائٹائیڈ کہتے ہیں اگر اس زہر کا مداوا نہ ہو تو موت واقع ہو جائے اس زہر کے مداوے کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے جگر کو صلاحیت عطا فرمائی ہے کہ جگر پروٹین میں شامل خاص زہر کے اجزاء کو ایک پراسرار اور پیچیدہ عمل سے گزار کر انہیں گوشت میں تبدیل کرتا رہتا ہے اور اگر یہ اجزاء جسم کی ضروریات سے زیادہ ہوں تو جگر ان اضافی اجزاء کو پیشاب کے ذریعے جسم سے باہر نکلوا دیتا ہے۔

۶۔ جسم کو مختلف کاموں کی انجام دہی کے لئے مختلف وٹامنز مثلاً وٹامن اے، وٹامن بی وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے یہ وٹامنز جگر تیار کرتا ہے اور پھر ان کا ایک بڑا ذخیرہ اپنے اندر محفوظ کر لیتا ہے اور جب جسم کو ان وٹامنز کی ضرورت پیش آتی ہے تو دماغ فوراً جگر کو آرڈر جاری کرتا ہے کہ اتنی مقدار میں فلاں وٹامنز خون میں شامل کر دیئے جائیں تو جگر فوراً اتنی مقدار کی وٹامنز خون میں شامل کر دیتا ہے یاد رہے کہ جسم کا سارا خون دل میں جانے سے پہلے جگر سے گزرتا ہے اور جگر جسم کی ضروریات کی چیزوں کو دماغ کے حکم سے فوراً خون میں

شامل کرتا رہتا ہے۔

۷۔ گردوں میں موجود غدد و جسم کی نمکیات کو بچانے کے لئے خاص قسم کا مادہ یعنی ہارمون پیدا کرتے رہتے ہیں جن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جسم کی نمکیات کو ضائع ہونے سے بچایا جائے جہاں یہ ہارمون جسم کے لئے فائدہ مند ہیں وہاں یہ بھی ہے کہ اگر یہ مخصوص ہارمون جسم میں زیادہ ہو جائیں تو جسم پھولتا ہی چلا جائے لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت سے جگر میں اس کا علاج رکھ دیا ہے کہ جگر ضرورت سے زیادہ ان مخصوص ہارمون کو جسم سے باہر نکال دیتا ہے۔

۸۔ زمین پر پھیلے ہوئے کھربوں دشمن بیکٹریا، وائرس سے بچانے کے لئے جسم کو اینٹی باڈیز کی ضرورت ہوتی ہے جگر اینٹی باڈیز کی تیاری میں خصوصی کردار ادا کرتا ہے۔

۹۔ مختلف غذاؤں اور دواؤں میں فائدہ مند اجزاء کے ساتھ انتہائی مضر اجزاء بھی ہوتے ہیں مثلاً ٹیکوٹین، کمفین وغیرہ جو جسم کے لئے زہر کا کام کرتی ہیں اگر غذاؤں اور دواؤں کے زہریلے اجزاء خون میں شامل ہو جائیں تو چند منٹوں میں موت واقع ہو جائے لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان قسم کے زہریلے مادوں کے اثرات کو ختم کرنے کی عجیب و غریب صلاحیت جگر کو عطا فرمائی ہے کہ یہ زہریلے اجزاء جب خون میں شامل ہو کر جگر میں جاتے ہیں تو جگر ان زہریلے اجزاء کو دل کی طرف جانے نہیں دیتا بلکہ چھ سے دس سیکنڈ کے اندر خون سے ان زہریلے اجزاء کو نکال کر ضائع کر دیتا ہے یا مختلف فائدہ مند اجزاء میں تبدیل کر کے اپنے اندر اسٹور کر دیتا ہے تو اس طرح دن میں ہزاروں بار جگر اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے انسان، حیوان وغیرہ کو موت کے منہ میں جانے سے بچا لیتا ہے اور انسان کو پیہ بھی نہیں چلتا۔ ان فی ذالک لآیات لقوم یعقلون O

۱۰۔ جگر کو یہ خصوصی صلاحیت بھی دی گئی ہے کہ یہ جسم کے سیکنڈوں فائدہ مند اجزاء کو

اپنے اندر اسٹور کر لیتا ہے اسٹور کرنے کی گنجائش نہ ہو اور یہ فائدہ مند اجزاء نقصان کا باعث بننے لگیں تو گردوں کے ذریعے باہر خارج کروا دیتا ہے اسی طرح بعض فائدہ مند اجزاء جب استعمال ہو جاتے ہیں تو ان کا فضلہ جسم کے لئے نقصان دہ زہر بن جاتا ہے تو جگر اس زہریلے مادے کو کیمیائی عمل کے ساتھ فائدہ مند مادوں میں تبدیل کر کے اپنے اندر اسٹور کر دیتا ہے مثلاً جب انسان بھاگ دوڑ میں مصروف ہو تو جسم کے پٹھے توانائی حاصل کرنے کے لئے جسم میں موجود گلوکوز کو تیزی سے جلاتے ہیں گلوکوز کے جلنے سے ایک زہریلہ مادہ پیدا ہوتا ہے جس کو انگریزی میں لیکٹک ایسڈ کہتے ہیں جگر اس زہریلے مادے کو ضائع کرنے کے بجائے ایک فائدہ مند مادے میں تبدیل کر کے اسٹور کر لیتا ہے اس فائدہ مند مادے کو انگریزی میں گلائیکو جن کہتے ہیں اس گلائیکو جن سے ضرورت پڑنے پر جسم کے لئے گلوکوز تیار کیا جاتا ہے اور گلوکوز کو خون میں شامل کر دیا جاتا ہے۔

۱۱۔ انسان جو مختلف میٹھی چیزیں کھاتا ہے ان میں موجود شکر آنتوں میں جا کر گلوکوز میں تبدیل ہو جاتا ہے یہ گلوکوز انسان کے لئے بہت ہی فائدہ مند چیز ہے لیکن اگر یہ زیادہ ہو جائے تو انسان پر بے ہوشی طاری ہو سکتی ہے اس کے مداوے کے لئے جگر اضافی گلوکوز کو گلائیکو جن مادے کی شکل دے کر اپنے اندر اسٹور کر لیتا ہے جگر میں آدھا پونڈ شکر محفوظ کرنے کی گنجائش موجود ہے کھانوں کے وقفے کے درمیان جب خون میں شکر کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور جسم میں کمزوری اور تھکاوٹ پیدا ہونے لگتی ہے تو جگر بقدر ضرورت گلوکوز کو خون میں شامل کر دیتا ہے۔

۱۲۔ خون کے سرخ خلیے ہر سیکنڈ کے اندر لاکھوں کروڑوں مر رہے ہوتے ہیں ان مردہ خلیوں کو ٹھکانے لگانا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے جگر کو عجیب و غریب صلاحیت دی ہے کہ وہ خون سے ان مردہ خلیوں کو کیش کر لیتا ہے اور ایک خاص کیمیائی عمل

کے ذریعے ان مردہ خلیوں کو نئے سرخ خلیوں کی شکل میں تبدیل کر دیتا ہے اور بہت سارے مردہ خلیوں کے لاشوں سے صفرا کا مادہ پیدا کرتا ہے صفرا کا زردی مائل سبز مادہ غذا میں موجود چربی کو ہضم کرنے میں فائدہ دیتا ہے جگر صفرا کو تیار کر کے پتے کو فراہم کر دیتا ہے پتہ بقدر ضرورت صفرا آنتوں کو فراہم کرتا ہے جو غذا کو اور زیادہ قابل ہضم بنا دیتا ہے اور اس کے ساتھ یہ صفرا خون کی نالیوں سے چربی وغیرہ کے مضرا جزاء کو بھی صاف کرتا رہتا ہے تاکہ یہ ہزاروں کلو میٹر کی نرم و نازک باریک باریک لائیں چکنائی وغیرہ سے بند نہ ہو جائیں یہ صفرا کا مادہ اگر کسی وجہ سے خون میں زیادہ شامل ہونے لگیں تو ریرقان کی بیماری لگ جاتی ہے اور انسان کی آنکھوں اور جلد کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے۔

۱۳۔ اگر کسی بیماری کی وجہ سے جگر کے اسی فیصد خلیے تباہ ہو جائیں یا جگر کا اسی فیصد حصہ کاٹ کر الگ کر دیا جائے تب بھی جگر خوش اسلوبی کے ساتھ اپنا کام انجام دیتا رہتا ہے بلکہ کچھ عرصہ کے بعد جگر اللہ تبارک و تعالیٰ کے قدرتی نظام کے ذریعے بڑھ جاتا ہے اور اپنے پہلے والے سائز میں آ جاتا ہے۔ ان فی ذلک لآیات لقوم یعقلون O

گردے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی

گردے اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت، عظمت، کاریگری کا شاہکار ہیں۔ انسانی کی مٹھی کے برابر گردوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے دس دس لاکھ چھلنیاں لگائی ہیں، جو انسان کے سارے خون کو ایک گھنٹے میں دو بار فلٹر کرتے ہیں اور اس سے زہریلے مواد کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں اور فائدہ مند اجزاء کو اپنے اندر جذب کر کے واپس خون میں ملا دیتے ہیں۔ اگر خدا نخواستہ گردے کام چھوڑ دیں تو آج کل اس کے لئے بڑی بڑی مشینیں ہیں ان کے ذریعے خون کو صاف کیا جاتا ہے۔ لیکن وہ ایک سخت تکلیف دہ عمل ہے جس پر چھ سات گھنٹے لگتے ہیں اور خرچہ بھی بہت زیادہ ہوتا ہے، لیکن اس کے باوجود یہ مشینیں خون کی پندرہ

ہیں فیصد تک ہی صفائی کر پاتی ہیں اور یہ مصنوعی مشینیں زہریلے مادوں کے ساتھ بہت سارے فائدے مند اجزاء کو بھی خون سے نکال دیتی ہیں، لیکن گردوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت اور عظمت سے ایک معجزانہ نظام ترتیب دے دیا ہے۔ اس نظام کے تحت گردے خون کو صاف کرتے ہیں، چھانٹتے ہیں، فالتو زہریلے مادوں کو الگ کرتے ہیں، خون کے سرخ خلیوں کی تیاری میں مدد کرتے ہیں، جسم میں موجود ضرورت کے لئے مختلف چیزیں مثلاً پوٹاشیم، سوڈیم کلورائیڈ اور دوسرے کیمیائی مادوں پر بھی گردے نظر رکھتے ہیں۔ اگر یہ مادے زیادہ ہو جائیں تو ان کو باہر نکال دیتے ہیں، کم ہوں تو ان کو اسٹور کرتے رہتے ہیں، اسی طرح گردوں کا نظام جسم میں پانی کی مقدار کو اعتدال پر رکھتا ہے، جسم میں پانی زیادہ ہو جائے تو جسم کے خلیے تباہ ہو جائیں اور اگر پانی کم ہو جائے تو جسم کے خلیے سوکھ جائیں۔ اس لئے گردے پانی کی مقدار کو معتدل رکھتے ہیں۔ اضافی پانی کو باہر نکال دیتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ گردوں کا نظام خون کے تیزابی مادوں اور نمکیات پر نظر رکھتا ہے کہ ان کی مقدار پر نظر رکھتا ہے کہ وہ معتدل رہیں۔ اس لئے کہ تیزابی مادے زیادہ ہو جائیں تو جسم تباہی سے دوچار ہو سکتا ہے اور ایسے ہی جسم میں اگر نمک کی زیادتی ہو جائے تو نمک کی زیادتی سے جسم میں فالتو سیال مادے خلیوں اور خون کے درمیان جمع ہونے لگ جائیں گے اور اس کے نتیجے میں پیٹ، پاؤں اور ہاتھ وغیرہ پھول جائیں گے۔ اس کے ساتھ گردے اور بھی بہت سارے کام کرتے ہیں جن کو نمبر وار لکھا جاتا ہے۔

گردوں کے مختلف معجزانہ کام

- ۱۔ گردے مختلف قسم کے ہارمون تیار کرتے ہیں جو مختلف کام سرانجام دیتے ہیں۔ ایک ہارمون جو انگریزی میں ”اری تھروپائی ٹن“ کہلاتا ہے۔ یہ ہارمون خون کے سرخ خلیوں کی پیداوار میں مدد فراہم کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک دوسرا ہارمون جس کو انگریزی

میں ”رین“ کہتے ہیں، انسان کے بلڈ پریشر کو معمول پر رکھنے میں مدد دیتا ہے۔

۲۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظمت اور قدرت سے گردوں میں دس دس لاکھ چھلنیاں بنائی ہیں۔ ان چھلنیوں اور فلٹرز کو اگر طاقتور خوردبین سے دیکھا جائے تو یہ بڑے سر والے کچھوؤں کی طرح نظر آئیں گے۔ ان چھلنیوں کو کھول کر ایک لائن میں لگائیں تو ہر گردے میں ان کی لمبائی سو کلو میٹر کے قریب بن جائے گی۔ یہ چھلنیاں پورے خون کو ایک گھنٹے میں دوبار چھاننتی ہیں۔ زہریلے مادوں کو باہر نکال دیتی ہیں اور نناوے فیصد اچھے مادوں کو دوبارہ اپنے اندر جذب کر لیتی ہیں۔ زندگی کے لئے ضروری وٹامینز امانو ایسڈ، گلوکوز، ہارمونز اور دوسری فائدہ مند چیزوں کو گردوں کی چھلنیاں روک لیتی ہیں اور گردے اپنے اندر جذب کر کے دوبارہ خون کے اندر شامل کر دیتے ہیں اور زہریلے مادوں کو باہر نکال دیتے ہیں۔

۳۔ گردوں کا نظام پوٹیشیم جو گوشت اور پھلوں سے حاصل ہوتا ہے اس کی کمی اور زیادتی پر بھی نظر رکھتا ہے۔ اگر جسم میں اس کی مقدار کم ہو جائے تو پٹھے کمزور پڑ جائیں۔ خصوصاً سانس لینے والے پٹھے کمزور ہو جائیں اور سانس لینا مشکل ہو جائے۔ اگر پوٹیشیم کی مقدار ذرا سی بڑھ جائے تو دل کی دھڑکن بے قابو ہو جائے اور اس سے دل اچانک بند بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے گردے اضافی پوٹیشیم کو خون سے کیش کر کے باہر نکال دیتے ہیں۔ اگر پوٹیشیم کم ہو جائے تو گردے کفایت شعاری کے ساتھ اس کے استعمال کو یقینی بناتے ہیں۔

۴۔ سب سے بڑا فضلا یعنی فالتو مادہ جس سے گردوں کا سابقہ پڑتا ہے وہ یوریا ہے۔ یوریا پروٹین (لحمیات) کے ہضم ہونے کے عمل کے دوران پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے مادوں کی طرح جسم میں اس کی مقدار کو بھی معتدل رہنا ضروری ہے۔ یوریا کی مقدار زیادہ ہو جائے تو انسان کو سخت بیماریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور انسان کو بیہوشی کے دورے پڑ

سکتے ہیں۔

فائدہ: خون کی صفائی کے دوران گردے چوبیس گھنٹے فاضل مادوں کو پیشاب بناتے رہتے ہیں تقریباً تین لیٹر سیال روزانہ پیشاب کے ننھے منے قطرے گردوں کی دس لاکھ چھلنیوں سے گزر کر گردوں کے درمیانی حصے میں جمع ہوتے رہتے ہیں۔ اس چھوٹے سے اسٹور سے دوسھی منی نالیاں مثالے میں کھلتی ہیں اور مٹانے کا منہ جسم سے باہر جا پہنچتا ہے۔ ہر دس سے تیس سیکنڈ کے بعد گردوں کے پٹھوں میں لہریں پیدا ہوتی ہیں اور گردوں کے اسٹور میں جمع شدہ سیال ”پیشاب“ بیرونی نالیوں میں چلا جاتا ہے اور یہ نالیاں پیشاب کو مٹانے تک پہنچا دیتی ہیں۔ رات کے وقت جب انسان کے آرام کا وقت ہوتا ہے تو گردوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے کہ اپنی رفتار کم کر دو۔ اگر گردے اپنی رفتار کم نہ کریں تو انسان کو پیشاب کے لئے بار بار اٹھنا پڑے اور انسان کی نیند متاثر ہو جائے۔

اگر گردوں میں کسی حادثے کی وجہ سے یا دواؤں اور زہریلے مادوں کی وجہ سے نقصان پہنچ جائے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے گردوں میں دوبارہ تعمیر نو کی حیران کن صلاحیت رکھی ہے۔ تھوڑے عرصے میں گردے اپنی تعمیر نو کر لیتے ہیں۔ اگر خدا نخواستہ گردوں کی چھلنیوں کا نوے فیصد حصہ بھی ضائع ہو جائے تو گردے تب بھی انسان کو بہترین سروس فراہم کرتے رہتے ہیں۔ ان تمام باتوں پر ہمیں غور کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ اتنا عجیب و غریب معجزانہ نظام کیا وقت گزرنے کے ساتھ یعنی ارتقاء کے ساتھ خود بخود ترتیب پاتا چلا گیا۔ دنیا کا چھوٹے سے چھوٹا نظام بھی خود بخود ترتیب نہیں پاتا اور وقت کے گزرنے کے ساتھ دنیا کے سارے بنائے ہوئے نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں جب تک کہ ان پر کوئی نگرانی کرنے والے نہ ہو اور ان کی مینٹی ننس کرنے والا نہ ہو تو گردوں کا عجیب و غریب

معجزانہ نظام کیسے خود بخود بن گیا اور کیسے اس کے اندر مینٹی ننس کا نظام موجود ہے۔ یہ سب کچھ کائنات کے عظیم محسن اور شان والے رب کی عظیم کاری گری ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ تم میری بناوٹ، سجاوٹ، کاری گری میں ذرا برابر بھی کوئی کمی، نقص، ڈیفکٹ نہیں نکال سکتے۔ اس لئے ہم سب کو اللہ تبارک و تعالیٰ کا خوب خوب شکر ادا کرنا چاہیے جس نے ہمارے جسم میں کروڑوں قسم کے معجزانہ نظام ترتیب دے دیئے۔ اگر ان میں سے ایک نظام بھی ذرا سا خراب ہو جائے تو انسانی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے اور موت اچھی لگنے لگتی ہے۔ گردوں کے نظام کی نعمت ہونے کا ان لوگوں سے پوچھئے جن کے گردے فیل ہو جاتے ہیں اور یومیہ ہزاروں روپے خرچ کر کے کئی گھنٹے لگا کر ہسپتال میں آنے جانے کا خرچہ برداشت کر کے وہ اپنے خون کو فلٹر کرواتے ہیں اور اس کے باوجود بھی وہ خون صرف پندرہ فیصد فلٹر ہوتا ہے۔ جبکہ ہمارے محسن نے بن مانگے ہمیں ہمارے بیوی بچوں اور عزیز واقارب کو معجزانہ نظام والے گردے عطا کر دیئے جو ہر گھنٹے میں بغیر کسی رقم کے خرچے کئے اور بغیر کسی تکلیف کے سارے خون کو دوبار فلٹر کر لیتے ہیں اور وہ بھی سو فیصد فلٹر کرتے ہیں۔ گردے ٹھیک ہوں تو یہ ممکن نہیں کہ فائدہ مند اور ضرورت والے اجزاء باہر نکل جائیں اور زہریلے اور فالتو اجزاء باہر نہ نکل جائیں۔ ان فی ذلک لایت لقوم یعقلون O

مثانہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانیاں

جسم کے زہریلے مواد مختلف طریقوں سے خارج ہوتے ہیں۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ سانس کے ذریعے خارج ہو جاتا ہے۔ کچھ زہریلے مواد پسینے کے ذریعے خارج ہوتے ہیں۔ باقی زیادہ تر زہریلے مواد کو پیشاب کی صورت میں گردے باہر نکالتے ہیں۔ گردوں سے دوبار یک بار یک نالیاں مثانوں کی طرف نکلتی ہیں، ان نالیوں سے پیشاب

چھوٹے چھوٹے قطروں کی شکل میں مٹانے میں آ جاتا ہے۔ مٹانے کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ نے پیشاب کو اسٹور کرنے کی بڑی گنجائش رکھی ہے۔ مٹانہ ایک غبارے کی مانند ہے۔ مٹانے کے نیچے والے گئے ہوئے ہیں۔ اگر یہ وال نہ ہوتے تو انسان کا مختلف جگہوں یعنی دفتر وں، دکانوں، عدالتوں، مساجد، گھروں وغیرہ کے اندر چلنا پھرنا اور اٹھنا بیٹھنا مشکل ہو جاتا۔ اس لئے کہ پیشاب وال نہ ہونے کی وجہ سے مستقل قطروں کی صورت میں بہتا رہتا اور انسان کی زندگی اجیرن ہو جاتی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مٹانے کے اندر پیشاب کو اسٹور کرنے کی صلاحیت دی ہے اور پھر وال لگائے ہیں۔ یہ وال اس وقت کھلتے ہیں جب انسان ارادہ کرتا ہے کہ میں پیشاب کروں۔

لبلبہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی

جسم کے کھربوں خلیوں کو اور دماغ، آنکھوں، کان، زبان، دل، پھیپھڑوں، گردے وغیرہ کو اپنے کام انجام دہی کے لئے ایندھن کی ضرورت پیش آتی ہے اس کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مختلف غذاؤں میں مٹھاس اور شکر رکھی ہے جب انسان غذائیں استعمال کرتا ہے تو ان سے شکر یعنی گلوکوز حاصل ہوتی ہے یہ گلوکوز جسم کے اعضاء کو ایندھن فراہم کرتا ہے اگر گلوکوز مناسب مقدار میں رہے تو جسم کے لئے بہت ہی فائدہ مند اور اگر گلوکوز اور شکر کی مقدار جسم میں زیادہ ہو جائے تو زیا بطیس کا سخت مرض لاحق ہو جاتا ہے اور سسک سسک کر موت واقع ہو جاتی ہے گلوکوز کو مناسب مقدار میں رکھنے کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے لبلبہ کی نعمت عطا فرمائی ہے۔

لبلبہ اور دس لاکھ فیکٹریاں

لبلبہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے دو خاص قسم کے نادر و نایاب غدود پیک کئے ہیں

اور بن مانگے انسانوں اور جانوروں کو یہ تحفہ عطا کیا ہے لبلبے کے اندر دس لاکھ ننھی منی فیکٹریوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے چھوٹے سے لبلبے میں اتنی زیادہ فیکٹریاں اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا شاہکار ہیں لبلبہ بہت سارے ہارمونز پیدا کرتا ہے جس کی جسم کو شدید ضرورت ہوتی ہے ہے ان میں سے چند ہارمون کو ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ انسولین جسم کے اندر شوگر گلوکوز کی مقدار کو ضرورت کے مطابق رکھنے کے لئے لبلبہ انسولین نامی ہارمونز تیار کرتا ہے جو جسم میں گلوکوز کی مقدار کو مناسب سطح پر رکھتے ہیں اس کے ساتھ یہ انسولین جسم کے پٹھوں کو توانائی حاصل کرتے وقت گلوکوز کے استعمال کو یقینی بناتا ہے اور اس پر نظر رکھتا ہے کہ جسم کے پٹھے گلوکوز کو ہی بطور ایندھن استعمال کر رہے ہیں کسی اور چیز کو تو نہیں اگر انسولین نہ ہو تو جسم کے پٹھے جسم میں موجود اور چیزوں کو یعنی پروٹین وغیرہ کو بطور توانائی استعمال کرنے لگتے ہیں اس کے نتیجے میں انسان بیمار ہو جاتا ہے جسم دبلا ہو جاتا ہے بار بار بھوک لگتی ہے اور جسم میں موجود ڈریخ سسٹم گلوکوز کو فالتو سمجھ کر پیشاب کے ذریعے باہر خارج کرنا شروع کر دیتا ہے اور انسان دن میں کئی لیٹر کے قریب پیشاب کرتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے لبلبے کے اندر انسولین کی پیداوار رکھ کر ایک بہت بڑی پریشانی سے بچا لیا اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا خوب شکر ادا کرنا چاہیے۔ اس نعمت کی قدر ان لوگوں سے پوچھیں جن میں انسولین نہیں بنتی اور ان کو بار بار انسولین کے ٹیکے لگانے پڑتے ہیں۔

۲۔ لبلبہ ایک اور ہارمون تیار کرتا ہے جسے انگریزی میں ایمائی لیز کہتے ہیں اس ہارمون کا کام یہ ہے کہ غذا میں موجود نشاستے کو گلوکوز میں تبدیل کرتا رہتا ہے تاکہ گلوکوز جسم کو مختلف فائدے پہنچا سکے۔

۳۔ لبلبہ ایک تیسرا ہارمون پیدا کرتا ہے جسے انگریزی میں لائی پیز کہتے ہیں اس کا

کام یہ ہے کہ یہ غذا میں موجود چربی کے موٹے موٹے ذرات کو پگھلا دے اور انہیں چکنے تیزاب اور گلیسرین میں تبدیل کر دے جن کی جسم کو ضرورت ہوتی ہے۔

۴۔ لبلبہ ایک اور ہارمون تیار کرتا ہے جسے انگریزی میں ٹریپسین کہتے ہیں اس ہارمون کا کام یہ ہے کہ جسم میں موجود لحمیات کو توڑنا اور اس کو ایک دوسرے مادے کی شکل دینا جس کو انگریزی میں امائنو ایسڈز کہتے ہیں یہ مادہ دوران خون میں شامل ہو کر پورے جسم میں پھیل جاتا ہے اور جسم کی تعمیر و ترقی اور مرمت کا کام دیتا ہے۔

۵۔ جب غذا معدے میں جاتی ہے تو غذا کو تحلیل کرنے کے لئے معدے کے کروڑوں غدود تیزابی رطوبت خارج کرتے ہیں جس سے غذا تحلیل ہو جاتی ہے اور ایک سوپ کی شکل اختیار کر جاتی ہے اس کے بعد اس غذا کا سفر آنتوں کی طرف ہوتا ہے آنتوں کی نالیاں معدے کے تیزابی رطوبت کو برداشت نہیں کرتیں اگر یہ تیزابی رطوبتیں آنتوں میں چلی جائیں تو آنتیں زخمی ہو جائیں اس کے مداوے کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے لبلبہ کو یہ بھی صلاحیت عطا فرمائی ہے کہ یہ آرڈر ملتے ہی فوراً نمکین رطوبت کی پیداوار کو تیز کر دیتی ہے یہ نمکین رطوبت بڑی سرعت کے ساتھ غذا کے آنتوں میں پہنچنے سے پہلے آنتوں میں پہنچ جاتی ہے اور غذا کے ساتھ آنے والے تیزابی مادوں کو بے اثر کر دیتی ہے۔ ان فی ذلک لآیت لقوم یعقلون O

ہاتھ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت سے ہاتھوں میں عجیب و غریب معجزانہ نظام تخلیق فرمایا ہے۔ دونوں ہاتھوں میں کل چون ہڈیاں ہیں ہر ہاتھ کے اندر آٹھ ہڈیاں کلائی میں، پانچ ہڈیاں منجے میں اور چودہ ہڈیاں انگلیوں کے جوڑوں میں پائی جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہاتھوں میں اعصاب جوڑوں اور ہاتھوں کا عجیب و غریب نظام کارفرما ہے۔

ہر مریج انچ کے اندر میں اعصاب کے ہزاروں حصے موجود ہیں خاص کراٹگیوں کے سروں (پوروں) میں تو ان کا بہت بڑا عجیب و غریب جال بچھا ہوا ہے۔ انہی اعصاب کے ذریعے انسان گرمی سردی، نرمی، سختی، درد، راحت، سرور، لذت محسوس کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہاتھوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے عجیب و غریب طاقت رکھی ہے کہ منوں وزنی سامان آرام سے اٹھا لیتا ہے اور کسی بھی چیز کو نوے پونڈ کی طاقت سے دبا سکتا ہے۔ بعض لوگوں میں دباؤ کی یہ صلاحیت ایک سو بیس پونڈ ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ہاتھوں میں دائیں بائیں اوپر نیچے حرکت کرنے کی بڑی معجزانہ صلاحیت کائنات کے عظیم محسن اللہ تبارک و تعالیٰ نے رکھی ہے۔ ساٹھ پینسٹھ سال کے عرصے میں صرف انگلیوں کے کھلنے اور بند ہونے کا عمل کم از کم پینتیس کروڑ مرتبہ دہرایا جا چکا ہوتا ہے۔ انسان کے بعض دیگر اعضاء تو کام کر کے تھک جاتے ہیں جبکہ ہاتھ سارا دن ہزاروں قسم کے مختلف کام کر کے نہیں تھکتے۔

ہاتھوں کی اہمیت کا اندازہ اس طرح بھی لگایا جاسکتا ہے کہ دماغ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک بڑا حصہ صرف دونوں ہاتھوں کی حرکات سکنت اور ان کے کام کرنے کی نگرانی کے لئے بنایا ہے۔ انسان جب انگوٹھے کو حرکت دیتا ہے تو بظاہر یہ چھوٹا سا کام نظر آتا ہے لیکن اس حرکت کے پیچھے ایک حیران کن معجزانہ نظام کام کر رہا ہوتا ہے۔ ایک معمولی سی حرکت کے لئے دماغ سے ہزاروں پیغامات ہر لمحے سفر کرتے ہیں۔ فلاں پٹھے کو سکیرا جائے، فلاں پٹھے کو ڈھیلا جائے، فلاں ڈوری کو سخت کر دیا جائے اور فلاں کو ڈھیلا کر دیا جائے۔

جب انسان پیدا ہوتا ہے تو چھ ماہ کی عمر سے آنکھوں اور ہاتھوں کے درمیان اللہ رب العزت کے بنائے ہوئے معجزانہ نظام کے تحت حرکات میں ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے اسی زمانے میں انسان چیزوں کو غور سے دیکھتا ہے اور انہیں ہاتھ سے اٹھاتا ہے۔ اس کے

ساتھ ہاتھوں میں اللہ رب العزت نے یہ خوبی بھی رکھی ہے کہ اگر انسان کی آنکھیں نہ رہیں تو نابینہ لوگ مختلف چیزوں کو ہاتھوں سے چھو کر پہچان لیتے ہیں، بلکہ بعض لوگوں کی یہ صلاحیت تو حیران کن ہوتی ہے کہ وہ چیزوں کا رنگ بھی چھو کر پہچان لیتے ہیں۔ انہی ہاتھوں کے ذریعے وہ مختلف علوم حاصل کرتے ہیں، جس کے لئے خاص قسم کی کتابیں ابھرے ہوئے الفاظ کی بنائی جاتی ہیں۔

قوت گویائی سے محروم افراد کے لئے یہ ہاتھ زبان بن جاتے ہیں اور وہ ان ہاتھوں کے عجیب و غریب اشاروں سے بولنے لگتے ہیں اور اپنی بات دوسروں تک پہنچا دیتے ہیں۔ ہاتھوں کی انگلیوں میں اللہ رب العزت نے بہت ساری خوبیاں رکھی ہیں۔ انہی انگلیوں سے جیب کے اندر کی چیزیں انسان ہاتھ لگا کر معلوم کر لیتا ہے اور مختلف سکوں کو ہاتھ لگا کر پہچان لیتا ہے کہ یہ کون سے سکے ہیں۔ ہاتھوں کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ نے بہت ہی مضبوط قسم کی ڈوریاں رکھی ہیں۔ ان ڈوریوں کے ذریعے انسان اپنی انگلیوں وغیرہ کو بڑے خوبصورت انداز میں حرکت دیتا ہے۔ ان ڈوریوں کو اگر آپ نے دیکھا ہو تو ہاتھوں کی ہتھیلی اپنے سامنے رکھئے اور پھر انگلیوں کو حرکت دیجئے تو آپ کی کلائی میں بہت ساری مضبوط قسم کی ڈوریاں حرکت کرتی نظر آئیں گی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان ڈوریوں اور ہاتھوں کے پٹھوں کو اپنی عظیم قدرت سے اتنا مضبوط بنایا ہے کہ ساٹھ ستر سال تک بخیر و خوبی یہ اپنے کام کو انجام دیتے ہیں اور انسان لاکھوں قسم کے بہت سارے چھوٹے بڑے کام سرانجام دیتا ہے۔ جن میں سے بعض کام بہت سخت اور بعض کام بہت باریک ہوتے ہیں۔ یہ ڈوریاں انتہائی پر پیچ طریقوں سے جھلیوں کی مضبوط پیٹیوں میں پیک کر دی گئی ہیں تاکہ ان کا سسٹم خراب نہ ہوا انہی جھلیوں کے درمیان ایک خاص قسم کی جھلی کی اور تہہ موجود ہے، یہ جھلی ہاتھوں کی طرف آنے والے ہزاروں اعصاب اور خون کی نالیوں کو سنبھالے

رکھنے والے ہاتھوں کی ایک تہہ ہے۔

دنیا میں گذشتہ صدی کے اندر جو لاکھوں قسم کی مختلف چیزیں یعنی جہاز، ریلیں، گاڑیاں، ٹینک، کلاشنکوفیں، عجیب و غریب مکانات اور لاکھوں دیگر مختلف فائدے دینے والی چیزیں یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کے بنائے ہوئے دماغ اور ہاتھوں کی مرہون منت ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جانوروں کو ہاتھ اور خاص قسم کے دماغ سے محروم رکھا ہے تو آج تک انہوں نے کوئی نئی چیز گذشتہ صدی میں ایجاد نہیں کی۔ اگر انسان نے لاکھوں قسم کی مختلف چیزیں ایجاد کی ہیں تو یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کی دی ہوئی عظیم نعمت دماغ اور ہاتھوں کے ذریعے ممکن ہو سکی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں پسینہ پیدا کرنے والے غدود کا ایک بہت بڑا نیٹ ورک رکھا ہے۔ ان غدود کی پیدا کردہ نمی کی وجہ سے انسان کے ہاتھ اس قابل ہوتے ہیں کہ کسی چیز کو مضبوطی سے پکڑ سکیں اور چھوٹنے نہ دیں۔ انسان لاکھوں کام اس نمی کی وجہ سے بڑی آسانی سے کر لیتا ہے۔ اگر یہ نمی نہ ہوتی تو کتاب پڑھتے ہوئے ورقوں کا الٹنا اور دیگر بہت سارے کام انسان کے لئے مشکل ہو جاتے۔

انگوٹھا ایک عظیم شاہکار

انگوٹھا اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کا ایک عظیم شاہکار ہے، اگر انسان کے ہاتھوں میں باقی ساری انگلیاں ہوتیں لیکن انگوٹھا نہ ہوتا تو انسان نہ صحیح طور پر لکھ سکتا، نہ کھانے بنا سکتا، نہ محنت مزدوری کر سکتا، نہ ہی قسما قسم کے لاکھوں مختلف کاریوں کا کام کر سکتا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انگوٹھے کی نعمت عطا فرما کر انسانوں پر عظیم احسان کیا۔

انگلیوں کے نشانات ایک معجزانہ سسٹم

اللہ تبارک و تعالیٰ نے انگلیوں کے پوروں کے اندر ماں کے پیٹ سے عجیب و

غریب نشانیاں بنائے ہیں ان نشانیاں سے بہت سارے فوائد حاصل کئے جاتے ہیں۔ یہ نشانیاں اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت، عظمت، علم، کبریائی کا شاہکار ہیں کہ معصوم بچوں کی چھوٹی چھوٹی انگلیوں کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عجیب معجزانہ قدرت دکھائی ہے کہ دنیا میں یومیہ لاکھوں آنے والے بچوں کی انگلیوں کے نشانیاں ایک دوسرے سے نہیں ملتے۔ ایک معصوم بچے کے اندر جو نشانیاں اللہ رب العزت نے اپنی عظیم قدرت اور اپنے عظیم علم کے ذریعے رکھ دیئے ہیں وہ ناممکن ہے دوبارہ کسی معصوم بچے کی انگلیوں میں بن سکیں۔ ذرا غور کیجئے معصوم بچوں کی انگلیوں کے پورے کتنے چھوٹے ہوتے ہیں۔ ان چھوٹے چھوٹے پوروں میں اتنا عجیب و غریب معجزانہ نظام بنانا اللہ رب العزت کی عظیم کاری گری کی دلیل ہے۔ ان فی ذلک لآیت لقوم یعقلون ○

ہاتھوں کے ذریعے امراض کی تشخیص

ہاتھوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ عجیب و غریب صلاحیت بھی رکھی ہے کہ ہاتھوں کو چھو کر ماہر حکیم، ڈاکٹر وغیرہ امراض کی تشخیص کر لیتے ہیں اور بلڈ پریشر چیک کرنا ہو تو وہ بھی ہاتھوں کے ذریعے ہی ممکن ہوتا ہے۔ ایسے ہی نبض چیک کرنی ہو تو ہاتھوں کے ذریعے انسان آرام سے چیک کر لیتا ہے۔

اس کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا اندازہ کیجئے کہ دنیا میں بہت ساری مشینریاں بنائی جاتی ہیں جن میں پیچیدہ نظام ہوتے ہیں لیکن ان میں کوئی حسن نہیں ہوتا جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہاتھوں کے اندر بہت ساری ہڈیوں، ہزاروں اعصاب، بہت ساری ڈوریوں کا عجیب و غریب جال بچھایا ہے لیکن ان سب کو ایک خوبصورت، حسین جلد کے اندر محفوظ کر دیا۔ ذرا معصوم بچوں اور بچیوں کے ہاتھوں کو دیکھا کریں تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا اندازہ ہو جائے۔ اس کے ساتھ یہی ہاتھ بچوں اور بڑوں کے

لئے ہتھیار کا کام دیتے ہیں کہ نقصان دہ چیزوں سے انسان ہاتھوں کے ذریعے دفاع کرتا ہے اور اپنے دشمن کا دفاع بھی ہاتھوں کے ذریعے انسان آرام سے کر لیتا ہے اور ہاتھ ہی بوڑھوں کے لئے ایک سہارا بن جاتے ہیں کہ وہ ہاتھ سے لاٹھی پکڑ کر آرام سے چل لیتے ہیں۔ اسی طرح مستقل یا عارضی پاؤں سے معذور لوگوں کے لئے ہاتھ ایک عظیم نعمت ثابت ہوتے ہیں کہ وہ بے ساهکیوں کو ہاتھوں میں پکڑ کر آرام سے چل لیتے ہیں۔ ان فی ذلک لآیت لقوم یعقلون O

پاؤں اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی

پاؤں اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت عظیم نشانیاں ہیں اور پاؤں اللہ تبارک و تعالیٰ کی کاریگری اور انجینئرنگ کا اعلیٰ ترین شاہکار ہے پاؤں کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ نے معجزانہ صلاحیتیں رکھی ہیں پاؤں میں چھبیس مختلف قسم کی چھوٹی بڑی ہڈیاں ہیں ایک سوسات لیگا مینٹس یعنی جھلی سے بنی ہوئی خاص قسم کی پٹیاں جو سارے پٹھوں وغیرہ کو ہڈیوں کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ اپنے مقام پر جوڑے رکھتی ہیں اور انیس خاص قسم کے مضبوط پٹھے ہیں جو پاؤں کو بڑی تیزی کے ساتھ حرکت دیتے ہیں انسان کھڑا ہو یا چل رہا ہو دماغ کا امیر یعنی ہائی پوٹھیلکس جسم میں پھیلے ہوئے ہزاروں میل کے موصلاتی نظام کے ذریعے پاؤں سے رابطہ قائم رکھتا ہے اور اس کو لمحہ بہ لمحہ مختلف پیغام ارسال کرتا ہے اور پاؤں کو ہر لمحے ہزاروں احکامات بھیجتا رہتا ہے اسی طرح ایڑھیوں میں موجود موصلاتی مرکز دماغ کو ہر لمحے جسم کے ادھر ادھر ہوتے وزن اور بدلتے ہوئے زاویوں کے بارے میں سگنلز یعنی پیغامات روانہ کرتے رہتے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ پاؤں کے فلاں حصے میں وزن کا دباؤ بڑھ رہا ہے جسم فلاں زاویے پر مڑ رہا ہے دماغ ہر لمحے ان پیغامات کی روشنی میں انتہائی سرعت کے ساتھ فی حکمت عملی ترتیب دیتا ہے کہ فلاں پٹھے کو سکیز لو اور فلاں پٹھے کو ڈھیلا چھوڑ لو فلاں

انگلی میں دباؤ بڑھاؤ اسی طرح چلنے میں اور دوڑنے کے اندر زیادہ توانائی کی ضرورت پیش آتی ہے تو دماغ فوری طور پر جسم کے ملبیوں کھرب خلیوں کو حکم دیتا ہے کہ اپنے بجلی گھروں کو آن کر دو اور جسم کے ہر حصے میں توانائی فراہم کرو اور پاؤں کو مطلوبہ توانائی فوراً فراہم کر دے یہ سب کچھ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں انجام پا جاتا ہے

انسان جب چلتا ہے تو اسکے ہر قدم پر ڈیڑھ سو پونڈ وزن کا جھکا لگتا ہے اس طرح انسان کے پاؤں اوسط زندگی میں کروڑوں جھٹکے برداشت کر چکے ہوتے ہیں ذرا غور کریں اور سوچیں کہ پاؤں دوڑتے ہوئے کتنے سخت جھٹکے برداشت کرتے ہیں لیکن پاؤں کی جھبیس ہڈیاں ایک سو سات لیگامینٹس انیس پٹھے ہزاروں اعصاب ہزاروں مواصلاتی لائنیں ساٹھ ستر سال تک کس خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے کام میں لگے رہتے ہیں اور ان کے نظام میں کوئی ذرہ برابر فرق نہیں آتا نہ ہی انگلیوں کو موڑنے والی ڈوریوں کا ربط انگلیوں سے ٹوٹتا ہے یہ سارا نظام اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت قدرت اور وجود کی عظیم گواہی دے رہا ہے۔

پاؤں کی لکیریں ایک معجزہ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پاؤں کے نیچے چھوٹی چھوٹی لکیریں بنادی تاکہ چلتے ہوئے انسان پھسل نہ جائے اور پاؤں زمین پر اپنی گرفت کو قائم رکھ سکے اگر یہ لکیریں نہ ہوتی تو انسان بار بار پھسل جاتا اور زندگی اجیرن ہو جاتی گاڑیوں کے ٹائروں میں اسی طرح جوتوں کے نیچے جو مختلف زاویوں میں گہرے نشانات بنائے جاتے ہیں وہ بھی اسی لئے ہوتے ہیں کہ یہ چیزیں پھسلنے سے محفوظ رہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے لاکھوں قسم کے مختلف زاویوں میں لکیریں پاؤں میں رکھ دیں جو انسان کو پھسلنے سے محفوظ رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ یہ بھی کہ طویل عرصے تک چلنے کے باوجود یہ باریک باریک لائنیں گھس کر ختم

نہیں ہوتی اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت انسانوں پر یہ رحم فرمایا کہ ہر مہینے کے اندر انسان کی پوری جلد تبدیل ہو جاتی ہے اسی طرح پاؤں کی یہ لکیریں بھی تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔

چھوٹے سے پاؤں پر کتنا وزن

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت سے چھوٹے سے پاؤں یعنی سات آٹھ انچ میں عجیب و غریب معجزانہ صلاحیت رکھی ہے کہ چھوٹا سا پاؤں ستر یا سو کلو وزن کو کیسے سنبھالتا ہے اور کس عجیب و غریب انداز میں نماز پڑھتے ہوئے رکوع کے اندر، سجدے میں جاتے ہوئے، سجدے سے قیام کی طرف اٹھتے ہوئے ایسے ہی دوڑتے ہوئے پاؤں اس کے پٹھے وغیرہ توازن کو کس طرح قائم رکھتے ہیں یہ سب کچھ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم کاری گری کا شاہکار ہے کاش کہ ہم سوچنے والے بن جائیں۔

تفکر کی عبادت سے لطف اٹھائیں

سارا جہاں مل جائے سارے جہاں کے ماہرین فن مل جائیں تو کسی ایک مخلوق کو ایک پاؤں نہیں دے سکتے جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت سے کھربوں قسم کی مخلوق کو کروڑوں قسم کے مختلف ساز وں والے، مختلف کیفیتوں والے پاؤں عطا کئے پھر ہر مخلوق کو اس کی ضرورت کی مطابق پاؤں عطا کئے درندوں نے شکار کے پیچھے دوڑنا تھا تو ان کو انتہائی تیز رفتار پاؤں عطا کئے گھوڑوں نے اور اونٹوں نے بھاری وزن اٹھانے تھے تو انہیں مضبوط پٹھوں والے پاؤں عطا کئے گئے خدا نخواستہ کسی کا پاؤں ضائع ہو جائے تو کھربوں روپے خرچ کر کے بھی حقیقی پاؤں حاصل نہیں کیا جاسکتا پھر ذرا بڑی مکڑیوں کے پاؤں پر غور کریں کہ کس طرح پتلی پتلی ٹانگیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائی اور کیسے ان ٹانگوں

کے جوڑوں کو آپس میں جوڑا اور ان میں پٹھے رکھے تاکہ یہ پتلی پتلی ٹانگیں چل سکیں پھر ہرن کی پتلی ٹانگوں پر غور کریں کہ کتنی پتلی اور خوبصورت ہوتی ہیں لیکن کس تیز رفتاری کے ساتھ اس کے پاؤں حرکت کرتے ہیں اور کتنی اونچی اونچی چھلانگوں کے باوجود اس کی ٹانگوں کا نظام قائم رہتا ہے انسان چونکہ جوتے حاصل کر سکتا تھا اس لئے انسانوں کو جوتے نہیں عطا کئے گئے پھر یہ کہ اگر انسان کے پاؤں میں مستقل کھر وغیرہ بنا دیئے جاتے تو انسانوں کو گھروں میں بستروں اور قالینوں میں بیٹھتے ہوئے انتہائی مشکل ہوتی جبکہ بہت ساری مخلوق کو جوتے کھروں اور سموں کی شکل میں عطا کر دیئے گئے پھر بعض درندوں نے شکار کرنا تھا تو ان کو اگر سم اور کھر دیئے جاتے تو دوڑتے ہوئے انکی آہٹ سے شکار بھاگ جاتا اس لئے ان درندوں کو عجیب و غریب پاؤں اللہ تبارک و تعالیٰ نے عطا کئے جو انتہائی نرم بھی ہیں اور مضبوط بھی ان کی نرمی کی وجہ سے آہٹ پیدا نہیں ہوتی اور ان کی مضبوطی کی وجہ سے جنگلوں میں بیابانوں، پتھروں میں انتہائی سرعت کے ساتھ دوڑنے کے باوجود پاؤں نیچے سے زخمی نہیں ہوتے پھر ذرا مرغابیوں کی لمبی لمبی پتلی پتلی ٹانگوں پر غور کیا کریں کہ کس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کی ٹانگیں بنائی اور کس طرح ان کے پٹھے اور مسلز بنا دیئے کہ وہ کس خوبصورتی کے ساتھ دوڑتے ہیں اور اپنے پاؤں کو فولڈ کر لیتے ہیں۔ اس طرح چھپکلی کے پاؤں میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے عجیب و غریب صلاحیت رکھی ہے کہ وہ دیوار اور چھت پر چلتے اور بھاگتے ہوئے دیوار اور چھت کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں۔ ان فی ذالک لآت

لقوم یعقلون ○

پھر ذرا ہڈیوں پر غور کریں اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب پاؤں کی دو ہڈیوں کو آپس میں جوڑا ہے تو کس خوبصورت اور معجزانہ نظام کے تحت جوڑا ہے ایک ہڈی کا سرا گول ہے دوسری ہڈی کا سرا گول کپ نما ہے پھر دونوں ہڈیوں کے سروں پر کتنی نرم اور ملائم ہڈی رکھی

کہ حرکت کرنے سے ذرا سی بھی خراش ایک دوسرے کو نہ آئے پھر پہلی ہڈی دوسری ہڈی کے اندر کس خوبصورتی اور خوش اسلوبی کے ساتھ حرکت کرتی ہے پھر ان دونوں کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ نے خاص قسم کا چکنا پانی رکھ دیا ہے اس چکناہٹ کی وجہ سے ہڈیوں کی حرکت میں آسانی ہوتی ہے اس کے ساتھ یہ چکناہٹ ہڈیوں کو گھسنے سے محفوظ رکھتی ہے جیسے گاڑیوں کے انجنوں وغیرہ میں اس کے پرزوں کو صحیح کام کرنے اور گھسنے سے بچانے کے لئے موبلائل ڈالا جاتا ہے اور بار بار پیسے خرچ کرنے پڑتے ہیں لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے بہت ساری ہڈیوں کے درمیان کا موبلائل اپنی عظیم قدرت سے رکھ دیا اور ایسا سسٹم بنا دیا کہ یہ موبلائل زندگی بھر جسم کے پلانٹ خود تیار کر کے ہڈیوں کے درمیان پہنچا رہے ہیں اس نعمت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب کسی وجہ سے اس موبلائل کا بننا بند ہو جائے تو انسان کے لئے تھوڑی سی حرکت بھی تکلیف دہ عمل بن جاتی ہے۔

دانت اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نظامی

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: **وَاتَّكُم مِّنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ** O

ترجمہ: ہم نے تمہیں تمہاری ضرورت کی ہر چیز عطا کی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر مخلوق کو اس کی ضرورت کے مطابق چیزیں عطا فرمائی ہیں۔ دنیا میں کھربوں مخلوقات پائی جاتی ہیں۔ ان کی ملیوں کھرب ضرورتیں ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر ایک کو اس کی ضرورت کی چیزیں اپنی قدرت سے عطا فرمادی ہیں۔ بہت ساری مخلوق کو جسم کے لاکھوں کاموں کے لئے توانائی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ وہ توانائی غذا سے حاصل ہوتی ہے۔ غذاؤں کو گلے سے اندر جانے کے لئے پسائی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس کام کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے دانتوں کی عظیم نعمت عطا فرمائی ہے۔ پھر ہر مخلوق کو دانت اس کی ضرورت کے مطابق عطا کئے گئے ہیں۔ جو جانور شکار کرتے ہیں ان کے

دانت انتہائی نوکیلے ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو جانور گوشت کھاتے ہیں ان کے دانت نوکیلے ہوتے ہیں جبکہ جو گھاس کھاتے ہیں ان کے دانت چوڑی قسم کے ہوتے ہیں۔ دانت اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت، عظمت، کاریگری اور انجینئرنگ کا عظیم شاہکار ہیں۔ انسان اپنے دانتوں پر غور کرے تو اس سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کا اندازہ ہو جائے گا۔

جب انسان کوئی بھی چیز کھاتا ہے تو اسے ابتداء کاٹنے کی ضرورت پیش آتی ہے تو سامنے کے دانت کاٹنے والے رکھے ہیں، پھر اس چیز کی پسائی کی ضرورت پیش آتی ہے، اس کے لئے داڑ رکھے ہیں جو سخت سے سخت چیزوں کو پس کر رکھ دیتے ہیں۔ بعض جانوروں کے دانت کچے گوشت اور ہڈیوں کو پس کر رکھ دیتے ہیں۔ انسان غذاؤں کا جو ذائقہ محسوس کرتا وہ بھی تبھی ممکن ہوتا ہے جب کہ غذا پس کر اور لعاب کے ساتھ مل کر مائع کی شکل میں تبدیل نہ ہو جائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت سے دانتوں میں عجیب صلاحیت رکھی ہے۔ جب کوئی چیز ان کے نیچے آتی ہے تو فوراً یہ پہچان لیتے ہیں کہ اس کو توڑنے کے لئے کتنی طاقت کی ضرورت ہے، پھر اسی طاقت سے اس پر ضرب لگائی جاتی ہے۔ مختلف قسم کی غذاؤں یعنی گوشت، روٹی، سبزی، بادام وغیرہ کو توڑنے کی سخت صلاحیت صرف دانتوں کو حاصل ہے۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے جس دانت کو جتنا کام کرنا پڑتا ہے اسی کے مطابق اس کو غذا بھی عطا کرنے کا نظام بنایا ہے اور اس کی جڑیں بھی اس کے کام کے حساب سے بنائی گئی ہیں۔ سامنے کے دانتوں کا کام چونکہ کم ہے اس لئے ان کو خون کی سپلائی بھی کم ہے اور اس کی جڑ بھی ایک ہے۔ جب کہ داڑھوں کا کام زیادہ ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کی جڑیں تین تین رکھی ہیں اور اسی حساب سے ان کو خون کے ذریعے غذائی اجزاء فراہم کئے جاتے ہیں۔ دانت انسان کی آواز میں حسن اور درستگی پیدا کرتے ہیں۔ دانت ہی چہرے کے حسن کا باعث ہیں۔ دانتوں کے کئی حصے ہیں۔

دانتوں کا انیمل اور کروڑوں راڈز

دانتوں کے باہر والا حصہ جو چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے عجیب مینا کاری کے جوہر دکھائے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی اس عظیم کاری گری کو اگر خوردبین سے دیکھا جائے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ یہ انیمل دراصل چھ کونوں والے کروڑوں اربوں راڈز پر مشتمل ہے۔ بال کے برابر جگہ میں کم از کم سو راڈز سما جاتے ہیں۔ انیمل کی اس تہہ میں اعصابی نظام نہیں ہوتا جو درد محسوس کرے۔ لیکن یہ تہہ بے پناہ مضبوط ہوتی ہے اور چالیس پچاس سال تک دن رات استعمال کے باوجود خراب نہیں ہوتی۔ اسی لئے دانت قبروں میں جانے کے ہزاروں سال بعد بھی باقی رہتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی اس مینا کاری کو دیکھنا ہو تو کسی ڈاکٹر سے کہہ کر طاقتور مائیکروسکوپ کے ذریعے دیکھ سکتے ہیں۔ مائیکروسکوپ ہر چیز کو لاکھوں گنا بڑھا دیتی ہے۔ پھر اس کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت اور کاری گری کے عظیم شاہکار نظر آتے ہیں۔

اہل مدارس کو چاہیے کہ وہ حسب توفیق مائیکروسکوپ خریدیں اور چھوٹی چھوٹی چیزوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کے مناظر دیکھ کر خود بھی لطف اندوز ہوں اور طلباء کو بھی اس کا موقع دیں اور اس عمل سے انشاء اللہ ایمان میں اضافہ ہوگا۔

دانتوں کے انیمل کے نیچے دوسری تہہ شروع ہوتی ہے جس کو انگریزی میں ڈیٹائن کہتے ہیں، یہ علاقہ انتہائی حساس ہوتا ہے اور دانت مختلف چیزوں کی سختی اور نرمی کا احساس اسی مقام کے ذریعے کر پاتا ہے۔ اس سے نیچے ایک اور نرم حصہ ہوتا ہے جسے پلپ کہتے ہیں۔ اس نرم حصے میں اعصابی نظام اور خون کی نالیاں موجود ہوتی ہیں۔ ہر دانت اور داڑھ کو خون کی سپلائی ہمہ وقت جاری رکھی جاتی ہے اور اسی کے ذریعے دیگر غذائی اجزاء دانت تک پہنچتی رہتی ہیں۔ دانتوں اور داڑھوں کی کاموں کے اعتبار سے خون کی نالیاں ان

دانتوں اور داڑھوں کو عطا کی گئی ہیں۔ جنہیں کام زیادہ ہے وہاں نالیاں زیادہ ہیں۔ پھر اس چیز پر بھی غور کریں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان دانتوں اور داڑھوں کے لئے مضبوط زمین فراہم کی ہے جسے جڑے کہتے ہیں۔ جڑوں کا گوشت انتہائی سخت قسم کا بنایا گیا ہے۔ جس کے اندر ایک خاص قسم کی بافت جسے انگریزی میں سیمنٹم کہتے ہیں۔ اس کے ذریعے دانتوں کو مسوڑھے کے اندر مضبوطی سے جمادیا گیا۔ اگر انسان دانتوں کی صفائی کا خیال رکھے اور روزانہ نمازوں اور دیگر اوقات میں مسواک کا اہتمام کرے تو یہ دانت ساٹھ ستر سال تک مضبوطی کے ساتھ تقریباً ساڑھے چار سو ٹن غذا پیسنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

دانتوں کا آبدار ہونا ایک عظیم نعمت

اللہ تبارک و تعالیٰ نے دانتوں کو کوئی اور رنگ یعنی کالا، پیلا، سبز، سرخ، نیلا، یا بالکل سفید رنگ دینے کے بجائے انہیں سفید آبدار بنایا۔ جو انسانوں کے لئے ایک عظیم نعمت ہے۔ معصوم بچوں کے دانتوں کو دیکھا کریں کہ کس خوبصورتی اور مضبوطی کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کو مسوڑھوں میں جمایا ہے۔ دانتوں میں کتنا حسن رکھ دیا ہے، جو چہرے کے حسن میں کئی گنا اضافہ کرتے ہیں۔

فائدہ: دانتوں اور داڑھوں کی بڑی اللہ تبارک و تعالیٰ نے انتہائی مضبوط اور سخت بنائی ہے لیکن غور کرنے کا مقام ہے کہ سات آٹھ سال کی عمر میں بچوں کے دانت اور داڑھ چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں لیکن عمر کے بڑھنے کے ساتھ کس خوبصورتی کے ساتھ یہ بڑے ہو جاتے ہیں جبکہ انسان جو بھی چیز بناتا ہے وہ اسی سائز میں رہتی ہے اس کا سائز وقت کے گزرنے کے ساتھ بڑھتا نہیں ہے۔

بال اور پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی

اللہ تبارک و تعالیٰ عظیم علم والے ہیں ایسا علم جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اللہ

تبارک و تعالیٰ کو ہر مخلوق کی تمام ضروریات کا علم ہے ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ساری مخلوق کے جسموں میں ایک معجزانہ خود کار سسٹم بنا دیا ہے یہ سسٹم ہر مخلوق کے مرتے دم تک بغیر کسی کمی کوتاہی کے کام کرتا رہتا ہے۔

مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے لئے انسانوں اور جانوروں میں بالوں کی ضرورت پیش آتی ہے اور پرندوں میں پروں کی اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسانوں، جانوروں کو مختلف قسم کے چھوٹے بڑے باریک موٹے مختلف رنگوں والے بال عطا فرمائیں ہیں جو انسانوں اور جانوروں کو سردی سے بچاتے ہیں اور ان میں حسن پیدا کرتے ہیں اسی طرح مختلف پرندوں میں مختلف رنگوں والے مختلف ڈیزائنوں والے، مختلف سائز کے پر عطا کیئے ہیں۔

بالوں اور پروں کی تخلیق پروٹین (لحمیات) سے ہوتی ہے اس لئے اگر انہیں جلایا جائے تو ان سے گوشت کی بو آتی ہے یوں تو بال بہت ہی باریک ہوتے ہیں لیکن اگر الیکٹرانک مائیکروسکوپ سے بالوں کا معائنہ کیا جائے تو بالوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا بنایا ہوا حیران کن نظام نظر آتا ہے بالوں کے اندر بھی خلیوں کا سسٹم ہے بالوں کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ نے مختلف ڈیزائن بنائے ہیں بال جلد کے درمیانی تہہ کے اندر تخلیق پاتے ہیں۔

بالوں کو پیدا کرنے والے خلیے مختلف قسم کے ہوتے ہیں بعض گول بعض چبٹے اور بعض بیضوی شکل کے گول خلیے سیدھے بال، بیضوی شکل کے خلیے، لہر دار بال، اور چبٹے خلیے گھنگھریالے بال پیدا کرتے ہیں انسان کے سر میں تقریباً ایک لاکھ بال ہوتے ہیں اور داڑھی میں تیس ہزار بال اس کے علاوہ جسم میں لاکھوں بال مختلف سائزوں اور مختلف کیفیات والے ہوتے ہیں۔

جسم کے مختلف حصوں پر اگنے والے تمام بالوں کے خلیوں کو الگ الگ ہدایات ایک بار جاری کر دی گئی ہیں کہ فلاں جگہ کے بال اتنے موٹے اور اتنے باریک اس مقدار میں بڑھیں گے اس سے زائد نہیں بڑھیں گے اس لئے پلکوں کے بال کھڑے پیدا ہوتے ہیں اور تھوڑی مقدار سے زیادہ آگے نہیں بڑھتے ہے جسم کے اوپر بال خوب باریک اور چھوٹے ہوتے ہیں آبرو کے بال لیٹے ہوئے اور ایک مقدار پر بڑھتے ہیں سر کے بال زیادہ بڑھتے ہیں اور پچاس ساٹھ سال تک اسی ترتیب کے ساتھ بال پیدا ہوتے رہتے ہیں ذرا برابر کی کوتاہی نہیں ہوتی ان ساری باتوں میں بہت ہی عبرت کا سامان ہے عقل والوں کے لئے۔

بالوں کو خون کی سپلائی

بالوں کی نشوونما کے لئے بالوں کو خون، آکسیجن، پروٹین، دیگر معدنیات کی ضرورت ہوتی ہے جسم کے لاکھوں بالوں کی نشوونما انسان کے بس کی بات نہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بالوں کی نشوونما کے لئے ہر بال کو خون کی دوا لگ لائیں دی ہیں ایک لائن سے صاف خون مختلف غذائی اجزاء کو لیکر بالوں کی جڑوں میں پہنچ رہا ہے جبکہ دوسری لائن سے گندا خون کاربن ڈائی آکسائیڈ کو لیکر واپس جا رہا ہے انسان تو کسی ایک بال کو خون کی سپلائی نہیں دے سکتا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے عجیب و غریب نظام کے تحت لاکھوں بالوں کے لئے چوبیس گھنٹے خون کی سپلائی کو جاری رکھا ہوا ہے۔

بالوں اور پروں کو رنگنے والے لاکھوں غدود

اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسانوں جانوروں پرندوں کیڑے مکوڑوں آبی مخلوق میں قسم قسم کے رنگ پیدا کئے ہیں سارا جہاں مل جائے ایک کلو رنگ پیدا نہیں کر سکتا جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے پاس رنگوں کے بے حساب خزانے ہیں کہ ساری مخلوق کے مختلف اعضاء کو

مختلف رنگوں سے مزین کر رہے ہیں بہت ساری مخلوق کو مختلف رنگوں والے بال عطا فرمائے اور بہت ساری مخلوق کو خوبصورت شائنگ والے پر تقسیم کے رنگوں کے پر عطا فرمائے ہیں بہت ساری مخلوق کی جلدوں میں عجیب و غریب خوبصورت رنگ بھر دیئے یہ ساری مخلوق کے رنگ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم قدرت کے ذریعے ممکن ہو رہے ہیں ورنہ سارے انسانوں کے لئے اور ساری مخلوق کے لئے یہ ناممکن چیز ہے۔

ساری مخلوق کے بالوں، پروں، جلدوں میں رنگ بھرنے کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے خاص قسم کے غدود رکھے ہیں یہ غدود جسم میں مطلوبہ رنگ پیدا کرتے ہیں اور بالوں، پروں کو مہیا کر دیتے ہیں انسانوں میں عمر کے گزرنے کے ساتھ کالا رنگ پیدا کرنے والے لاکھوں غدودوں کی پیداوار میں کمی آ جاتی ہے اور بالوں میں سفیدی آنے لگ جاتی ہے اس وقت انسان کو اندازہ ہوتا ہے کہ جسم کے لاکھوں بالوں کو تیس پینتیس سال تک کس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی قدرت سے کالا رنگ دیتے رہے اور اس رنگائی میں کوئی ذرہ برابر نقص اور عیب نہ تھا جبکہ انسان اپنے بالوں کو رنگتا ہے تو کتنی محنت اور مشقت کرتا ہے لیکن پھر بھی رنگنے میں بہت ساری کمی پیشیاں ہو جاتی ہیں

بالوں کو تیل اور چکنائی کی فراہمی

اللہ تبارک و تعالیٰ نے جسم اور بالوں کو چکنار کھنے کے لئے جسم میں کروڑوں غدود رکھے ہیں جو چکنائی اور تیل پیدا کرتے ہیں اور یہ چکنائی اور تیل انسان کی ساری جلد اور بالوں کو تروتازہ رکھتی ہیں بال اللہ تبارک و تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانی ہیں کہ یہ بال انسانوں کو کتنا حسن فراہم کرتے ہیں پھر بالوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے بے جان رکھا تا کہ انسان ان کو زیادہ بڑھنے پر آرام سے کاٹ سکے اس لئے بالوں کا خیال رکھیں اور خوب تیل لگانے کا اہتمام کیجئے کنگھی کرنے کا اہتمام

فرمائیں۔ معصوم بچوں اور بچیوں کے بالوں اور جلد کو غور سے دیکھا کریں تو ان کے بالوں اور جلد میں چکناہٹ اور تیل واضح طور پر نظر آئے گا۔ یہ سب کچھ اللہ تبارک و تعالیٰ کے بنائے ہوئے قدرتی نظام کے ذریعے ترتیب پا رہا ہے۔

ہڈیاں اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانیاں

ہڈیاں انسانوں اور جانوروں وغیرہ کے لئے عظیم نعمت ہیں۔ اگر ہڈیاں نہ ہوں تو جسم ایک بے کار گوشت کا ٹکڑا بن جائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظیم کاری گری کے ذریعے انسانوں اور لاکھوں قسم کے جانوروں اور کروڑوں پرندوں کو مختلف قسم کے سازوں اور کیفیتوں کی ہڈیاں عطا فرمائی ہیں۔ یہ ہڈیاں جسم کے اندر ایک مضبوط ڈھانچے کا کام کرتی ہیں جیسے عمارت کے اندر سر یہ ڈال کر اس کو مضبوط کیا جاتا ہے۔ ایسے ہی جسم کا سارا بوجھ ان ہڈیوں پر آتا ہے۔ اگر انسانوں اور جانوروں میں ہڈیاں نہ ہوتیں تو وہ نہ چل سکتا، نہ دوڑ سکتا، نہ کھا سکتا، نہ بول سکتا اور نہ ہی جانور شکار کر سکتے۔ نہ ہی جانور شکار کر سکتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہڈیوں کی نعمت عطا کر کے بہت ساری مخلوقوں پر عظیم احسان فرمایا۔ ہڈیوں کو ایسے مادے سے بنایا گیا جو انتہائی ہلکا اور انتہائی مضبوط ہے۔ آج بھی دنیا میں اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ مشینری ہلکی ہو اور کام زیادہ کرے، تو ہڈیوں کو ایسے مادے سے بنایا کہ یہ انتہائی ہلکا ہے۔ جب انسان چھوٹا ہوتا ہے تو ہڈیاں انتہائی نرم ہوتی ہیں۔ وقت کے گزرنے کے ساتھ سخت ہوتی چلی جاتی ہیں۔ پھر بہت ساری ہڈیوں کو دوسری ہڈیوں کے ساتھ جب ملایا گیا ہے تو ایک ہڈی کو دوسری ہڈی کے درمیان رکھا گیا ہے۔ مثلاً: کہنی، کوہے، بازو، گھٹنوں کے جوڑ۔ اس طرح کہ پہلی ہڈی کا سرا گول ہے اور دوسری ہڈی کا سرا کپ نما ہے۔ پھر ہڈی کے اس آخری حصے پر مضبوط قسم کا مادہ یعنی مصالحہ استعمال کیا گیا ہے، اس مصالحے کو انگریزی میں کارٹی لیج کہا جاتا ہے، جو ششے کی طرح ہوتا ہے، بہت کم گھستا ہے، اور جھٹکوں کو

برداشت کرنے کی صلاحیت زیادہ رکھتا ہے اور ہڈی کے نیچے والا حصہ نرم رکھا گیا ہے تاکہ وہ جھکوں کو برداشت کر سکے۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت پر غور کریں کہ جب انسان چھوٹا ہوتا ہے تو ہڈیاں ساری کی ساری چھوٹی ہوتی ہیں۔ لیکن جب ہڈیاں بڑھتی ہیں تو اندر والی ہڈی اور باہر والی ہڈی دونوں ایک تناسب سے بڑھتی ہیں اگر خدا نخواستہ اندر گھومنے والی ہڈی چند ملی میٹر بڑی ہو جائے اور باہر والی چھوٹی رہ جائے تو یہ ہڈیاں آپس میں جام ہو جائیں۔

غذا کے ذریعے جو معدنیات جسم کے اندر آتی ہیں وہ ہڈیوں کے اندر اسٹور ہوتی رہتی ہیں۔ نوے فیصد کیلشیم، اٹھاسی فیصد فاسفورس اس کے علاوہ تانبہ، کو بالٹ، دوسرے معدنی اجزاء ان ہڈیوں میں محفوظ ہو جاتے ہیں۔ ہڈیوں کی مثال ایک ایسے اسٹور کی ہے جہاں روزانہ کچھ نیا مال آکر جمع ہو جاتا ہے اور کچھ مال آگے روانہ کر دیا جاتا ہے۔ معدنیات کے یہ اسٹور چوبیس گھنٹے کھلا رہتے کہ جسم کے کس حصے کو کونسی چیز کی ضرورت کس وقت پڑ جائے۔

ہڈیوں کا گودا خون بنانے کا کارخانہ

انسان میں ہر سیکنڈ لاکھوں کروڑوں خون کے سرخ خلیے اپنی طبعی زندگی پوری کر کے مر رہے ہیں تو اتنی ہی تعداد میں پیدا ہو رہے ہیں۔ ان سرخ خلیوں کی بڑی پیداوار ہڈیوں کے گودے کے اندر سے ہو رہی ہے۔ اگرچہ جگر اور تلی بھی خون کے سرخ خلیے پیدا کرتے ہیں لیکن اس کی مقدار کم ہوتی ہے۔ ان سرخ خلیوں کی زیادہ پیداوار ان ہڈیوں کے اندر قائم گودے کی فیکٹریوں میں ہو رہی ہے۔ اس کے ساتھ یہ ہڈیاں سفید خلیے بھی تخلیق کرتی ہیں جو جراثیم سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

جسم میں ہڈیوں کی کل تعداد عمومی طور پر دو سو سے زائد ہے جن میں سے ہر ہڈی

اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت اور کاریگری کا عظیم شاہکار ہے لیکن ان میں ریڑھ کی ہڈی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ انسان کی پیدائش کے وقت ریڑھ کی ہڈی کے مہروں کی تعداد تینیس ہوتی ہے بعد میں نومہرے ایک دوسرے میں مدغم ہو جاتے ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی اللہ تبارک و تعالیٰ کی انجینئرنگ اور کاریگری کا ایک منفرد شاہکار ہے اور انسانوں کی ریڑھ کی ہڈی میں جو صلاحیتیں ہیں وہ دوسرے جانوروں کی ریڑھ کی ہڈی میں کم ہی پائی جاتی ہیں۔ انسان کا سیدھا کھڑا ہونا، پیروں پر چلنا، دونوں ہاتھوں سے کام کرنا، گردن کو دائیں بائیں حرکت دینا اور اپنے سینے کو دائیں بائیں ہلانا، سجدے میں جھک جانا، دونوں پیروں پر کھڑا ہونا یہ سارے کے سارے فائدے ریڑھ کی ہڈی کی وجہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ پھر ریڑھ کی ہڈی کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک خوبصورت مضبوط گزرگاہ بنائی ہے۔ جن میں مواصلات کی بڑی کیبل گزر رہی ہے۔ جس کے اندر باریک باریک لاکھوں ریشے موجود ہیں، جنہیں طاقتور خوردبین سے دیکھا جاسکتا ہے۔ ان ریشوں میں باریک باریک مواصلاتی و اعصابی لائینیں گزر کر پورے جسم میں جارہی ہیں اور دماغ سے کھربوں احکامات جسم کے مختلف حصوں تک اسی لائن کے ذریعے جسم کے اعضاء کو دیئے جاتے ہیں۔ یہ کیبل چونکہ انتہائی حساس اور نازک ترین کیبل ہے اس لئے اس کو ریڑھ کی ہڈی کی تین تہوں کے اندر محفوظ کیا گیا ہے اور ان تہوں کے اندر اس کیبل کو ایک سیال مادے نے گھیر رکھا ہے جس کی وجہ سے یہ نازک کیبل جھٹکوں سے محفوظ رہتی ہے۔ خدا خواستہ اس کیبل کو ذرا ساخت جھٹکا آجائے اور اس کی لائینیں بند ہو جائیں تو دنیا کے بڑے سے بڑے ماہر ڈاکٹر بھی بے بس ہو جاتے ہیں۔ اس کیبل کے اندر امیر جنسی سے نمٹنے کے لئے چھوٹے موٹے فیصلوں کو خود کرنے کی صلاحیت بھی موجود ہے اور سکیٹنڈ کے ہزاروں حصے میں یہاں سے حکم جاری ہوتا ہے اور اس پر عمل درآمد ہو جاتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کے اوپر ساتھ مہرے ہیں جو انسان کو

اس قابل بناتے ہیں کہ وہ اپنی گردن کو 180 کے زاویے پر گھما سکے اور سر کے وزن کو بھی یہی مہرے سنبھالتے ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ انسان جو اضافی بوجھ سنبھالتا ہے اس کو بھی یہی سات مہرے سنبھالتے ہیں ان مہروں کو انگریزی میں سروائیگل کہا جاتا ہے درمیان کے مہرے اسکے بعد درمیان میں بارہ مہرے ہوتے ہیں اور انسان کی پسلیاں ان مہروں سے جڑی ہوتی ہیں ان مہروں کو انگریزی میں تھیورکس کہا جاتا ہے اس کے بعد آخری حصے کے مہروں کی تعداد پانچ ہے یہ مہرے بہت زیادہ مضبوط اور طاقتور بنائے گئے ہیں کیونکہ جسم کا زیادہ تر وزن سنبھالنا انہی کی ذمہ داری ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے انگریزی کے حرف S کی شکل میں ترتیب دیا ہے اس لئے کہ اگر ریڑھ کی ہڈی سیدھی ہوتی تو جھکوں کو برداشت نہ کر سکتی اور جو لچک اب موجود ہے وہ نہ ہوتی۔ اس کے علاوہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ریڑھ کی ہڈی کو جھکوں سے قابل برداشت بنانے کے لئے دوسرے انتظام بھی کر رکھے ہیں۔

ہر دو مہروں کے درمیان چھوٹی چھوٹی نرم گدیاں یا سیڈ موجود ہیں انہیں انگریزی میں ڈسک کہا جاتا ہے۔ یہ ڈسک باہر سے چینی ہڈی سے بنی ہوتی ہے اور ان کے اندر جیلی جیسا ایک خاص مادہ ہوتا ہے، جس کی وجہ سے مہرے ایک دوسرے سے ٹکرانے سے محفوظ رہتے ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ جسم کے حصوں کو جوڑنے کے لئے چار سو پٹھے اور ایک ہزار جھلی کی بنی ہوئی پٹیاں رکھی ہیں، جنہیں انگریزی میں لیگامینٹس کہا جاتا ہے۔ انہی پٹھوں کی وجہ سے اعضاء ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں اور ایک ہزار پٹیاں پٹھوں وغیرہ کو ریڑھ کے ساتھ جوڑے رکھتے ہیں۔

منہ اور حلق اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانیاں

انسان زندگی میں سینکڑوں ٹن ٹھوس غذا اور سینکڑوں ٹن پانی اور لاکھوں کروڑوں

کیوبک فٹ ہوا اور لاکھوں کروڑوں بول اور لاکھوں قسم کے ذائقے، الغرض یہ کہ مختلف چیزیں اس کے حلق اور منہ کے ذریعے اندر جاتی ہیں اور باہر نکلتی ہیں جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا عجیب و غریب نظام منہ کے اندر کارفرما ہے۔ جن میں کھربوں غلیبے، بے شمار غدود، کئی اعضاء، رگیں اور پٹھے حصہ لیتے ہیں۔ جن کا انسان تصور ہی نہیں کر سکتا۔

منہ اور حلق کے ذریعے بہت سارے فوائد حاصل ہوتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کی بہت ساری نشانیاں یہاں موجود ہیں۔ پہلی نشانی انسان کے ہونٹ ہیں جن کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے انتہائی حسن بخشا ہے۔ انہی ہونٹوں کے ذریعے الفاظ کی ادائیگی صحیح طور پر ممکن ہو پاتی ہے اور انہی ہونٹوں کے ذریعے انسان کھانے پینے کی اشیاء کو آرام سے منہ کے اندر لے جاتا ہے۔ ہونٹوں کی حسین بناوٹ انسان کے چہرے کے حسن میں خوب اضافہ کر دیتی ہے۔

منہ اور حلق کے ذریعے انسان زندگی بھر ہزاروں من ٹھوس غذا اور ہزاروں من مائع چیزیں یعنی پانی وغیرہ اندر لے جاتا ہے۔ ظاہر اُتو یہ چھوٹا سا کام معلوم ہوتا ہے لیکن غذا کے اندر جانے میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ایک عجیب و غریب نظام کارفرما ہے۔ ہونٹ غذا کو اپنے اندر لیتے ہیں، زبان کے دس ہزار ابھار غذاؤں سے ذائقے اخذ کرتے ہیں اور زبان اس غذا کو پسائی کے لئے داڑھوں کی طرف بھیجتی ہے اور پسائی مکمل ہونے پر واپس اپنے پاس لاتی ہے اور ان سے لاکھوں قسم کے ذائقے اخذ کرتی ہے۔ پھر غذا کو دھکا دے کر حلق کی طرف روانہ کرتی ہے۔ چونکہ حلق کے اندر مختلف قسم کی لائیں گزر رہی ہیں۔ دوائیں ناک کی طرف جارہی ہیں اور دوائیں حلق کی طرف۔ ایک لائن سانس کے لئے ہے۔ ایک لائن غذا کے لئے ہے۔ اگر حلق سے گزرنے والی غذا ناک کی طرف چلی جائے تو انسان کے لئے مشکل پیدا ہو جائے اور اگر یہی غذا اور پانی سانس کی نالی کی طرف منتقل ہو جائے تو موت کا

خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ اس کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے دو وال بنائے ہیں۔ ایک وال حلق کے اوپر کے حصے میں چھوٹے سے گوشت کے ٹکڑے کی صورت میں لٹک رہا ہے۔ جب غذا حلق کی طرف جانے لگتی ہے تو یہ چھوٹا سا گوشت کا ٹکڑا جو آٹومیٹک وال کی صورت میں کام کرتا ہے فوراً بڑھ کر ناک کی طرف جانے والی نالیوں کو بند کر دیتا ہے تاکہ غذا ناک کی طرف نہ چلی جائے۔ پھر جب غذا حلق میں آگے بڑھتی ہے تو وہاں غذا کی نالی کے ساتھ ہی سانس کی نالی بھی گزر رہی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے وہاں ایک اور وال آٹومیٹک قسم کا لگایا ہے جو زندگی بھر بغیر کمی کوتاہی کے جب پانی یا ٹھوس غذا اندر جانے لگتی ہے تو فوراً وہ سانس کی نالی کو بند کر دیتا ہے اس کو اگر دیکھنا ہو تو آپ اپنی گردن کے اندر ابھری ہوئی ہڈی کو ہاتھ لگائیں اور کسی چیز کو نگلیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ ہڈی حرکت کر رہی ہے، درحقیقت یہاں وہ وال ہے جو غذا یا پانی کے نکلنے کی صورت میں فوراً آٹومیٹک آگے بڑھ کر سانس کی نالی کو بند کر دیتا ہے۔ پھر انسان کے حلق میں ٹونسلز ہیں جو اور کاموں کے ساتھ یہ بھی کرتے ہیں کہ آنے والے جراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

آواز اور بولنا اللہ تبارک و تعالیٰ کی نشانی

جب انسان تلاوت، بیان، نظمیں، باتیں وغیرہ کرتا ہے تو انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا وہ آسانی کے ساتھ یہ کام کر لیتا ہے لیکن اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ایک عجیب و غریب نظام کار فرما ہے۔ ان سب چیزوں کے کرنے میں بہت ساری چیزوں کا دخل ہے۔ زبان، ہونٹ، ناک، حلق، ہوا، الفاظ کی ادائیگی اور ان کی خوبصورتی اور ان کے اتار چڑھاؤ ان سب میں مختلف اللہ کی نعمتیں انسان کا تعاون کرتی ہیں۔ زبان جب بولتی ہے تو ہونٹ بھی تعاون کرتے ہیں اور ناک کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ نے مختلف نرم و نازک ہڈیاں رکھی ہیں جن کے ذریعے آواز میں حسن پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ حلق کے اندر ہونٹوں جیسے سفیدی

مائل، چمکدار آلات رکھے ہیں جن کو انگریزی میں ووکل کوڈز کہتے ہیں ان دو ہونٹوں کے سکڑنے اور پھیلنے سے آواز اونچی اور نیچی ہوتی ہے اور انسان کا لہجہ بدلتا ہے۔ اس کے ساتھ پھیپھڑوں کے اندر سے جو ہوا آتی ہے وہ ہوا مختلف کیفیات سے گزر کر الفاظ کا روپ دھار لیتی ہے اسی لئے جب تلاوت کرتے ہوئے قراء کا سانس ختم ہو جاتا ہے تو تلاوت کو جاری رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی بعض اوقات حلق کے اندر والے ووکل کوڈز اور ان کے ساتھ پٹھے تھک جاتے ہیں تو انسان کی آواز بیٹھ جاتی ہے اور اگر ناک نزلے وغیرہ کی وجہ سے بند ہو تب بھی انسان کی آواز بدھی ہو جاتی ہے۔ تو غرض یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو بولنے کے لئے کتنی عظیم نعمتوں سے نوازا ہے۔ ان نعمتوں میں سے ایک نعمت بھی صحیح کام نہ کر رہی ہو تو انسان کے لئے چند بول بولنا بھی انتہائی مشکل ہو جائے۔

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

اللہ تبارک و تعالیٰ کی نشانیوں پر چند آیات

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الْيَلِّ وَالنَّهَارِ وَالْفَلَكَ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيْحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَآيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ (سورة البقرة/بارہ: ۲)

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے بدلنے میں اور جہازوں کے چلنے میں جو سمندر میں چلتے ہیں لوگوں کے نفع کی چیزیں لیکر۔ اور اس پانی میں جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اتارا آسمان سے پھر اس کے ذریعے زمین کو زندہ کیا مردہ ہونے کے بعد اور پھیلانے زمین میں ہر طرح کے حیوانات اور ہواؤں کے چلنے میں اور بادل میں جو

آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں (ان سب میں) نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ اللَّيْلِ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ انظُرُوا إِلَىٰ أَيْمَرَةٍ إِذَا التَّمْرُ وَنَضِيبُهُ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ (سورة الانعام/ پارہ: ۷)

وہی (اللہ تبارک و تعالیٰ) تو ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم ان کے ذریعے راہ پاؤ خشکی اور تری کی تاریکیوں میں بے شک ہم اپنی نشانیاں کھول کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں، وہی (اللہ تبارک و تعالیٰ) تو ہیں جس نے تم انسانوں کو پیدا کیا ایک ہی شخص سے پھر ایک جگہ زیادہ رہنے کی ہے اور ایک جگہ چند دن رہنے کی۔ تحقیق ہم خوب کھولتے ہیں اپنی نشانیاں ان لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہوں، وہی (اللہ تبارک و تعالیٰ) تو ہیں جس نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے (اللہ تبارک و تعالیٰ) نکالا اس پانی کے ذریعے ہر قسم کے سبزے کو پھر ہم نے (اللہ تبارک و تعالیٰ) اس سے سبز شاخ نکالی پھر ہم (اللہ تبارک و تعالیٰ) نکالتے ہیں اوپر تلے چڑھے ہوئے دانے اور (نکالتے ہیں) کھجور کے درختوں سے یعنی انکے گھپوں سے خوشے نیچے کو ٹکاتے ہوئے اور (ہم نکالتے ہیں) باغات انگوروں اور زیتون اور انار جو باہم مشابہ بھی ہیں اور غیر مشابہ بھی ہیں دیکھو ان کے پھلوں کی طرف جب وہ پھل لگتے ہیں اور پک جاتے ہیں بے شک اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لانے والے ہیں۔

وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَ مِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ۝ يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمْ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ وَمَا ذَرَأْنَاكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَذْكُرُونَ ۝ (سورة النحل / پارہ: ۱۴)

وہی (اللہ تبارک و تعالیٰ) تو ہیں جو اتارتے ہیں آسمان سے پانی تمہارے واسطے جس سے تم پانی پیتے ہو اور اسی سے سبزہ زار پیدا ہوتے ہیں جن میں تم جانور چراتے ہو اسی پانی سے اللہ تبارک و تعالیٰ تمہارے لئے اگاتے ہیں کھیتیاں اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل بے شک اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو سوچتے رہتے ہیں اور (اللہ تبارک و تعالیٰ) نے مسخر کیا تمہارے فائدے کے لئے رات دن کو اور سورج اور چاند کو اور ستارے بھی مسخر ہیں اسی کے حکم سے بے شک اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہوں اور (ان چیزوں کو بھی مسخر کیا) جنہیں پھلایا تمہارے واسطے زمین میں جن کے رنگ مختلف ہیں بے شک اس میں نشانی ہے اس قوم کے لئے جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَاللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يُسْمِعُونَ ۝ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَ دَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ ۝ وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّخْلِ أَنْ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ۝ ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلًّا يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ إِنَّ فِي

ذَلِكَ لَآيَةٌ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُونَ ۝ (سورة الانعام/ پارہ: ۷)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اتارا آسمان سے پانی پھر زندہ کیا اس کے ذریعے زمین کو اس کے مرنے کے بعد بے شک اس میں عظیم نشانی ہے اس قوم کے لئے جو سنتے ہوں اور بے شک تمہارے لئے مویشیوں میں عبرت کا سامان ہے ہم تمہیں پلاتے ہیں مویشیوں کے پیٹ سے درمیان گوبر اور خون کے خالص دودھ جو پینے والوں کے لئے لذیذ ہے اور کھجوروں اور انگوروں کے پھلوں سے تم بناتے ہو نشے کی چیزیں اور عمدہ کھانے کی چیزیں بے شک اس میں عظیم نشانی ہے اس قوم کے لئے جو عقل رکھتے ہوں اور وحی کی تمہارے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں کہ تو گھر بنا پھاڑوں میں اور درختوں میں اور لوگ جو عمارتیں بناتے ہیں ان میں بھی پھر چوس تمام پھلوں سے رس پھر اپنے پروردگار کے راستوں پر چل جو تیرے لئے آسان ہیں نکلتا ہے اس کے پیٹ سے ایک مشروب جس کے رنگ مختلف ہے اس میں شفاء ہے لوگوں کے لئے اس میں عظیم نشانی ہے اس قوم کے لئے جو ٹھکر کرتے ہیں

وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمَسِّكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ (سورة النحل/ پارہ: ۱۴)

کیا نہیں دیکھتے لوگ پرندوں کی طرف جو مسخر ہیں آسمان کی فضاء میں انہیں نہیں تھا ماسوائے اللہ تبارک و تعالیٰ کے بے شک اس میں عظیم نشانیاں ہیں اس قوم کے لئے جو ایمان لانے والے ہیں۔

وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُونَ ۝ (سورة النحل/ پارہ: ۱۵)

اور ہم نے بنایا رات دن کو دو نشانیاں پس ہم مٹا دیتے ہیں رات کی نشانی کو اور بنا دیتے ہیں

دن کی نشانی دیکھنے کے لئے تاکہ لوگ اپنے پروردگار کا فضل تلاش کر سکیں اور تاکہ لوگ جان سکیں سالوں کی تعداد کو اور حساب کو اور ہر ضروری چیز کو ہم نے خوب تفصیل سے بیان کر دیا۔
 وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لَتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالَمِينَ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُخْرِجُ بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ ۝ (سورة روم / پارہ: ۲۱)

اور اسی (اللہ تبارک و تعالیٰ) کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے پیدا کئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اسی نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی کو پیدا کر دیا بے شک اس میں عظیم نشانیاں ہیں اس قوم کے لئے جو تفکر کرتے ہیں، اور اسی کی نشانیوں میں سے بنانا ہے آسمان اور زمین کا اور الگ الگ ہونا تمہاری زبانوں اور رنگوں کا بے شک اس میں عظیم نشانیاں ہیں علم والوں کے لئے، اور اسی کی نشانیوں میں سے تمہارا سونا ہے رات اور دن کو اور تمہارا تلاش کرنا ہے اپنے لئے روزی، بے شک اس میں عظیم نشانیاں ہیں اس قوم کے لئے جو سننے والے ہیں اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمہیں دکھاتا ہے بجلی کو خوف اور امید کی راہ سے اور اتارتا ہے آسمان سے پانی پھر زندہ کرتا ہے اس کے ذریعے زمین کو خشک ہو جانے کے بعد بے شک اس میں عظیم نشانیاں ہیں اس قوم کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ قائم ہیں آسمان اور زمین اسی کے حکم سے پھر جب وہ اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں پکارے گا

زمین سے تو اچانک تم سب نکل پڑو گے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: آيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا
حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ۝ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّتٍ مِّنْ نَّحِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجْرْنَا فِيهَا مِنِ
الْعُيُونِ ۝ لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝ سُبْحَنَ الَّذِي
خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُثْبِتُ الْأَرْضُ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَ
آيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ ۝ وَالشَّمْسُ تَجْرِي
لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ
كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ
النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝ (پارہ: ۲۵)

اور ایک عظیم نشانی لوگوں کیلئے مردہ زمین ہے ہم (اللہ تبارک و تعالیٰ) اسے زندہ کرتے ہیں
اور نکالتے ہیں اس سے دانے پس ان میں سے لوگ کھاتے ہیں، اور ہم نے بنائے زمین
میں باغات کھجوروں اور انگوروں کے اور جاری کر دیئے زمین میں چشمے تاکہ لوگ کھائیں
باغوں کے پھلوں سے اور اس سارے (معجزانہ نظام کو) ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا پس کیا
لوگ شکر ادا نہیں کرتے پاک ہے وہ اللہ تبارک و تعالیٰ جس نے ہر چیز میں جوڑے بنائے جو
کہ اگتی ہیں زمین سے اور تمہارے اندر بھی اور ان چیزوں میں بھی جن کو عام لوگ نہیں
جانتے اور ایک عظیم نشانی لوگوں کے لئے رات کی ہے ہم نکال لیتے ہیں اس پر سے دن کو
پس اچانک لوگ اندھیروں میں آجاتے ہیں اور ایک عظیم نشانی سورج بھی ہے جو اپنے محور
پر گھوم رہا ہے یہ بناوٹ ہے زبردست اور علم والے کی اور ایک نشانی چاند بھی ہے ہم نے اس
کے لئے منزلیں مقرر کر دیں یہاں تک کہ وہ ایسا رہ جاتا ہے جیسے کھجور کی پرانی ٹہنی نہ آفتاب
کی مجال ہے کہ چاند کو جا لگرائے اور نہ رات دن پر سبقت کر سکتی ہے اور سب (یعنی سارے
سیارے اور ستارے) ایک (معجزانہ) دائرے میں تیر رہے ہیں۔

وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۝ (سورة حم سجدہ/ پارہ: ۲۵)

ہم عنقریب دکھائیں گے لوگوں کو اپنی نشانیاں اس جہاں میں اور لوگوں کی اپنی جانوں میں بھی یہاں تک کہ لوگوں پر یہ کھل جائے گا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات حق ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ (سورة ذاریات/ پارہ: ۲۶)

اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین کرنے والوں کے لئے اور تمہارے اندر بھی کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔ اس کتاب کے بعد انشاء اللہ درج ذیل اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانیوں پر لکھنے کا ارادہ ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

اللہ تبارک و تعالیٰ کی چند اور عظیم نشانیاں

کھکشائیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ۝ اربوں سیارے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ۝ سورج اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ۝ چاند اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ۝ اربوں ستارے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ۝ سمندر اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ۝ سیاروں اور ستاروں کی معجزانہ رفتاریں اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ۝ ہوا اور اس کی ریڈیائی لہریں اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ۝ بادلوں کا عجیب و غریب سسٹم اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ۝ پانی اور اس کے اجزاء اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ۝ زمین اور اس کے اندر کے کھربوں خزانے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ۝ جانور اور ان کی عجیب و غریب صفات اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ۝ پرندے اور ان کے عجیب و غریب رنگ اور صفات اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ۝ ملبیوں کھرب مختلف صفات والے کیڑے مکوڑے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ۝ مختلف رنگوں، مختلف خوشبوؤں اور مختلف صفات والے ہزاروں پھل اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ۝ مختلف رنگوں، مختلف ڈیزائنوں اور مختلف

خوشبوؤں والے کروڑوں پھول اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ○ لاکھوں جڑی بوٹیاں اور ان کی عجیب و غریب صفات اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ○ ہزاروں مختلف رنگوں، شکلوں، ذائقوں اور صفات والی سبزیاں اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ○ سینکڑوں اقسام کے خشک فروٹ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ○ پانی اور سبزے سے دودھ کا بننا اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ○ شہد کی مکھی اور شہد اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ○ ہزاروں قسم کے مختلف ذائقوں اور صفات والے گوشت اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی ○ ایک قسم کے پھل کے بیج سے پوری دنیا میں ایک ہی طرح کی کوئیل، درخت، پتے، پتوں کے ڈیزائن، پتوں کی خوشبو، پھول، پھل، پھل کی صفات کا ہونا اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی۔ پوری دنیا میں ایک قسم کی سبزی کے بیج سے ایک طرح کی کوئیل، پودا، پھول، رنگ، ذائقے، صفات والی سبزی کا پیدا ہونا اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی۔ ساری دنیا میں کبریوں کی ایک طرح کی آوازیں، دودھ، دودھ کا ذائقہ، گوشت، گوشت کا ذائقہ کا ہونا اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی۔ ساری دنیا میں ایک قسم کے موروں میں ایک ہی طرح کے پروں کے ڈیزائن، رنگ، آوازیں، مور کی صفات کا ہونا اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی۔ ساری دنیا کی بلیوں میں ایک طرح کی آوازیں اور ایک ہی طرح کی صفات اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی۔ ساری دنیا کے لاکھوں جانوروں میں ہر ایک جانور کا پوری دنیا میں ایک ہی طرح کی آوازیں، صفات، عادات، رہن سہن کا طریقہ ہونا اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی۔ ساری دنیا میں کروڑوں قسم کے درختوں، پودوں میں ہر ایک درخت اور پودے کے بیج سے پوری دنیا میں ایک ہی طرح کی کوئیل، درخت، پودے، پتے، پھول، پھل، پھلوں کے رنگ، پھلوں کی صفات کا ایک جیسا ہونا اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانی۔